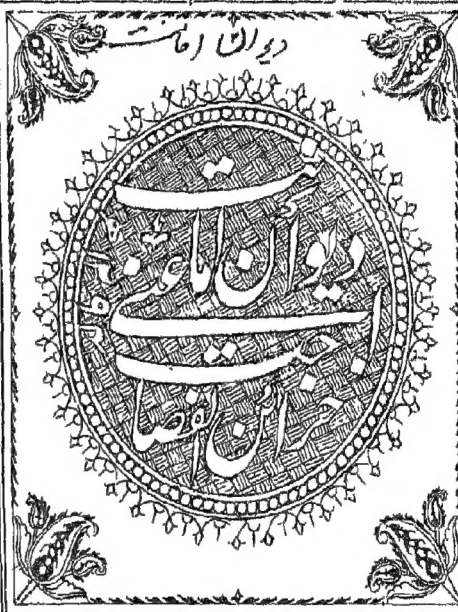


بسم الله الرحمن الرحيم
 بسم الله الرحمن الرحيم
 بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم
 بسم الله الرحمن الرحيم
 بسم الله الرحمن الرحيم



بسم الله الرحمن الرحيم
 بسم الله الرحمن الرحيم
 بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم
 بسم الله الرحمن الرحيم
 بسم الله الرحمن الرحيم

BRARY

۸۹۱۶۳۱
۹۰۰

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U31553

بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>شکر اسکا ادا کر کے کیا سنتے ہیں پہلے دخل نہیں گشت قدرت میں گمراہ ہوا جو نہ بیان کا نہ دانا دیکھو صد وقت شہم میں عالم میں موجود ہی رہا نہیں آسکے نشا کا شادی کہیں گئے گی میں غم میں غرقا بنے ہیں ابھی وہ جاسے جہاں جب ہم لیا بیچ میں اس راحت جہاں</p>	<p>کیا کیا ہو کر مجھ خدا کے دو جہاں کا تازہ ہی چین حمد خدا کے دو جہاں کا جو آگیا اس آہ میں سالک ہی ٹھہرا دریا گری میں ہیں سوط کے جلو صحرایں نہ دریا میں زمین پر نہ فلک دیکھے تو کوئی غور سے قدرت کے شے دریا فضا جوش میں آئے تو غصہ سے غم اپنا وہیں ہو گیا شادی سے تبدیل</p>
--	--

ہم قدرت اللہ کے ہوجائے یوں مستند
 عالم نظر آتا ہی اگر گشت بنان کا
 ہیں کی طرح عشق میں نالان بہان کا
 جو عالم کیست ہمیں ہر دو جہاں کا

CHECH

پیشہ دیکھا کر کے اس کے آگے تیار
 دانہ کو در آفتاب وہ ہم راہ بنان کا
 دم راستگی جا نہیں ہو صاحب اداس
 دم راستگی جا نہیں ہو صاحب اداس
 غم کو زمان درخشاں میں ہم وقت کا
 غم کو زمان درخشاں میں ہم وقت کا

شکر اسکا ادا کر کے کیا سنتے ہیں
 پہلے دخل نہیں گشت قدرت میں
 گمراہ ہوا جو نہ بیان کا نہ دانا
 دیکھو صد وقت شہم میں عالم میں
 موجود ہی رہا نہیں آسکے نشا کا
 شادی کہیں گئے گی میں غم میں
 غرقا بنے ہیں ابھی وہ جاسے جہاں
 جب ہم لیا بیچ میں اس راحت جہاں

[illegible]

اس شوق نے تو پیر و پادشاه
 باغ و بہار میں لگا کر رکھا
 بے پروا ہو کر رہ گیا
 اس شوق نے تو پیر و پادشاه
 باغ و بہار میں لگا کر رکھا
 بے پروا ہو کر رہ گیا

ام ترش عشق کا پاکر می لگی گین بکبل زار سمجھ کر یہ رعایت سوچیں سست جانی نے مری پھیر دیا نہ دہن ہوں وہ بکبل کہ خریدار نے نہ پھیر لیا بر چھیاں ہیں تجھے سورج کی کرن ہو گیا حسرت پر واز میں دل ہو کر رشتا توں سے نہیں لایا غلو کچھ کام	آپ ہمراہ لیے شتر قضا آیا رگ گل سے مرے پر باز نہ صفا آیا دل کر کے اگر خیر فو لا د آیا دم چیر نہ لگانے کوئی صفا آیا سانگ کیا لے کے چرخ ستم اچھا آیا بھنے دیکھا جو قفس کو تو فلک یاد آیا بلبون کے لیے پانی میں نہ صفا آیا
رکھا جنت میں امانت جو قدم حیدر دوڑے جبریل یہ کہہ کر اوستا آیا	
آمد ہوا کی وہ رخ روشن ہوا کیا دست خزانہ فیروز ہو کر گل حال کیا یاد خدا میں سچ تنوں کا خیال کیا تیوری میں بل ہیات کا تو نہیں جہا پونچھے گا تیرے ناخن پا کو نہ باہ تو گنا غصہ تیرا تو قیامت ہو نا چہا	تباہیں تیرا کتاب میں قسرت زوال کیا اس باغ میں حسین کوئی ہو گا نہال کیا عقلی ملے تو دولت دنیا ہر مال کیا دل بے چکے ہو جان کا اب ہر حال کیا ناقص جہاں کو چڑھا تو کمال کیا ہر محفل جان میں تری بواجہال کیا

اس شوق نے تو پیر و پادشاه
 باغ و بہار میں لگا کر رکھا
 بے پروا ہو کر رہ گیا
 اس شوق نے تو پیر و پادشاه
 باغ و بہار میں لگا کر رکھا
 بے پروا ہو کر رہ گیا

[illegible]

دیکھو ان پتہ زلفوں کو جو ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 دیکھو ان پتہ زلفوں کو جو ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے

آج امی بچہ ہن بات ہماری رکھنا دوش پر کب تھمیں لازم ہی ستاری رکھنا چاہے کہ راہ نہ چھپوں سے جاری رکھنا مان پرستی جو پری ہو وہ کہاری رکھنا	مان کسی غیر سے کرنا سرِ طفل نہ کلام شیرِ قدیم کا رے کوئی گلہ و شاخ آشنا کوئی نہیں سچ جہانیں ایدل ہو ہوا درِ تراخت سلیمان آجور
--	--

دولہن اس گل کو بنا ہوا مانت شہل
 جو کہ کشی میں لگا کر کوئی بھاری رکھنا

کیا ہی گنڈی ارکڑی بھاری جوڑا سانپ کا مار ڈالا ہے لکیر میں یہ پھوڑا سانپ کا حاجت کی جوڑے میں یہ دینا جوڑا سانپ کا ہو گیا اس شہر میں آخر کو توڑا سانپ کا زہر پھوڑا کا زیادہ ہے نہ پھوڑا سانپ کا زہر جب کھلا تو اسے ساتھ پھوڑا سانپ کا سر پھوڑا کا یہ ہے طرح جوڑا سانپ کا کیا ہی شرم مار کے منہ سے پھوڑا سانپ کا موزیوں کو اسطے لازم ہے کوڑا سانپ کا	زلف کی بندش نہیں ہے سرِ طفل سانپ کا خوب دیکھو تو اللہ رہی سرِ طفل سانپ کا عشق ہا زلف میں ہر جاؤں گراؤں سانپ کا زلف پہ جان سے دے کر کہ پھوڑا سانپ کا گیسو وٹے دس لیا ابرو سے بیدم کوڑا خدہ جو کھلا زلفِ مست کی بڑھائی یار دیکھیے کہ کس کو دستے ہیں گیسو بگنا گرمی گرمی کی جو شیکو باندہ لی بس زلف اسنو مارا فیر کو چوٹی سے تو ہنس کر کما
---	---

دیکھو ان پتہ زلفوں کو جو ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 دیکھو ان پتہ زلفوں کو جو ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے

دیکھو ان پتہ زلفوں کو جو ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 دیکھو ان پتہ زلفوں کو جو ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے

دیکھو ان پتہ زلفوں کو جو ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 دیکھو ان پتہ زلفوں کو جو ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے

چو شوق آن رخ شایسته شکاری
 سحر آید چشم چاک چاک گردن کا
 بیادین جان چو جگر و شوق زخمی
 سحر آید خفا که شایسته شکاری
 دلا پند بخون کانیین قاتل عالم
 سحر آید کس چو چرخ بایز و شوق
 سحر آید کس چو چرخ بایز و شوق
 سحر آید کس چو چرخ بایز و شوق

امانت گم می یازاری طبع نور کا
 سحر آید کس چو چرخ بایز و شوق
 سحر آید کس چو چرخ بایز و شوق
 سحر آید کس چو چرخ بایز و شوق
 سحر آید کس چو چرخ بایز و شوق
 سحر آید کس چو چرخ بایز و شوق

بنی نکت کا جو دوانہ کس طبع
 چو دیاں غایت داسے زلف و شوق
 سحر آید کس چو چرخ بایز و شوق
 سحر آید کس چو چرخ بایز و شوق
 سحر آید کس چو چرخ بایز و شوق
 سحر آید کس چو چرخ بایز و شوق

عرق میری کیو کچھ او برگ بید بخون کا کھنچا جو زخم سے نقشہ ہماری نیم بخون کا مری گردن کا آگے گردن چرخ گردن کا تری لیلی پہ آجیاں جہان عالم بخون کا بگولا جالگا اگر آسمان کو میری داسون کا مقدری سلمی ای بیت تری نکھوڑا فسون کا مراد یوان نہیں قہر یہ کی لیلی بخون کا جہان میں کج طوطی بولتا ہر لیلی بخون کا سنا کر تھیں بہر غراب ہم افسانہ بخون کا پھسھو لا پھو سجا تانہ اس کا شوق گردن کا بنا جو دانہ یا قوت پر قطرہ مرون کا ہمارا کالبد عشق کی جو خاک بخون کا ہوا سیدھا مقدر کج پر خجبت دازون کا اشریدر کیا ہر لشکر کے قطرے زخمیون کا آج روشن نہ بھجھو روکا اس لیلی بخون کا	طبیعت ہوتی ہو کسی لیلی کی قوت میں اسی صورت سی روتا ہو کی آنسو ایقا وہ سرگشتہ ہو نہیں جوشی کہیں لاکھ پڑ پریشان حال کی کچھ اندون زلف چلیپا کا ہو اہل زمین کو نالہ مستاب کا وھو کا سیجا لیجان خورش کے عجز کا قاتل سرسبز درج مشوق و عاشق کے ہوشون خط سیر تری کی تری کیا دھوم کساتی اورادی جادو جاناں جیسے نیند نکھو کی قہقار سیلے جھجھہ زار کو زیر زمین پچکا لہو ایسا ہو آتشک یا دل جانان میں بھری رگ دین ہر الفت جو ان لیلی کا اٹھایا خاک سر سرنو جھجھہ کچھ کچھ ڈوبو یا بھگوار عشق افشاکر کے عالم میں نہیں کون کوئی رات اسی کہ دج بکا نہو یا
--	---

باون دہم گشتہ کہ سنا کیو کچھ
 سحر آید کس چو چرخ بایز و شوق
 سحر آید کس چو چرخ بایز و شوق
 سحر آید کس چو چرخ بایز و شوق
 سحر آید کس چو چرخ بایز و شوق
 سحر آید کس چو چرخ بایز و شوق

در اینجا علی بن حسین کے زلف کے نامہ پر اصل لکھ کر غم کے گیارہ امانت سے دھکے دم ہائے کیون نہ فراق سے بے غم ہوئے و حضرت نے ظلم و ستم کی سزا دی کہ ان کے بچے کو قتل فرمادے ان کو قتل

۱۲

مکتوبہ لاکھ دل میں گل گریبان توڑا
 کہ چین سے آئین چنے گل خندان توڑا
 توڑا توڑا ہو سر سے سرد خزان سے حضور
 پاؤں کیستے تڑا اسی سر کاستان توڑا
 شکر ہو جا بگاٹ لئے کیلج غبارِ ہاضمہ
 مار تیرا اگر اسے زلفِ پریان توڑا
 شمع کا ایندھن یاد اکسین ہو وہ غور
 چنے ایندھن سے دیکھ کے

۱۲

۱۔ زمین سے پیدا ہونے والے تمام جانداروں کو
 ۲۔ زمین سے پیدا ہونے والے تمام جانداروں کو
 ۳۔ زمین سے پیدا ہونے والے تمام جانداروں کو
 ۴۔ زمین سے پیدا ہونے والے تمام جانداروں کو
 ۵۔ زمین سے پیدا ہونے والے تمام جانداروں کو
 ۶۔ زمین سے پیدا ہونے والے تمام جانداروں کو
 ۷۔ زمین سے پیدا ہونے والے تمام جانداروں کو
 ۸۔ زمین سے پیدا ہونے والے تمام جانداروں کو
 ۹۔ زمین سے پیدا ہونے والے تمام جانداروں کو
 ۱۰۔ زمین سے پیدا ہونے والے تمام جانداروں کو

مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

ہر کسب و کار کی جگہ پر جان بچانے کے لئے
 ہر کسب و کار کی جگہ پر جان بچانے کے لئے
 ہر کسب و کار کی جگہ پر جان بچانے کے لئے
 ہر کسب و کار کی جگہ پر جان بچانے کے لئے

چرخ شہ کو دعا مانگی جو بچے ہو
 چرخ شہ کو دعا مانگی جو بچے ہو
 چرخ شہ کو دعا مانگی جو بچے ہو
 چرخ شہ کو دعا مانگی جو بچے ہو

تاشی دور فری پنیے ندیا سا غریب ساعد شمع کو دی تیری کلائی لئے سنگدل غیر کو منہ رکھنے دیا ہوشوں پر وقتِ نظارہ لیا بوسہ لب ز گھین کا شجرہ قدیم تو وہ میوہ بالا تر سے اس پر ہی نے مجھے بلوایا اعلیٰ میں اپنے میرے ہاتھوں سے ملی شکر صحر اکو ہوئی اسد جہتی تر سے دیوانوں کی	شہینہ دل کو مرے اسے شب بچان توڑا دستِ زکین نے ترے پیچہ در جان توڑا تے پھر سے ہر اک اعلیٰ درختان توڑا پھول اک سمے دم سیر گستان توڑا کہ کسی نے تجھے اسے سببِ خداں توڑا آہ نے فضل در قصر سلیمان توڑا کھٹ پائے سیر ہر خار سیا بان توڑا ہو گیا شہر میں زنجیر کا جاناں توڑا
---	--

مر گیا دھیان میں فکرِ خرقہ قاتل کے
 دمِ امانت نے یہ خنجرِ بران توڑا

خون آنکھوں سے روان بہر رخ گھین ہوا قتل ہو کر بھی دلائلِ باعثِ تزیین ہوا وقتِ گریہ گریہاں ساعدِ سیمین ہوا ہو گیا ہر غنچہ گلِ نافہ اشکِ فتن ہوا سو سو آنکھ گیا پلو سے جب وہ ناز ہوا	ہجر میں اپنا گریبان دھریں گھین ہوا خون اپنے پیرین اس رخ کا گھین ہوا اشک کا قطرہ ہر اک گھل کر گلِ نسیرین ہوا داجِ گلشن میں تمہارا گیسو گھین ہوا خارِ صحران کو اپنے ہر گلِ قالیں ہوا
---	--

۱۳
 عکس گدن ساڑچکا جو تبت بدوی
 عکس گدن ساڑچکا جو تبت بدوی
 عکس گدن ساڑچکا جو تبت بدوی
 عکس گدن ساڑچکا جو تبت بدوی

امانت پھر نہیں لائیں
 امانت پھر نہیں لائیں
 امانت پھر نہیں لائیں
 امانت پھر نہیں لائیں

۱۔ عطا ہوئی کہ عطا ہونے کا ایسا
 ۲۔ جو خدا نے دنیا کو عطا کیا
 ۳۔ عطا ہوئی کہ عطا ہونے کا ایسا
 ۴۔ جو خدا نے دنیا کو عطا کیا
 ۵۔ عطا ہوئی کہ عطا ہونے کا ایسا
 ۶۔ جو خدا نے دنیا کو عطا کیا

گشتیں دہر تلکائی برس ن میں بہار
اڈڑ گیا ناقہ لیسلی جو ہوا کے مانند
آسنے بالوں کا سر نرم جو باندھا جوڑا
نہجرا بر و تیر مژدہ و تیغ بگاہ نہ
اوسو غصہ سے جو پوشاک نہ بدلی کئی دن
مچھلیاں بازوؤں کی دیکھ کے ساجو کر
پڑتی ہیں غصہ پہ اس خبر کرم کے ہر کھمبہ
رکھ دیا کہ کبھی زانو پہ چڑھیں رخسار
جلکے میجر کہ پٹھتا ہوں میں کسی دن

قوت دست ید اللہ کے ثمانت صدقہ
ناخون سے ہوے واعقدہ مشکل کیا کیا

<p>یہ دل دیا کہ خدا نے مجھے عذاب دیا سبیل کا مجھے اللہ نے ثواب دیا زبان تیغ سے سفاک ہے جواب دیا جب آگ دل میں لگی اسنو نے نہ دیا</p>	<p>بتو نکلے عشق میں کیا جی کو مضطرب دیا زبانِ خار کو جب آہوں نے آہ دیا سوال بوسہ ابرو کیا جو میں نے کبھی سہوا عشق میں قصہ خیر کی خبر دیا</p>
---	--

[illegible]

نفاذ کیا گیا تھا کہ جو لوگ اس کتاب کو پڑھیں ان کو اللہ تعالیٰ سے اجر ملے گا اور ان کو اللہ تعالیٰ سے خوف نہ ہوگا۔

چمن کی محکوم رعایت ہی استغفار منظور
 ہل سنی زنیہ بنا کر لگا یا حسن کو دفع
 چلا کر کو وہ رنگین ادب و جانب بام
 کیا سوال کھیرین کا نہ قبرین روہ
 رکھا کسی کو نہ محرم حق نے رحمت
 جواب خط جو زبانی بیان کیا مجھے
 ہو قفس میں صیاد آشنائے مزاج
 رکھی سبیل جو فرقت میں آتشین کی
 عبت ہو پرورش سنگدل مانے بین
 کیا لحد پر جو اگر سوال جامہ درمی
 نبات تھا جو نہ منظور عجب المین
 اٹھایا شور ہوا دفن جب میں سنہ

جلین جسد سے امانت نہ تیرہ دلی کو
 خدا نے نام تجھے نسل کتاب دیا
 درسیات میں ہر ایک سے خیر تیرے گرا
 بنا کر دوست تجھ کو خلق میں اپنا چن گرا

بھلا ہوئی دولت ان زمانہ میں
 بھلا ہوئی دولت ان زمانہ میں
 بھلا ہوئی دولت ان زمانہ میں
 بھلا ہوئی دولت ان زمانہ میں

بنیاد متھ جو اس کا دیا گیا جو غلط سے
 ہر اک مضمون کا نقشہ درمیان میں
 ہر اک مضمون کا نقشہ درمیان میں
 ہر اک مضمون کا نقشہ درمیان میں

نہ ان کے ذرا ہوا ہو گی
 نہ ان کے ذرا ہوا ہو گی
 نہ ان کے ذرا ہوا ہو گی
 نہ ان کے ذرا ہوا ہو گی

ہون کا نہ کہ پڑھا دوسرے
 امانت بفضل خدا ہوگی
 بال کواذین حسن رو پندار ہوگی
 شکستہ زلفین تھاری پناہ ہوگی
 یہ دجب آئینا اپنے جو حسن کا
 مقدس صل پہ میں دیدار ہوگی
 مدی کل فرود کس پر کیا ہوگی
 یہ سب بیکار ہوئے غفلت سے
 غیر کا افسانہ سننے پر ہو گیا

تو رنگ رخ گل ہوا ہو گیا
 یہ دانا مجھے آسپا ہو گیا
 سینا بھی عطریا ہو گیا
 سر پنا جو تن سے جڑا ہو گیا
 تارنگ کیا اسے خا ہو گیا
 دم اب زندگی سے خفا ہو گیا
 کبوتر بھی اب تو ہوا ہو گیا
 ہوا دار اوکا ہوا ہو گیا
 گریستار دزد خفا ہو گیا
 وہ شیرین دھن بد مزہ ہو گیا
 یہ درد اپنے حق میں دوا ہو گیا
 چمن مجھ کو دار الشفا ہو گیا
 گلستان میں وہ گل ہوا ہو گیا
 وہ نا آشت نا آشت ہوا ہو گیا
 جو تقدیر کا تھا لکھا ہو گیا

چمن میں جو آیا وہ رنگ بہار
 پس جاتا ہوا دل ترے خال پڑ
 چھو دست رنگین سے اسے جو منہ
 ہو غیر کو وصل قاتل نصیب نہ
 یہ کسے کیارات بھر پائمال
 کبھی اوس سجھ کو پایا نہ خوش
 کسے دن میں اس شاہ خوبان خط
 صبا بھی پھونچنے نپائی قریب
 چھو اُسے رنجیر کا گل کو جب
 حلاوت نہ بوسے کی ہس کو ملی
 ہو اوم فنا صدمہ مجھ سے
 گلون کے نظارے سے صحت ہوئی
 مرزا نگ بد لاجو آیا نظر
 تریفے جو دیا میں سینے لیے
 مرے خط کو پڑے کیا یار نے

۱۶
 آئینہ کی طرح سے دکھا کر دینے کو
 حسن بدمعاش کی طرح سے دکھا کر دینے کو
 گرم دقاری نہ ہو مگر غی زان ہوئی
 یاد مگر چوڑا غی زان ہوئی

اب جو ان کے بھی نہ ہوئی
 اب ہر آزار سے خضر و سیاہ
 پتھر چھوئے جو اسے شکر ہو گیا
 آسمان پر غفہ غفہ تر ہو گیا
 کمر و عین جب رخ و المیہ ہو گیا
 گشت کیا کیا شریک کا ہو گیا

فوج سے حضرت بوسہ کی کا ہو گیا
 جبکہ دامن کی طرف دست بجا ہو گیا
 نقول چو بی بی نے دیکھا ہو گیا
 سننے عشاق کے کیوں ہو گیا
 خاک پر خند وین کیست ہو گیا
 کو چو جان بجا پناہ ہو گیا
 گالیان

دین و دنیا کو بیکار و ناتوان
 دین و دنیا کو بیکار و ناتوان
 دین و دنیا کو بیکار و ناتوان
 دین و دنیا کو بیکار و ناتوان

دین و دنیا کو بیکار و ناتوان
 دین و دنیا کو بیکار و ناتوان
 دین و دنیا کو بیکار و ناتوان
 دین و دنیا کو بیکار و ناتوان

دین و دنیا کو بیکار و ناتوان
 دین و دنیا کو بیکار و ناتوان
 دین و دنیا کو بیکار و ناتوان
 دین و دنیا کو بیکار و ناتوان

گنگنی حوت رچن میں تباہ کیا دھن میں گنگنی حوت رچن میں تباہ کیا گنگنی حوت رچن میں تباہ کیا دھن میں گنگنی حوت رچن میں تباہ کیا	گنگنی حوت رچن میں تباہ کیا دھن میں گنگنی حوت رچن میں تباہ کیا گنگنی حوت رچن میں تباہ کیا دھن میں گنگنی حوت رچن میں تباہ کیا
--	--

جب نہ تباہ دیکھو آتش پر خفا ہوتے ہیں آپ کچھ بہت ہی آجکل صاحب کا غصہ بڑھ گیا	صبح صبح زیت کا نقشہ بدل گیا خالی مکان دیکھ کر وہ خوش ہو گیا اک میں تو کیا کہ بچ ہزار دن بچ گئے
--	--

دین و دنیا کو بیکار و ناتوان
 دین و دنیا کو بیکار و ناتوان
 دین و دنیا کو بیکار و ناتوان
 دین و دنیا کو بیکار و ناتوان

سنگار و بہشت گاہ
 جہنم تیری چال سے عزم
 بند تاجیک کہ جبکہ دایوگا
 دیکھو کہ کب امانت کو
 بندہ ایسا اور اجہم کا غلامی کا
 کھل کر نہ کہو کہ جہنم کی گاہی کا

ہاں ہی نہیں جہنم کی گاہی کا
 آج تک دیکھو عالم جو پشیمانی کا
 عید کو فتح کھڑی توڑتے پشیمانی کا
 صدائے فتنہ کو روڑتے پشیمانی کا
 فتنہ عشق میں ڈوبا ہوں پشیمانی کا
 ماضی کو تو جہنم کی گاہی کا

۱۹

دیکھ کر دل کو پیسافہ دل سسلیا
 تین احوال کھلا اپنی پریشانی کا
 ہینہ بھجوا دینے غرض خفا کا
 حال لکھنا گیا صاف جو حیرانی کا
 ہر دہ غیب ہی غفل ساقی میں واہ
 ساغر نوش کو غرض بلام پلا پانی کا
 قتل فتنہ کو کہتے ہو بنا کر گھر کا

توبہ انداز کا لایہ یہ مانی کا
 دیکھ کر دل کو پیسافہ دل سسلیا
 حال تیسرے پوچھ کر کوئی حیرانی کا
 ایک جانان کو دیکھ کر حیرانی کا
 دین کو دیکھ کر حیرانی کا
 مانی کا دیکھ کر حیرانی کا
 عالم دیکھ کر حیرانی کا

روز بانی میں امانت کی وہ ہین گزیران
 ناطقہ ہو بنا مو دل ٹپسل ناشاد کا

نہ کسی بیچ سے رہا ہوگا	دام گینو میں جو پھنسا ہوگا
کام غم سے بس مرا ہوگا	اک ادا میں یہ حق ادا ہوگا
اب دمان جائیگا تو کیا ہوگا	تیرا ہمراہ مر گیا ہوگا
نہ کسی طرح دم فنا ہوگا	ہم جہنم زہر بھی دوا ہوگا
رشتہ الفت کا جب وہ توڑینگے	تار روئے کا یان بندھا ہوگا
رنگ لانا نہ اسکے تلوون میں	شہر پامال اسے چھا ہوگا
ہیران میں جو زار زار روتا ہوں	وان وہ غیروں سے نہیں ٹھہرا ہوگا
قتل کرتا ہیوں مجھے اسے بہت	مور و لعنت خدا ہوگا
ہوگی اور فرح کو کیا ہی خوشی	جب وہ اختیار سے خفا ہوگا
کم رہے گا جو یار پہلو میں	در دل کا مرے سوا ہوگا
لگے ہم جو اپنی چالوں سے	خط تقدیر نقش پا ہوگا
ہیں ہنسنا ہوگا سستی ملنے میں وہ	غنجہ سوسن کا کھل گیا ہوگا
کئی بار اس سے جب کہانی	بوسہ دینگا مجھے تو کیا ہوگا

[illegible]

[illegible]

یہ حق نہ امانت کے عین غنیمت ہے
 کہ تو ہر حق پر تیرا حق ہے
 ہر حق پر تیرا حق ہے
 ہر حق پر تیرا حق ہے
 ہر حق پر تیرا حق ہے

زلف بگوں دین چھپا تہ جو وہ نہ روزگار

دن دہاڑے گھر چاند گھنٹا

کہتے وصف قہ جانان میں امانت جو غل

مصرفہ راست ہر اک سرو چین ہو جاتا نہ

<p>ہر فصل ہماری میں یہ صیاد کا دھڑکا پہلے تو رما دام میں سو طرح کا دھڑکا نادان کی محبت میں ہر سو طرح کا دھڑکا بولادہ دکھا کر خسار و حسین کو پروانوں کا خون ہوتا سر پر بڑھان آنے دی کھینچا کپہ چھ سوختہ تن کے جی چا ما کہ ناما بھی لکھ کر اسے بھون وحشت نے بنایا ہر جھنجھٹا نخل خردار افغان کے تلے ہر تری پشانی روشن بلیل کی دم سرد سے اک اوس ٹپی ہم آنکھوں میں ہر پھر تاسیر وصل کا عالم سونا کسی ہر رد کا لپٹ کر وہ گلے سے</p>	<p>دل اور گیا بکبل کا جو پتا کہیں کھڑکا صیاد کو پھر دیکھ کے دل صید کا پھڑکا دل و کسی لڑکے کو میں یا نہیں لڑکا قرآن کی تلاوت کرو ہر نور کا ترکا اسی باد صبا شمع کو محفل میں نہ بھڑکا اسی سپر فلک یار کے گھوڑے کو نہ بھڑکا دیکھا جو کبوتر کو تو کیا دل مرا پھڑکا پتھر نہ لگا دے کوئی ایسا نہیں لڑکا پوشیدہ اس چاندنی میں نور کا ترکا اسی باد صبا آتش گلزار کو بھڑکا اندیشہ رقیبوں کا نہ اغیار کا دھڑکا ٹھنڈی وہ ہوا صبح کی اور نور کا ترکا</p>
---	---

۲۳

دیکھو نور کو کبھی بازو سے یار کا
 ہونک ہوئے خط سے لکھو مرا لگا کر
 چھین ہر دل میں خال گل و سہ یار کا
 ہوا و فانی تیغ ہلالی کا استغبار کا
 پاؤں کو گریستے خرم ابرو سے یار کا
 فانی کی ہڈیوں کو نہیں بھگتا کبھی

اندر سے ماضی گریستے
 جان ترنم گیتے ہیں مردان و چاہستہ
 انکے عیوب و صفات دوا یار کا
 انکے اسکی شوقی تھی نہیں بھار کا
 دل تیرا گیا لگا ہوس یار کا
 ہر حق پر تیرا حق ہے
 ہر حق پر تیرا حق ہے
 ہر حق پر تیرا حق ہے
 ہر حق پر تیرا حق ہے

دست دیا کاٹ کے کٹے لگایا ہوا
 شہر کا کٹے دیوار کا شہر ہوا
 شہر کا کٹے دیوار کا شہر ہوا
 شہر کا کٹے دیوار کا شہر ہوا

مارض کی گریہیں غریب کیا ہو
 شہر حق ملک تو اوڑانی صبا کا
 دوزخ ہو نقل گریے بازار دوست کی

سر زور سے رکھو نہ امانت شب وصال
 آئینہ ٹوٹ جاے نہ زانو سے یار کا

تیری دستا کر کے دل شیرا باندھا
 عشق ابرو میں نہ آئی مجھے تیر اندازی
 کھل گیا سب کہ یہ ہوتا ہے دل بستہ
 دی گرہ زلف میں باؤ نکو جھٹک ہر تار
 ہو یہ منظور نظر آنکھ کو قلیان باری
 کلی بیاختہ فوراً لب نازک سے آہ
 دل پر دافع مارتی سے کھینچا آئے
 سب بالا میں رہا عشق قد جانا میں
 رحم آئے نہ کیا جب تو دعائیں مانگ
 ہوں وہ گریاں مری آج کل نہیں کھلے

باندھو مجھ پر عبت اسے گل عبا باندھا
 ہر کمان توڑ کے درگاہ میں چلے باندھا
 اسے جوڑا جو نہا کر لب دریا باندھا
 دل عاشق کو سد ایثار مارا باندھا
 چشم نے تارنگہ سے تارچا باندھا
 کھینچ کر اوستے کرتے جو درپٹہ باندھا
 باڑہ کا گردن طاؤس میں ڈورا باندھا
 آتشیاں طارول سے سرطوب باندھا
 رہ چکا مان کے درگاہ میں چلے باندھا
 باغبان نے وہیں ہر نخل میں تھلا باندھا

کھل کر زلف و دھار سے کیا کیا ہوا
 دھجیاں اور گیند بوس کی جگہ دین
 بچا کر لکھنؤ میں دامن گسب باندھا
 غار فرقت کی دوسرا کھسکے تنکا جین
 گلوں و نون سے تن زار سے دیکھا باندھا

۲۴

گھاس کے تھان پر آئے لب دریا باندھا
 گھاس کے تھان پر آئے لب دریا باندھا
 گھاس کے تھان پر آئے لب دریا باندھا
 گھاس کے تھان پر آئے لب دریا باندھا

دہن گویا ہوا کہ ساغر شرب ابرو
 قول میں ہو کیا دستہ قبائے غفر
 کہ عالم سادہ باریت پر ہم کا مل
 فلک سے خوب بھل ہو ملا باغ جلال
 بدیکھا کشتی کو کہ بھی محتاج پانی
 مشوہ میں تو قاتل بن جوئی والی
 گمان ہر گلبدن آید دان پر کا مل
 بھر دیا کیا ہوا اید آسمان کی ہر پانی
 مجھے دھوکا ہو شکو بلائے آسمانی
 تھوکر سب میں بگیا اوستا دمانی
 سمندر جہازوں پر اگر تسم قحط پانی
 ہوگا سامنا دل ملائے ناگمانی
 عروس باغ لے اور عدا و پیہ کا مدانی
 بڑا توڑا گلزار جہان میں زلفستانی
 زمین غورین چھو کاوہی سونے کے پانی

زمانہ مست ہوسا قی تری نگین سیانی کا
 ہنس تیا جو ہر خم بدن سیرا جو قاتل
 سہرا رنگ کیا کرتی حواس کا پھوٹ چکا
 شباب عمر میں بدیم کیا اس تیغ ابرو
 جو ہر بریر عشرت غیر کی کپڑے مدو چکا
 جہاز زندگی اکدم میں میرا تار ہم چوچکا
 نہانے میں سہرا رنگ کیا تیرا نور افشا
 غمیت جان اس خورشید طلعت کمال
 وہ آراہم جو بجا بیان کا نوین چکا
 بیاض چشم پر اک پل میں کھینچا بارگشتہ
 جہان کے شور و شین دریا و لوگوں کی گشتہ
 نگہ اس شوخ کی چھڑی جان کا خدا کا
 ہوا اشرفی کے پھول شبنم پر گیسے جسم
 کلیجے لگائے ہر مہر اک گل پستی کو
 تری رنگ ملائی کے مضامین میں نور افشا

دہن گویا ہوا کہ ساغر شرب ابرو
 قول میں ہو کیا دستہ قبائے غفر
 کہ عالم سادہ باریت پر ہم کا مل
 فلک سے خوب بھل ہو ملا باغ جلال
 بدیکھا کشتی کو کہ بھی محتاج پانی
 مشوہ میں تو قاتل بن جوئی والی
 گمان ہر گلبدن آید دان پر کا مل
 بھر دیا کیا ہوا اید آسمان کی ہر پانی
 مجھے دھوکا ہو شکو بلائے آسمانی
 تھوکر سب میں بگیا اوستا دمانی
 سمندر جہازوں پر اگر تسم قحط پانی
 ہوگا سامنا دل ملائے ناگمانی
 عروس باغ لے اور عدا و پیہ کا مدانی
 بڑا توڑا گلزار جہان میں زلفستانی
 زمین غورین چھو کاوہی سونے کے پانی

اسی کو کہی کہ نا تو سب سے
 اسی کو کہی کہ نا تو سب سے
 اسی کو کہی کہ نا تو سب سے
 اسی کو کہی کہ نا تو سب سے

یہاں سے کہیں شرب کا
 دل غلام کی ہر ایک بات کو
 دیکھ کر تیرا سر بندہ خدا کو تکرہ
 عجب اس کی کوئی تو کتب کر لکھ
 پل پر ظہر الی نقیہ پیکر
 کو دیت قدم رکھتا ہوا

<p>حق تھارے ناز کا ہمسوا کیونکر ہوا اے اجل تھلا ترا وعدہ وفا کیونکر ہوا جھوکا صبر کا بھلا موج صبا کیونکر ہوا یار کا آبِ دہن آبِ تھا کیونکر ہوا خانہ زنجیر میں محشر ہوا کیونکر ہوا ہاتھ تیرا یار پابندِ خدا کیونکر ہوا چاک بھر یوسف کا داماں قبا کیونکر ہوا بولا گھبرا کر مجھ سا دوسر کیونکر ہوا سیر میری ہڈیاں کھا کر ہا کیونکر ہوا دفعتاً گھبرا کے بولا کیا ہوا کیونکر ہوا ہوں بن حیران آئینہ میں نقش پاک کیونکر ہوا قید دیکھو بیچ سے دُڑ خا کیونکر ہوا عینِ کمرہ میں گزر کُف کا کیونکر ہوا قید یہ ملکِ خشن میں نجیسا کیونکر ہوا چونک کر بولا کہ مجھ سا دوسر کیونکر ہوا</p>	<p>جینشِ مرگانِ کربل میں شکر کی قضا یار تو کیا نہ وعدہ کبھی یارِ نامرگ دل گھنٹہ خاک ہو رفت میں آہِ گرم کام اپنا ہو گیا نہ میں زبان لینے کے کیا ترے وحشی کا زندان کی طرف آقا فوجِ عاشقِ شمع تھا مندی کی گھٹکتی تھا زلیخا کا گریبان گرنہ دشتِ شوق میں دیکھی مجھ کو نہ جو مجھ وحشی کی صورت استخوانِ آتشِ غم نے تو رکھا تھا خاک وصل ہونا یار سے میرا سنا جب سے داغِ حورِ قمارِ جانان کا دلِ شفا میں دستِ رنگین میں لپیٹ لے آسنی تار سے طاقِ ابرو صنم میں خال میں حیران میں حلقہ زلفِ صنم میں بھینس گیا دل کیا کوں یار نے دیکھا جو یوسف کو کیا ایک باغ میں</p>
--	---

یہاں سے کہیں شرب کا
 دل غلام کی ہر ایک بات کو
 دیکھ کر تیرا سر بندہ خدا کو تکرہ
 عجب اس کی کوئی تو کتب کر لکھ
 پل پر ظہر الی نقیہ پیکر
 کو دیت قدم رکھتا ہوا

یہاں سے کہیں شرب کا
 دل غلام کی ہر ایک بات کو
 دیکھ کر تیرا سر بندہ خدا کو تکرہ
 عجب اس کی کوئی تو کتب کر لکھ
 پل پر ظہر الی نقیہ پیکر
 کو دیت قدم رکھتا ہوا

[illegible]

ہر شے پیدا ہوئی ہے جس کے لیے
 وہ شے ہی کو خوف ہے کہ وہ زبان
 و زبان صاف سے وہ زبان چھوٹی
 اپنی نگاہ کاٹا جس کے
 اللہ کا راز اور جس کے
 ان کو نہ دیکھ سکتے ہیں
 جس کے لیے کہ وہ چاہے

پہلو میں غم کی غبار سے کتنا فاصلہ
 روز صبر سے روزی وقت کے پہاڑ
 دل تھے تڑپتے کھنکھاتے چلے
 رنج و غم کی چاہ

جان بانی کہ ایمان پڑا
 کیجیے عشق تیرا
 ہر حال میں ہے خدا کی
 اور غلط گنج جان کی
 تیرا جو عشق میں وہ جان
 دل تیرا سچا کی

۳۱
 اس کے آواز پر پھر سے قفس کی زنجیریں
 تیرے سے ہے عیار ریا کیا کرتا
 جو کلام سے لکھ لکھ پڑھنے والے
 وعدہ دیدار کا رعب کیا کرتا
 اس سے بڑھ کر کوئی دنیا میں جیسا کرتا
 دل سنی مقرر کوئی خط کیا کرتا

لے لے اوجھار چاؤں و دندان یار کے
 مستی میں مین لگا ہی چکا تھا اسے گلے
 نعلہ ہی یا شر تو چھلا واسنہ پاری
 میں غوطہ کھا کے اب گھر سے نکل گیا
 برکا جو پانون ہاتھ کر سے نکل گیا
 بجلی چمک گئی وہ جدہ سے نکل گیا

کیا مرتبہ ہو انہی آفات کو دستیاب
 خوا گھلایا، اٹھیں وہ جدہ سے نکل گیا

طاق برو کی قرین دل کی شنا کیا کرتا
 شاعر و شین وہ پری زلف کو دیکھتا
 ہمنشین اس کا کلا تہی سدا کیا کرتا
 کھوکھریں گرہ زلف دو تا کیا کرتا
 کون تھا بار غم عشق اوٹھانے والا
 طائر روح تھا تیار فدا ہونے پر
 حال اس گل کا کھلا ہے دل ہر بلبل
 بہت کہانی تھی تو جھجھلا کے لگے پتھر
 چھٹکے اس کے دی جان میں پر دم
 سرفرازان ازل کو نہیں پروا کسرت
 عین کبیر میں کوئی قبلہ بنا کیا کرتا
 نوش کا فون کو گرفتار بلا کیا کرتا
 بیوفا تھا وہ امانت سے گلا کیا کرتا
 سرسبز ہاتھ کو پابند بلا کیا کرتا
 تجھ کو پیدا جو نکلتا تو خدا کیا کرتا
 صدقے میں اوس شہر خوبان پہ کیا کرتا
 میں ہوا باندہ کے اسے باد صبا کیا کرتا
 سنگدل تھا وہ غم خوف خدا کیا کرتا
 آسمان سر پر سے ٹوٹ پڑا کیا کرتا
 تاج ہر ہر ہوس بالی تھا کیا کرتا

دل بیدار کی دینے سے کیا کرتا
 دل بیدار کی دینے سے کیا کرتا
 دل بیدار کی دینے سے کیا کرتا
 دل بیدار کی دینے سے کیا کرتا
 دل بیدار کی دینے سے کیا کرتا
 دل بیدار کی دینے سے کیا کرتا

بل وہ ہر صورت کیسے دوتا کیا کرتا
 چاکے پڑن میں گزرتا رہا کیا کرتا
 زرد بان پرہیز نگاہوں کی چٹکی کیا کرتا
 پانی چوٹی کی سزا دے دیتا کیا کرتا
 شوق تھا شاہ خراسان کی زیارت کا بہت
 دل سے لیتا جو امانت نہ رضا کیا کرتا
 شہزادہ کرنا عین محفل میں شہرے دکھنا
 ضبط گر یہ ہو گیا مجھے نہ جبرن نہ چہرین
 پہلو سے دلدار سے لپٹی سہ ناگن کی طرح
 دم ہی دیاں آنکھوں میں یار و دستان آہ
 انتہائی بقواری تہرین اچھی نہیں
 جی کے ہلانے کو عاشق کی قرین لیا کرتا
 لالہ دراجہ قافل میں ہو کی دہار کا
 کھل گئے دانت اسکے بارش میں اگر سوئے فلک
 کھسکا اپنی ماتھے سے صندل لگایا کرتا
 دیکھنا جسکو محبت کی نظر سے دیکھنا
 نوح کا طوفان اوٹھ گیا خنجر سے دیکھنا
 پیچ کرنا زلف کا موسے سے دیکھنا
 خط ہمارا لے کے دست نامہ سے دیکھنا
 جان کنر جاگی در در جگر سے دیکھنا
 خاک پر لوٹینگے ہم تم اپنے گھر سے دیکھنا
 کسی گردن کٹ گئی تالک سے دیکھنا
 خاک پر برسین گئے موتی ابرو سے دیکھنا
 فائدہ محجو ہو کیا در دہر سے دیکھنا

رو کی روشن سی مقابل ملک ہو ماہ تمام
 باتیں ہستی پہ کی اُس مہوش نے غم
 جس نے خطا ہی غم میں جوانی تلک مچ
 رنگ اسق ہو تا ہی تیری روی روشن کو فر
 کیا سگر رخ ترا دیکھے مدوئے رویہ
 حسن کامل سے ترے کس نے پہنچا ہوا ہوا

ہاں انا ہیرا مانت گزشتہ ثابت ہو رہا
 فرہ فرہ طبع پر روشن ہے حالِ قلاب

عاشق کے قہر میں کو کیا لگی جان خزا
 بابل کا گر میں میں کسے آستان خراب
 پایا پتا نہ اُس نے ہر جانی کا کہین
 عاشق کیا کہہ رہا ہے کہ یہ وصل میں
 پتا کے بھاگتا تیرا عاشق کو دیکھ کر
 موت کا وعدہ ہی سگیا جان ہی جو ہر
 عالم دکھا کے دفتر زر کے شباب کا
 وشنہ میں بیٹھے بیٹھے میں غم گشتہ ہوا
 ماہِ ذوق کے پاس آنے دے زلف کو

یارب ہو یوں ہی فانی حسن تباہ خزا
 گلچیں الہی خوار سے باغبان خراب
 اپنی مکان کی ہم ہوئے تالا مکان خراب
 غیروں کے منہ میں سے کہہ گئے جان خراب
 غیر و زمین ہو گیا مارا و دکان خراب
 کسد و ہما کرے نہ مری تہیان خراب
 کرتا ہی نوجوانوں کو بیخیاں خراب
 کی چلے کھینچ کھینچ کے آخر کسان خراب
 جیسے گریگا ساپ وہ ہو گا کائنات خراب

دیکھیں بے بسی دلدار کی صورت
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے

وہ خوشی لاغور من کہ ہر منج ہوئے ہر طرف سے اسے گل تر باغ بہانین پھولوں کے گھونٹے پزیرا کت سے وہ بو جو گیسو جانا نہیں پھنسا پھنسا پھنسا سب بکے چمن میں جو آرائی ہی ہر منفر اک غیرت شیریں نے مری سیت ہی کی کھینچیں گے مری آئینہ خسار کی تصویر یاد آیا سرخاک جو بسمل کا ترپنا کھالی کے سوا ہاتھ بھی چلتا ہر اب انکا ابرو کو چھو اپنے تو بولا وہ ستمگر آنکھوں کو یہ کس طرح سے آنکھوں میں گھون یاد قدر دلدار میں سمجھائیں ہی صفا گلزار سے بھی عشق میں اس دوران دایہ نے صفا دی یہ ممولد جانان کس طرح آمانت رہوں غم سے بے گھر	رنجیر بھائی مجھے صراحت کی صورت بے جاہ و شرم شاد ہر شاد کی صورت ہی ہر گل گل نشتر فضا کی صورت اس تیز بین پھر خوب ہی صفا کی صورت بیل کو دکھا دیتا ہوں صفا کی صورت سر چھوڑ گئے ہر جا و کفار کی صورت دیکھے تو کوئی مانی و ہزار کی صورت دل ٹوٹ گیا دیکھ کے جلا کی صورت ہر روز نئی ہوتی ہے بیدار کی صورت دیکھی نہیں کیا فخر فواد کی صورت پیار سے مجھے یہ طفل ہیں اولاد کی صورت آئے جو نظر باغ میں شمشاد کی صورت ماتھے پہ الفت کھینچا ہر آواز کی صورت پیلا ہوا انسان پر زار کی صورت آنکھوں میں پھر کرتی ہے استاد کی صورت
---	--

دیکھیں بے بسی دلدار کی صورت
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے

فہرست کتب و رسائل
مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

۱۔ قرآن مجید
۲۔ تفسیر القرآن مجید
۳۔ احادیث مبارکہ
۴۔ فقہ اسلامی
۵۔ تاریخ اسلام
۶۔ سوانح ائمہ کرام
۷۔ خطبہ نبوی
۸۔ رسالہ فی الفیض
۹۔ لکھنؤ کی تحریک
۱۰۔ مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

چوں کی دوستو تائیں مرغ
 پا جو خدا کے لیے فتح کا پل
 ہوا تین سبکدوشی برز دلدار
 تیرے تیب کو تیری بیعت میں

۳۶

مجلس شورای ملی
روزنامه ایران
شماره ۱۰۰۰
تیرماه ۱۳۰۲

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ہر آفتاب و ہر آفتاب
کرتی سہ خاندون کو ہمارے

رویت نامہ	
-----------	--

فراق میں پیہ عاشق ہی ذکر بایں سدا
شگفتگی دل ہوس کو ہر چین کی روت
سناو لاکھ نہایت پڑھو نہاد حدیث
برائے گلشن اسلام ہی یار حدیث
شریک بزم عزا ہوا نہ ہار مایہ لب لباب
بڑھے اگر سیر سیر وہ گلہ نزار حدیث

قلمی
 جلال سے ہو رہا ہے
 زور غلبہ میں کہ عرش میں کہ ان کا
 جبر بادشاہان سے زور پڑھنا
 قلمی
 زور ان بادشاہان سے
 سیدھا جواب ہے دل افروان
 زور ان بادشاہان سے

[illegible]

لال کی جو ہر سب چار دھرم
 عین میں چھپ کے رکھائے تھے تار لپوٹا
 تار سے بن کر کیا چاندنی سی چائیا
 دھار سے لپٹا چاندی بن کر لپوٹا
 تار سے بن کر کیا چاندی بن کر لپوٹا
 دھار سے لپٹا چاندی بن کر لپوٹا

اپنی لاشے کو کفن بھی نہیں درکار ہے ہر نزاکت کو سب چہرہ گلزار سفید ہو گیا غوغا و رنگ رخ اعلیٰ سفید ہر زمانے کا ہوا ہی ست خونخوار سفید بیٹھ کر پڑے جو ہنکر سر بازار سفید ہو گئے پر تو رخ سے درو دیار سفید مثل رنگین ن بھی دیدہ آنیہ سفید اشک دو چار بجے سرخ تو دو چار سفید	میلی بوٹا کمر میں اکثر بولی اوتھاتے ہیں گل نسرين کو نہیں جوش چمن میں بلبل آتھان کے لیے قاتل نے جو کھینچی تلوار خون میں تر سرخ مجھے کر نہیں شکوہ بخدا کر رکھو اہل تماشائے کفن کی تدبیر گھر میں شب کو جو وہ رنگ قمر افکار نظر سے تری آنکھ جو دیکھیں ان کی لب و دندان کے تصور میں جو رویاں نکلا
---	---

ہوئی سر سبز جو صحبت میں امانت لے لے ل
 رنگ دشمن کا ہوا رنگ سے اکبا سفید

کہے جو اوس رخ پر نور کا نظار چاند وہ جایا کرتے ہیں نو چندی کو اجاں ہمارے دل سے نکلتا نہیں تصور یار قزاق یار میں اندھیر ہو رہا ہو جان تمہارے سامنے جیت کے ہر راہ آنکھ بڑھے یہ رنگ کہ بجا گو گھٹے تار چاند ترپ ترپ کے گزرتا ہی ہر کو سا چاند پری کی طرح سے شیشے میں ہی چار چاند ہمارے گھڑ میں نہ آئے غضب کا مار چاند غروب ہو سے تو یہ جان کو کہ مار چاند	کہے جو اوس رخ پر نور کا نظار چاند وہ جایا کرتے ہیں نو چندی کو اجاں ہمارے دل سے نکلتا نہیں تصور یار قزاق یار میں اندھیر ہو رہا ہو جان تمہارے سامنے جیت کے ہر راہ آنکھ بڑھے یہ رنگ کہ بجا گو گھٹے تار چاند ترپ ترپ کے گزرتا ہی ہر کو سا چاند پری کی طرح سے شیشے میں ہی چار چاند ہمارے گھڑ میں نہ آئے غضب کا مار چاند غروب ہو سے تو یہ جان کو کہ مار چاند
---	---

دہلی کی بادشاہی کا نام
 دہلی کی بادشاہی کا نام
 دہلی کی بادشاہی کا نام
 دہلی کی بادشاہی کا نام
 دہلی کی بادشاہی کا نام
 دہلی کی بادشاہی کا نام

مین وہ ہوں انداز اگر در درم میں بیان
 اوستان انکو پیر رکھو گا گلستان
 دس کاٹوں جو اس نیش پین کا دیو گلا
 فاک کی دھیر کلونیا کر گان غشت کا

لا خود ہوں اٹھائے اگر تہی شراب اندر سے شمع ساعد جانانہ کا فروغ رکھتا ہوں باندھ باندھ کے سب کچھ زینار سے صنم کے او بھنے کی وجہ کیا رونق فراوہ رنگ سلیان پہ آج غیروں کے سامنے جی کیا آبرو ہوئی وہست ہوں پھر سے جو در محبت کی عاشق سے بل کیا تو تجوی سزا ملی وہست بخت ہوں کہ نہ تا گوش بار جا	گویا کسی نے رکھ دیا سیمانہ دوش پر جلجلائے کے ٹپکے جو پروانہ دوش پر شیشہ کمرین رہتا ہو چھانہ دوش پر دورا ہو دل دلا دل دیوانہ دوش پر پر بیان نہ لے لوڑیں مرا کا نشانہ دوش پر ہاتھ اسنے رکھ دیا جو میں ستانہ دوش پر رکھوں سو و بادہ و پیانہ دوش پر تھکے ہوے ہیں گیسو جانانہ دوش پر مکر کے گر پڑے مرا افسانہ دوش پر
--	---

کان نزاکت اسکو امانت کئے کیوں ہو عکس درگوشن سے جب دانہ دوش پر	بل کیا کرتی ہوشان سے جانان پر آفتیں آئیں دلا اس سے فراوان پر فصل گل آئی جہن میں کہ قیامت کی نالے پہن کر کیے ایسے کہ پسینا آ یا	چڑھ گئی بہت اب زلف پریشان مین نولونگا کبھی قاتل کا نہ احسان عند لیون سنے اٹھایا کہ گلستان پر آئی غریانی مین اگر فصل زمستان پر
--	---	--

جاک اور انکے غم سے غم نہ خدان سے
 جاک اور انکے غم سے غم نہ خدان سے
 جاک اور انکے غم سے غم نہ خدان سے
 جاک اور انکے غم سے غم نہ خدان سے

مین وہ ہوں انداز اگر در درم میں بیان
 اوستان انکو پیر رکھو گا گلستان
 دس کاٹوں جو اس نیش پین کا دیو گلا
 فاک کی دھیر کلونیا کر گان غشت کا
 مین وہ ہوں انداز اگر در درم میں بیان
 اوستان انکو پیر رکھو گا گلستان
 دس کاٹوں جو اس نیش پین کا دیو گلا
 فاک کی دھیر کلونیا کر گان غشت کا

بہشت و جہنم کی باتیں
 دل و جان سے سنو
 دل و جان سے سنو
 دل و جان سے سنو

آدمی کیا وہ فرشتے کی نہیں سنتی ہیں

سوچا چین سے اب چونک امانت ہوئی غلام
 دن گیا وصل کا آئی شب ہجران پر پٹ

<p>چاندنی برق سی کھولے متابی پر طائر دل کی نکل آئیں نہیابی پر بھڑکے گئے دھوکا ہوا مرغابی پر دیکھنے چاند کبھی آئیے متابی پر آنکشی رنگ کا دھوکا ہو غمگینی پر پستی گوٹ بہت کھلتی ہے متابی پر گوئے آئے ہیں کہلے تری متابی پر آفتابی کا فراخ ہے متابی پر آنکھیں آگے سے بھیرے لگاتی پر پارہ پارہ دل سیلاب ہو متابی پر اوسنے مانگے جو ستارے گمراہی پر بچھڑی چھوڑ کسی رات کو متابی پر</p>	<p>ستارہ بین وہ شبیہ میں بھابی پر رون کی غم جانان میں ہیں بھابی پر چھلستی میں جو بہت ادا سے مارا ہم مہینوں سے ہیں شتاف ہلال لبرو حیر سے تن سے یہ بھڑک پر محرم کلبا زیب بھینس کی بھینس سے ہو عالم میں گر لگاوت نہیں افیاء کے بالابالا چاندنی رات ہو کر ہے میں سنگاؤ نہ شرا تو وہ ہو صید نکل منشت میں کچھ بدم ابر کا ٹکڑے جگر ہی مری زاری پیدا جہنم پر وضو مجھے ثابت ہوئی سیار کچی سہرا دیکھا نہیں عالم سے عروس شب کا</p>
--	--

بہشت و جہنم کی باتیں
 دل و جان سے سنو
 دل و جان سے سنو
 دل و جان سے سنو

[illegible]

کلیں چلیں جو بار کو آئیں غنیمت ہو کہ ہر گھنٹہ میں
 ہر گھنٹہ میں غنیمت ہو کہ ہر گھنٹہ میں
 ہر گھنٹہ میں غنیمت ہو کہ ہر گھنٹہ میں

<p>ادراۓ غصہ ہوش کمان ہار چول کا چوٹی میں متصل جو لپیٹا ہے یار نے دنیا لہ سرسہ کا نہیں کیوں چشم مستین افسانہ اپنے دیدہ بیدار کا دلائل کاوش گئی نہ خاک ہوئی پر بھی یار کے فرقت میں بھار کھاتے ہیں راحت سکان صنیہ نگینی کا قصہ وہ ظالم اگر کرے ہنس ہنس کے وہ بجائے ہیں غیر و زین چھینچھو دیکھتے تری دہریے صفت کی سایہ کا دلین خوف نہ کرو وقت فاتحہ عشق بتائیں کھانی ہیں یار سخت ٹھوکر آنکھوں میں بارہ دل سوزان ہو متصل سوسن کا دل نہ شانے میں بس لبت کو باندھو سبک دہی کی ہوا باغ دہریں</p>	<p>تیوری ہر بھال گئے وہ ہمار فرار پر ہو کینہ پل کا شبہ پہیلی کے ہار پر کوڑا لگاوا بلین سیل نہ سار پر لکھے بیاض صبح شب تظار پر تو وہ لگائے تیر ہمارے غبار پر پنجہ کا شیر کے ہر گمان نیت خار پر تیرون سے مانگے ہارنے کے کھار پر ہر گمان ہر گمان ہر گمان کو نکٹا پر پانی پھر لگا سلاک در آبدار پر تو نڈا سے پری ہی ہمارے فرار پر پتھر میں الٹی رو کو ہسار پر روشن کر دنگا گیند میں اشکو کے تار پر ہستی کے شمع دیکھیے دندان یار پر اگھڑا اور اوڑا تو سن باد ہسار پر</p>
--	--

<p>اعضائے صہم یار سراپا ہیں رنگ گل کیا حسن کا چین صہم آمنت بہار پر</p>

دیکھو دیکھو ہر گھنٹہ میں غنیمت ہو کہ ہر گھنٹہ میں
 ہر گھنٹہ میں غنیمت ہو کہ ہر گھنٹہ میں
 ہر گھنٹہ میں غنیمت ہو کہ ہر گھنٹہ میں

فہم ہستی کی کس کس جابین ہستی
 ہٹیا سہو ذرا سے ثبات ہستی
 درانی ہونے کے فن جابین ہستی
 خدانہ جھوٹ کر کے کشتہ ہو نگار دکا
 لگائی ہمنگ قاتل سے قزاقین تلوار
 قہم ہو لگا دوسرے شہسوار کے کوئی فرقہ
 جتنے چاہا دیکھا ماضی کا جابین تلوار

اے ایزانہ میرے ہاتھوں کو دغا کھینچ کر
 تصویر اسکی لایع رفت کھینچ کر
 کیوں ماتھے تم دکھاتے ہو تلوار کھینچ کر
 لے آئے تہ شتا چونہ دو چار کھینچ کر
 لائے ہیں اپنے طالع بیدار کھینچ کر
 تصویر میری کھینچنا دیوار کھینچ کر

ہو کر خفا چلا جو امانت کے گھر سے یار
 لے آئے دور سے آسے غمخوار کھینچ کر

یہ خوف نہ کہ نہ لکھتے رہا جابین تلوار
 چلے گی موج سے جام شرابین تلوار
 برہنہ رکھتے ہیں وہ آفتابین تلوار
 ہو دست قاتل خانہ خرابین تلوار
 کچھ اچھی لگتی ہے ایدل شتابین تلوار
 چھپا کے لایا ہی قاتل نقابین تلوار
 گری کرتے نکل کر شرابین تلوار

اب جو شنگ بازی قاتل کا زور ہے
 عاشق کے دل کے شہید کا بوجھ زور ہے
 حسیں ملحق کی ہوتی ہندی کے چور ہے
 صفت کے اپنے تہ فائدہ ہر چور ہے
 کہتا کہ نہیں ہے سندر کی گور ہے
 کیا حسن سب کا بار کا دریا کی گور ہے
 ثبات ثبات بار کی گور ہے
 دل بیکار کا گور ہے

سب گنج غنیمتیں بشارت گویا
 صبا دہشتہ ہزار کے نوے کے در پہ
 لار کے پھول کھلا آمنت کی گوری
 ہوا غالب قلاب با صفا طبع کھلے

اگر رقیب ناک چڑھائے ہین گور پر تیر دن کا مینہ چمن مین برستا ہو پر کیا شیشہ شراب کا مانجھا ہے دور پر آگہ نہیں ہو رہم دستان کی گور پر مضمون کبھی راہانہ طبع کے زور پر موتی ہین دھڑکے نگہ غوطہ خور پر چادر کو تکیہ دار نے چھوڑا نہ گور پر کالی گھٹائے شون مین کھولے ہو پر خر لٹتے ہین تربت بہم گور پر کیا شمع کے تنگ بھی اوڑتے ہین دور پر شیرین کا دھنگا فاقہ مین آب شور پر کوڑے ہزاروں بڑگے مندی کے چور پر گھی کے چراغ جلتے ہین زاہد گور پر جہنم کے شمع ماہ کو مارے چکور پر کھولے ہو مرغ دل صفت غوطہ خور پر	دولت دو صد وین رہا بعد مرگ بھی نہ رخ پر ہات مزہ کا دل دغہ دار ہو مستو کی طرح مجھوم رہا ہو ترا پتنگ روشن ہو حال چرخ کے اندھیر کا دل نفرت ہو اس قدر مدد غیر سے ہمیں نہ چھوڑ گی بندش دردندان فیہ کس طرح عریان تنی کا بعد فنا بھی رہا اثر ہوا یا ذرف مین دل پردان منتشر بیجا ہو اسب دھیمہ دھیمہ گاہ چرخ تار شعل شعلہ ہو مفصل مین دور دور فرما دے غنیمت کیا شربت وصال جھٹکے جو بال دست خانی سے ہارنے بعد فنا بھی نصبت دنیا کی چارٹے کو نندہ سکا چاند سا جو کبھی ہو چراغ بہم پنی ہو مچھلی گان مین کس کس حسن سے
---	--

کہ ہون تک کا دھوکا دے کر
 بیان ہو سنا سن رہی ہیں
 کہ نازان بہت سی ہیں
 کہ ہون مین ہی ہیں
 کہ ہون مین ہی ہیں
 کہ ہون مین ہی ہیں
 کہ ہون مین ہی ہیں
 کہ ہون مین ہی ہیں

۴۷
 وہ دھنگا قلاب ہر جہاں اپنے پلوں
 شعلہ ہر کا عالم ہوا ہر تار بستر پر
 دھنسنے ہین ہر جہاں ہر تار بستر پر
 شب تار بستر مین ہی پنی ہو کس پر
 چھپا رکھی ہو ہر مین شعلہ دل زلف آدم
 کہ ہون تک کا دھوکا دے کر

دیفنون

نورس کیا جودہ اگر سے ہار کی زمین
جو چرخ طور روشن ہار کی زمین
چھاپان کیا ہار کی زمین
دکھول نور سے روشن ہار کی زمین

باغ عام کے سینوں کو نہ پایا مریوط
تیرے جگہوں کے قصوں میں لایوں
پتے ہائے ترے یاد آئے مجھے دریا پر
خط مشکین نہیں گزرا اس لب زین کے
سب بگڑ وقت میں کرتے ہیں کندہ نمونہ
رخ پہ ہر لعل جبین پر ہے طلائی افق
خاکسار و سب غرض کھٹے نہیں ہل طبع
طاف ابرو صنم پر مراد دل جیسے گیا
سر بلند و ن کو نہیں پہنچے دشمن سے غلط
شب کو یاد آیا جو طلسم کا ترپا جاہ
خط کو آسب مفقود رہا رو بہ صنم
چاندنی میں یوں ہی کیا کرے وہ رشتہ
نات اس بحر کرم کی نہ کا کرے کھ
اگر عاشق کے فہم پہ یہ کمرے لپٹی
ساتھ دیا نہیں شکل میں امانت کوئی

گل خورشید نہ لکھا گل شتاب کے پاس
ہاتھ پونچے جو مرا کر یک شتاب کے پاس
آئی مجھ کی جو کوئی حلقہ گردا کے پاس
چوہ نیاں پھر رہی ہیں دائہ قناب کے پاس
آیسا حل نہ کبھی رہی ہے آگے پاس
روز روشن ہے نمایاں شہنشاہ کے پاس
چوہ آئے نہ کبھی چادر متاب کے پاس
خون مسلمان کا ہوا کعبہ کی مزار کے پاس
ہاتھ گلچین کا نہ ہو چکا گل شتاب کے پاس
نیند آئی نہ مرے دیدہ کھوا کے پاس
نہ خزان آئی الہی گل شتاب کے پاس
میرے طالع کا ستارہ رہے ہوتا کے پاس
خون کشتی کو محمد بن ہر گردا کے پاس
پہرے پر سے میں اور اوگازری آگے پاس
صبر آیا نہ کبھی عاشق متیاب کے پاس

ہاتھ پونچے جو مرا کر یک شتاب کے پاس
آئی مجھ کی جو کوئی حلقہ گردا کے پاس
چوہ نیاں پھر رہی ہیں دائہ قناب کے پاس
آیسا حل نہ کبھی رہی ہے آگے پاس
روز روشن ہے نمایاں شہنشاہ کے پاس
چوہ آئے نہ کبھی چادر متاب کے پاس
خون مسلمان کا ہوا کعبہ کی مزار کے پاس
ہاتھ گلچین کا نہ ہو چکا گل شتاب کے پاس
نیند آئی نہ مرے دیدہ کھوا کے پاس
نہ خزان آئی الہی گل شتاب کے پاس
میرے طالع کا ستارہ رہے ہوتا کے پاس
خون کشتی کو محمد بن ہر گردا کے پاس
پہرے پر سے میں اور اوگازری آگے پاس
صبر آیا نہ کبھی عاشق متیاب کے پاس

ہاتھ پونچے جو مرا کر یک شتاب کے پاس
آئی مجھ کی جو کوئی حلقہ گردا کے پاس
چوہ نیاں پھر رہی ہیں دائہ قناب کے پاس
آیسا حل نہ کبھی رہی ہے آگے پاس
روز روشن ہے نمایاں شہنشاہ کے پاس
چوہ آئے نہ کبھی چادر متاب کے پاس
خون مسلمان کا ہوا کعبہ کی مزار کے پاس
ہاتھ گلچین کا نہ ہو چکا گل شتاب کے پاس
نیند آئی نہ مرے دیدہ کھوا کے پاس
نہ خزان آئی الہی گل شتاب کے پاس
میرے طالع کا ستارہ رہے ہوتا کے پاس
خون کشتی کو محمد بن ہر گردا کے پاس
پہرے پر سے میں اور اوگازری آگے پاس
صبر آیا نہ کبھی عاشق متیاب کے پاس

ہاتھ پونچے جو مرا کر یک شتاب کے پاس
آئی مجھ کی جو کوئی حلقہ گردا کے پاس
چوہ نیاں پھر رہی ہیں دائہ قناب کے پاس
آیسا حل نہ کبھی رہی ہے آگے پاس
روز روشن ہے نمایاں شہنشاہ کے پاس
چوہ آئے نہ کبھی چادر متاب کے پاس
خون مسلمان کا ہوا کعبہ کی مزار کے پاس
ہاتھ گلچین کا نہ ہو چکا گل شتاب کے پاس
نیند آئی نہ مرے دیدہ کھوا کے پاس
نہ خزان آئی الہی گل شتاب کے پاس
میرے طالع کا ستارہ رہے ہوتا کے پاس
خون کشتی کو محمد بن ہر گردا کے پاس
پہرے پر سے میں اور اوگازری آگے پاس
صبر آیا نہ کبھی عاشق متیاب کے پاس

۱۔ شہزادہ شمس الدین کا چھاپا
 ۲۔ شہزادہ شمس الدین کا چھاپا
 ۳۔ شہزادہ شمس الدین کا چھاپا
 ۴۔ شہزادہ شمس الدین کا چھاپا
 ۵۔ شہزادہ شمس الدین کا چھاپا
 ۶۔ شہزادہ شمس الدین کا چھاپا
 ۷۔ شہزادہ شمس الدین کا چھاپا
 ۸۔ شہزادہ شمس الدین کا چھاپا
 ۹۔ شہزادہ شمس الدین کا چھاپا
 ۱۰۔ شہزادہ شمس الدین کا چھاپا

چہرہ کی آنکھ اُسے تو اکہ مجھے کرانہ میں
 بوسہ چشم صنم پر تو بخت مرتا ہے
 شاد ہو ہو کے مین لبر کے گلے لٹا ہوا
 ہر سخن پر مجھے دیتا کر وہ بدخوشنام
 نیکنامی ہر دلا فرقہ رعشان میں عشق
 چشم جانان کے تصور میں دلار وہیں
 چہرہ کی بارے سو دین کہا کرتا ہوں
 کبھی اسکے رخ رنگین کا چکھیا یا نہ
 آنکھوں پر نہیں پڑتی کسی ساتی کی
 بوسہ نکھو نکا جو مانگا تو وہ ہنس کر بوسے
 حلقہ زلف بہان میں ہر بھری گشت گل

گردنِ چشم کمر اگر گردن ایام نہیں
 کوئی کھائے جیسے ایدل یہ وہ باداہم
 سحر عید سے کم وصل کی بھی شام نہیں
 کو سنی بات مری قابلِ انعام نہیں
 ہو وہ بدنام محنت میں جو بدنام نہیں
 اپنا ہر انشک کم از روغنِ بادام نہیں
 رخ ہر صبح نہیں زلف ہی نہ شام نہیں
 ای زبان سیرہن میں ترا اب کاہم نہیں
 منہ لگا نامہ نشینے کو کوئی جام نہیں
 دیکھ لو دور سے کھائیکے یہ بادام نہیں
 ای دل سلام میں جو گلِ اسلام نہیں

ابد عشق کی ہر دیکھ آمانت ہستیار
 یہ وہ آغاز ہے جس کا کہیں انجام نہیں

باغ میں جانکے ہم تیری جود کی یاد میں
 وقت سیر ایدل جو خیر ہو کھت جلا دین

سیکو دن شایخ بیکالین قاری شاد ہوں
 عالم گنج شہیدان ہوا میں آباد میں

غم بھرا دل سے لڑا دم دیکھتے ہیں
 غم بھرا دل سے لڑا دم دیکھتے ہیں
 غم بھرا دل سے لڑا دم دیکھتے ہیں
 غم بھرا دل سے لڑا دم دیکھتے ہیں
 غم بھرا دل سے لڑا دم دیکھتے ہیں
 غم بھرا دل سے لڑا دم دیکھتے ہیں
 غم بھرا دل سے لڑا دم دیکھتے ہیں
 غم بھرا دل سے لڑا دم دیکھتے ہیں
 غم بھرا دل سے لڑا دم دیکھتے ہیں
 غم بھرا دل سے لڑا دم دیکھتے ہیں

اکل کھ سہرہ وہ نکلا اک شہرہ ابر پا
 اس راہ کا جو نیلوہ عشاق کی تحفین
 تصدیق کہ سنا ہی کہتے ہیں اسے نقشا
 اک شہرہ انت میں کون ہیں ہزاروں کی
 ہر دور زبان دل کو نام نہ کسا دہر
 محنت کا کیا وعدہ یا شک نہ دکھائی
 کھڑا تاہوں سراپا کیا کیا در جاناں
 دل نے شب فرقت میں کیا ساتھ دیا
 اک قطرہ نہیں مٹ کا یہ خانہ میں ایسا
 دل جہر کی شب غم ہی بیدار ہے چشم اپنی
 شب گدڑی سحرانی بک بک تھکا کا
 کب باغ کو نسبت ہو سکے غم بگین
 ترکان کو کیا کیا بیدم کہتے ہیں اسے خبر
 دل سپکے عالم کے رفتار سے کہتے ہیں
 بوسہ اسے کہتے ہیں بازار سے کہتے ہیں
 آئینہ کو صیرت ہر نسا را سے کہتے ہیں
 تسبیح اسے کہتے ہیں زمار سے کہتے ہیں
 زاہد اسے کہتے ہیں ابرار سے کہتے ہیں
 اقرار اسے کہتے ہیں انکار سے کہتے ہیں
 جنس بھی نہیں کھاتی دیوار سے کہتے ہیں
 مونس سے کہتے ہیں غمخوار سے کہتے ہیں
 خم کر دیے سب خالی سہوار سے کہتے ہیں
 بیہوش سے کہتے ہیں شہیار سے کہتے ہیں
 بوسہ نہ دیا اسے تکرار سے کہتے ہیں
 جھگل سے کہتے ہیں گلزار سے کہتے ہیں
 ابرو نے مجھے مارا تلوار سے کہتے ہیں

خاموش امانت ہی کچھ آفت بھی نہیں کرتا
 کیا کیا نہیں اسے پیار سے غیار سے کہتے ہیں

وہ چاند جاکے جو بال سے ہر دیکھتے ہیں
 وہ چاند جاکے جو بال سے ہر دیکھتے ہیں
 وہ چاند جاکے جو بال سے ہر دیکھتے ہیں
 وہ چاند جاکے جو بال سے ہر دیکھتے ہیں
 وہ چاند جاکے جو بال سے ہر دیکھتے ہیں
 وہ چاند جاکے جو بال سے ہر دیکھتے ہیں
 وہ چاند جاکے جو بال سے ہر دیکھتے ہیں
 وہ چاند جاکے جو بال سے ہر دیکھتے ہیں
 وہ چاند جاکے جو بال سے ہر دیکھتے ہیں
 وہ چاند جاکے جو بال سے ہر دیکھتے ہیں

پیشانی خدای مانتا کسب از آن آید
 سحر و دین و سحر و دین و سحر و دین
 سحر و دین و سحر و دین و سحر و دین
 سحر و دین و سحر و دین و سحر و دین

عشق و محبت و محبت و محبت
 محبت و محبت و محبت و محبت
 محبت و محبت و محبت و محبت
 محبت و محبت و محبت و محبت

فصل کتابی که در این کتاب
 در این کتاب که در این کتاب
 در این کتاب که در این کتاب
 در این کتاب که در این کتاب

در این کتاب که در این کتاب
 در این کتاب که در این کتاب
 در این کتاب که در این کتاب
 در این کتاب که در این کتاب

<p>صلواتی که تا به زاهد عیسی است شوقین میں ہم تاجی شکم فتاب کا ہوا ہو اگر گھوڑیہ رہتے ہیں صبح و شام تصور رخ و گیسو میں زندگی ہے وہاں پیشانیں حال میں صیاد کو دلا کیونکر لڑکی لفظ لکھا کرتے ہیں مگر رسم اکیلے گھر میں جو میں اس سے دور کرنا تصور قد و زون میں پڑھتے ہیں تیرا ہمیں صورت قرآن سے ہم نہیں دانا</p>	<p>ہم آپ گپ سے اب حرام دیکھتے ہیں جو کئی کا اس کہ رنگین میں جام دیکھتے ہیں وہ کب سو فوس تیر کام دیکھتے ہیں اجل کی راہ ہم اب صبح و شام دیکھتے ہیں گرہ میں اپنے نہیں ایک دم دیکھتے ہیں نشان جب نہیں ملتا تو نام دیکھتے ہیں کہ کہ سہٹ در و دیوار وہاں دیکھتے ہیں خیال رخ میں گلستان تمام دیکھتے ہیں تمہارا صوف رخ لاکھام دیکھتے ہیں</p>
--	--

<p>خدا سے جنکو امانت دیا ہو دین رسا وہ چشم لطف سے اپنا کلام دیکھتے ہیں</p>	<p>واجبی اس نا زمین نے زلف پڑنا کہتے ہیں جیسا نیکو وہ آتا مگر دن آب میں کیا طلائی رنگ دکھاتا ہے جوین کہتے ہیں غرق رہتا ہے و غور اشک سے تن آب میں</p>
---	---

دیکھو سب سے پہلے اس کے گلے میں جلا
 دیکھو سب سے پہلے اس کے گلے میں جلا
 دیکھو سب سے پہلے اس کے گلے میں جلا
 دیکھو سب سے پہلے اس کے گلے میں جلا

تیرتی پھرتی ہوا تک شمع مرفن آب میں پوختا سورج کو ہی جیسے بہن آب میں غرق ہو جاتے ہیں دیوار نکلتے درن کیتن آج آیا ہر زمانے کا کوسن آب میں نیلو فر کے بدلے پیدا ہو سون آب میں	شکر و رے کہ قدر میرے لحد پر استنا یون میں اس خورشید کو دیا سین کی تابنا اس قدر روزا ہونید پھر پھر کے اس کے گلے ایکے ہلکے پھلیان گردن سی لپٹی ہر تمام مٹی ملکہ تھو کے گرتا آب میں وہ رنگ
--	---

شاہ راہ بھرافت میں جلا چل خطہ
 ای امانت کچھ نہیں ہر خون و درن کیتن

تے مغل میں ادھر سے جوا دھر کی گردن غیرت مہر سے ہر شک و فر کی گردن نہ کھائی ہر نہ شانہ نہ سپر کی گردن جس کا خورشید کا چہرہ ہو قمر کی گردن نہ ادھر کی نہ ادھر کی نہ ادھر کی گردن ہر نہ پابند ادھر کی نہ ادھر کی گردن کٹ گئی آج مگر مرغ نظر کی گردن ہوئی مشتاق اگر سنا کہ گھر کی گردن	رنگی رنگی ہر خستہ جگر کی گردن ایسی دیکھی نہیں پر نور بشر کی گردن روسیا مان جہان جہنم میں تھیں تلک میں ہوں اسکو نہ کس طرح بھلا پھر اٹھنے یا نہ اٹھنے کے یہ مجھے شب و صبح رند ہوں مجھ کو نہیں سجدہ و زنا سے کام تیغ ابرو کے نظارے سے لہو زلوا یا ہو یہ زمین سے تنفر کہ لگاؤں پھاسی
---	---

دیکھو سب سے پہلے اس کے گلے میں جلا
 دیکھو سب سے پہلے اس کے گلے میں جلا
 دیکھو سب سے پہلے اس کے گلے میں جلا
 دیکھو سب سے پہلے اس کے گلے میں جلا

یونہی کھنڈل کوں نہ ہم اسے کھیر کرین
 پورا سے اڑو نام نہیں شیخ پر کرین
 یونہی کھنڈل کوں نہ ہم اسے کھیر کرین
 پورا سے اڑو نام نہیں شیخ پر کرین

ابر دہنیں ہیں سرمہ کے دہنا لہ کے کور آواز کا ہی غدر شکایت سہ سار کی غریب سیارہ رو کا نہ منہ پیٹ پر کھو خالی کہاں ہیں عیب کے عالم کے سہ وینیت کے سہ دل کی کسی کو نہیں سہ ڈوڑھی پھڑک پھڑک کر جو میں توڑ لے لگا	پہل تیغ کا لگا ہی یہ تیغ خال میں نئے ہزاروں کرتے ہیں وہ اکٹیل میں کھل کا کیوں کٹا ہے ہو پوندتال میں قبضہ نہیں ہو دیکھ لو تیغ ہلال میں نشانہ ہوا نہ کا سہ چینی کے بال میں حسیاد بولادام لگا ہے ہن جال میں
---	---

یونہی کھنڈل کوں نہ ہم اسے کھیر کرین
 پورا سے اڑو نام نہیں شیخ پر کرین

تغ نیکہ کا دارو یہ خوش نظر کرین فریاد ہر میں نہ کہی نہ سیت بھر کرین ہم وہ نہیں کہ جان کا غوت نظر کرین موقوف آہ و نالہ نہ ہم عمر بھر کرین دل زندگی سے سپر ہی ہر جا پلہ جو کرین ممکن نہیں کہ ہم نہ اس سنگدل کو آئے در و زہر یا مانسے کیا جسکے دل میں گھر	آنکھوں سے سینہ مردم دنیا سپر کرین رجائیں بھی تو ہم نہ کسی کو خبر کرین کھینچیں جو آپ تیغ تو سینہ سپر کرین ہو جائیں ہو ٹھنڈے شک تو کھنڈے ترک کرین ایسا مقام ہو کہ بہان سے سفر کرین پتھر کے دل میں مانسے ہمارے انکر کرین بی جا ہتھوڑے گورے سارے دل میں گھر کرین
--	--

یونہی کھنڈل کوں نہ ہم اسے کھیر کرین
 پورا سے اڑو نام نہیں شیخ پر کرین

یونہی کھنڈل کوں نہ ہم اسے کھیر کرین
 پورا سے اڑو نام نہیں شیخ پر کرین
 یونہی کھنڈل کوں نہ ہم اسے کھیر کرین
 پورا سے اڑو نام نہیں شیخ پر کرین
 یونہی کھنڈل کوں نہ ہم اسے کھیر کرین
 پورا سے اڑو نام نہیں شیخ پر کرین
 یونہی کھنڈل کوں نہ ہم اسے کھیر کرین
 پورا سے اڑو نام نہیں شیخ پر کرین

چہاں تا چہاں سے جانانت کرا
 نہا کر کی جلد نہ ہو گاندہ جانین
 سب کی سب کی جان پڑی ہو
 سب کی سب کی جان پڑی ہو

جو تیری منہ سے نکلا وہ دم
 مرنے کی سب سے زبردست
 جو تیری منہ سے نکلا وہ دم
 مرنے کی سب سے زبردست

۵۹
 فتنہ ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا
 گشتی باغ میں آسمان کی بادشاہت
 میں ہو کہتا ہوں کہ ہوں تشنہ لب
 تھکے گردن کی مری وہ گلابی
 چاہ میں نہ ہوا ہوا ہوا ہوا
 یہ خوشنوں کو کوئیں میں جھکا ہوا
 کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو

اوی تیر لکھ جان نہیں لکھ لکھ نہیں
 تالان رہی بلبل کی دوش باغ نہیں
 کانٹے جوڑے پیاس و اس گل کی نہیں
 تن اسکا ہو یا پیسین آب رو نہیں
 کیا جوش ہو تیر گل فصل خزا نہیں
 صرصر ہے عجب ہنر قدم باغ جہا نہیں
 شبنم کے جو چھالے پڑے سوئی زبا نہیں
 چلے بھی ہو ہوا تازی ابرو کی لکھ نہیں
 پروانہ میں اس شمع کا ہون بزم جہا نہیں
 مروے کو لپیٹو مرے تم آب رو نہیں
 سبزی نہیں زردی کے سوا برگ جہا نہیں
 پیوست یہ نشتر ہوا الہی رگ جہا نہیں
 بھلی ترے بازو کی ہے آب رو نہیں
 ہو چادر ہمتاب کا پیوند کتا نہیں
 شاید کہ گرہ پگھلی سے موے نہیں

کیا گل ہے ترانہ کہ باغ جہا نہیں
 اوقات بسر اپنی ہوئی شور و فغا نہیں
 کیا خار ہوا دل کو ہمارے رشتہ نہیں
 نو نشید یہ ہو عکس فکں آب رو نہیں
 پیری میں جلاتا ہے مجھے داغ جو نہیں
 گلزار میں اڑ جاتی ہے خاک آلتے ہی نہیں
 کی طعنہ زنی کس سی مالیدہ دہن پر نہیں
 چھن جاتا زانیکا جگر تیر مفرہ سے نہیں
 دل شہید ہے شعلہ رخسار صدم کا نہیں
 رونے کا سوے پر بھی ہے سلسلہ یارو نہیں
 آفت زدہ کا رنگ بد لجاتا ہو غم سے نہیں
 عشق مفرور یار میں دل رستہ ہو تنگ نہیں
 اطلس کا شلو کا نہ ہیں اسے درکیتا نہیں
 دے ربط کے احکام جو ای رشک قوتو نہیں
 عقدہ نہیں کھلتا ہوا تری نان کا کاپر نہیں

فتنہ ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا
 گشتی باغ میں آسمان کی بادشاہت
 میں ہو کہتا ہوں کہ ہوں تشنہ لب
 تھکے گردن کی مری وہ گلابی
 چاہ میں نہ ہوا ہوا ہوا ہوا
 یہ خوشنوں کو کوئیں میں جھکا ہوا
 کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو

غم سے ہوتا ہی ہوسینہ کہتی پنچم کاجاک
کڑوی ہو جاتے ہیں بوسونپہ لب شیریں
خط کے ہو رنگتون کا ای گل زمینہ کا
ادیکھ کر شیخ بکف مینہ یہ دلبر سے کہا
بولا وہ غصہ سے سنہ ڈال گریبان میں
اسیے اوچھونکی خدا چاہیو اے نہ بھی
کہتے ہیں دیدہ ترین ہرے انکسٹن
شکوہہ چنگ اڑا ستے ہیں تاجل علیہ
دہائی انگیا کی دہ پھر کا کہ چمن چوچیا
کیا تجھ یا ہی اٹھیں آج ہن سینا
باتیں سنتی ہیں شب و سول کی درپردہ
بعد مردن بھی گوارا نہیں عاشق کا درد
چرخ سے ابر کے کلون کے کہیں ہو بد
چھپتے ہیں مجھے درپردہ شب و سول
جبکہ زہرہ جبین کرتا ہی توقوف

کونستانتینولس کے پادشاہ نے
 ایک عظیم الشان جنگ لڑی
 جس میں وہ اپنے دشمنوں کو
 شکست دے کر واپس لوٹا
 اور اس کے بعد وہ اپنے
 ملک میں امن و امان کا
 سلسلہ قائم کیا

[illegible]

سید احمد علی بن بچاؤن ہوا
اسکی لکھنؤ میں پیدا ہوا
مسترد دیکھ گئی تھی اندھا کرکٹ
جل کے گل کاؤن گان کا ای شکر سیرا لکھنؤ
خیر چہاں کے ہاں یوں عشق میں دھوکا
پلپلے کو نہیں جھپٹ قرارا لکھنؤ
نچو آئی نہیں پہلو میں کبھی گل
کیا کھلتا ہے جواراں زارا لکھنؤ
نظر نہیں کرے نظر آگے جس میں سے
اشک بھلا باجو وہ رنگ بھرا لکھنؤ

وہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ وہ ہر شے کی طرح
 نہ ہو بلکہ وہ ہر شے کی طرح نہ ہو بلکہ وہ ہر شے کی طرح نہ ہو
 نہ ہو بلکہ وہ ہر شے کی طرح نہ ہو بلکہ وہ ہر شے کی طرح نہ ہو
 نہ ہو بلکہ وہ ہر شے کی طرح نہ ہو بلکہ وہ ہر شے کی طرح نہ ہو

<p>کہ پیسے جاتا ہی ہر عاشق ڈار آگے نہیں مویا بند ہے اسے باد ہوا را نکھو نہیں باغ عالم کے گلونکے ہی یہ عالم نکھو نہیں بابلین رکھتی ہیں زکس کو ہزار نکھو نہیں</p>	<p>کھوت مہربت کا ہر شاید کہ وہ ہر شے کی طرح نظر نہ دیکھتے نہیں چہرین زکس چہرین بل چکے خاک میں پراتن زار اسے بلبل دید بازی ہو جو انان چمن سے کرتے</p>
<p>دفع کر کے مجھے رویا نہ آمانت کوئی اشک بھلائی مگر شمع مزار آگے نہیں</p>	

<p>یہ عندلیب کے مانند کس چمن نہیں وہ بات کوئی ہی جو ترسے چمن نہیں ترخ اسکا دلف میں ہو چاند گیس نہیں مٹی ایک جان ہو اسدو بھی قصہ نہیں یقین جانو کہ مردہ مرا کفن نہیں کہ تار اشک سوتا رہے چمن نہیں گلے میں طوق ہو اس پون گیس نہیں یہ مشک وہ ہو کہ جو کشتور نہیں شمیم وصل میدان گلبد نہیں</p>	<p>دل اپنا گلبد فون کے کب نہیں نہیں ہنسنے شگفتگی شیرین زبانی کم سخن تم اسے بہنو چلاتے پھرتے ہونا در سے نہ دل مرا کس طرح گور کے گھین لیا جہازی یہ یار و جو کوئی یار کا نام جگر کے چاک میں ہم کر رہے ہیں رز کے نو چھپے جو دم سے گردن دہانی جو شکم کے زلف معبر وہ مجھے کہنے لگے لی شباب سے بوسے فراں آتی ہے</p>
--	--

۹۱

وہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ وہ ہر شے کی طرح
 نہ ہو بلکہ وہ ہر شے کی طرح نہ ہو بلکہ وہ ہر شے کی طرح نہ ہو
 نہ ہو بلکہ وہ ہر شے کی طرح نہ ہو بلکہ وہ ہر شے کی طرح نہ ہو
 نہ ہو بلکہ وہ ہر شے کی طرح نہ ہو بلکہ وہ ہر شے کی طرح نہ ہو

کبھی

پایان زمین کی کانوں کا گنگا بسا رہا
 زمین کو زمین سے غالی میں پیکاروں
 کرنا ہوں زمین ایک طرف میں دیکھوں
 فوجی عطا کیے ہیں خدا نے ہر ایک کیلئے
 پوری جہاں میں اس کی کائنات میں
 اور زمین پر زمین سے غالی میں پیکاروں
 اور زمین پر زمین سے غالی میں پیکاروں

بہت سے ہیں ہنسی میں ہم تو وہ کیا کرتے ہیں
 ہمارا کار و سراج اب کیوں چھوڑ کر گئے ہیں
 کہ اس میں وہ قہر پر سرکش نہیں آکر تھے ہیں
 خاصا ماتھے اٹھاؤ ہم تمہارے پاؤں پر
 بساتے ہیں وہ جیتے شکر گھر لاکھوں گئے ہیں
 پچھائی ہوئی جیتے جی تو تھوڑے ہوئے ہیں
 وہ جیتے کل اور اتنے ہیں تو سب کچھ ہوئے ہیں
 ہو اجب تیر ہوئی ہو تیرنگاں پسین لڑتے ہیں

کبھی دوسری ہیں کہہ گالیان دیتے ہیں
 جیسے اس سے پکڑو گنا تو چین آجکا ماتھے کو
 نہ کیوں نہ کر چلیں جو سن فامت لیل عالم
 نہیں اچھا ہوں عالم کا نامندی کل
 لگا کر عطر عالم کو ہن کرتے آپ سے باہر
 وہ ہنسی میں جو مجھ پر شکستے ہیں سب کے
 حد کو کتنی ہیں ہنسی ہوش اور تھے میں تیرے
 ہر اک کہتا ہوں پہلے سر فرما ہوش میں پر میرا

جگر ٹکڑے ہو غم سے دیکھیے کیا توڑ ہو اسکا
 امانت پر وہ اندازوں کے ٹیڈ جب جوڑ پڑے ہیں

ہو جائیں شل جو دوستو مجھ خستہ کن پاؤں
 شتاق خستہ کے ہوں نہ طالب جہنم پاؤں
 بزمندی ایسے سرخ ہیں اس گلبدن کے پاؤں
 پھر شتاق پر زہن دے مرغ جہنم پاؤں
 آؤ جانا ہر خونین بدن پر سے کس طرح

ہو جائیں شل جو دوستو مجھ خستہ کن پاؤں
 شتاق خستہ کے ہوں نہ طالب جہنم پاؤں
 بزمندی ایسے سرخ ہیں اس گلبدن کے پاؤں
 پھر شتاق پر زہن دے مرغ جہنم پاؤں
 آؤ جانا ہر خونین بدن پر سے کس طرح

پایان زمین کی کانوں کا گنگا بسا رہا
 زمین کو زمین سے غالی میں پیکاروں
 کرنا ہوں زمین ایک طرف میں دیکھوں
 فوجی عطا کیے ہیں خدا نے ہر ایک کیلئے
 پوری جہاں میں اس کی کائنات میں
 اور زمین پر زمین سے غالی میں پیکاروں
 اور زمین پر زمین سے غالی میں پیکاروں

جو کلمہ درون پھر نے گلے گلے گلے گلے
 جو عضو ہر سو خدا کو نازک و شک
 رنگ نہانے اس کو جو اہر سا کر دیا
 آئی بہار پیٹ سے نکلتے جن کے پاؤں
 چیتے کی دی کر اویں نے ہر کج پاؤں
 یا قوت کے ہیں ماتھے عقین ہیں کے پاؤں
 ثابت قدم رہا جو امانت کیا کمال
 کانپے کب اس میں میں کب اس میں
 چاند میں ہر داغ روئے بار پر کمال نہیں
 اوٹھیں سنگ سے سینہ میں اپنا دل نہیں
 ماہ نو بڑھتا ہر شب اور ہم گھٹتے ہیں روز
 دو در قلیان کے عوض ٹھٹھا ہر اسم نہا نہیں
 پاؤں ناز کے کھینچے جاتے ہیں سو ورنہ
 باغ عالم کے صیون میں نہیں رنگ و فا
 افرشتہ خصلت زہرہ جبین ہیں پرفیہ
 داغ ہیں اس پند کے اس جان بہر چشم بد
 مست ہیں جام و عرفان سوزا ہر نہایت
 دیکھ کر گشتوں کو دل ٹپا تو یوں ہلا دیا
 ناقص سکے سامنے کیونکر صبر کا نہیں
 سل کی جاری ہو چھ تیرے میرے حال نہیں
 عشق ابرو میں کوئی اٹی طرح کا نہیں
 حسن محفل میں ترے ام صاحب محفل نہیں
 تیرا احسان فیس پر ام صاحب محفل نہیں
 اس گلستان کا کوئی گل دید کے قابل نہیں
 دام زلف اکھام از قید چہر باہل نہیں
 گورے گورے منہ پتیرے گلے کا نہیں
 کو شاہ شیار اس منہ سخا نے میں غافل نہیں
 مسلخ فضا ہے یہ کو چہ قاتل نہیں

[illegible]

سود خفہ میں چرخیں تیان کی حرکت
 زنجاری چھبہ لگی ہے گلابی مسکات
 پھونکا نسیم صبح شے کیا گل سے کا
 ٹھہرانہ کوئی غیر تر سے استخوان پر
 پڑ پڑ کے رو پھول کھلاتے ہیں پائیز
 ہوتا اگر نہ چاند کا داغ آسمان میں
 کس گلاب نے چشمان میں سری نہیں
 آنکھوں کے پردے پہ سینے کے مسکات
 سورہ یہ آیا ہے مر سے یوسف کی نشان
 کچھ کہتی ہیں وہ بالیان بھبھکے
 عاشق کوی پہ آن بنی ایک آن میں
 تیشہ رکھتے ہیں ہنر گلابی مسکات
 تین زمین جسے زمین آسمان میں
 ہاں رہے موثر کی مر سے سانس میں
 لگا گلاب کا اینی رو کا ہوا

دشت ہر دل کو حلقہ گسیو کے دھڑپا
گر دوں جس تجھ سے گل شہ جہانیں
بیل ہزار گل کے ستانیں ہے ایک
تلوار کی سب آئین سے سیاب ہو گئے
کیونکہ باغیوں سے لگا وٹ کر ہے وہ
دیتا مثال میں فلک حسن و عادت سے
تیر و نیک دلیں ناخن غم سے پڑی ہوئی
ہر پل ہر سینوں سے نظارہ بازمان
خط سے کرے مصحف عارض کیوں غور
بیکل کرے نہ خرمین دل پر الہی نصیب
غزے تھمارے دیکھنے پایا نہ دو گھڑی
برسات میں دکھائی ہر کیا رنگ بکشتی
معصر ہر اک ہلال تو ناقص ہے وہ کمال
مگر گناہ آئے مشک تو بولار واق چشم
ایں لکھ و سن تکاہت میں ہے ہر

ہر روز بوسہ شان کی گدے عرفان میں
 ہر آنکھ کی دکھانے جو یاد آئی ہر جسم یار
 ہر نفس کی ہمارے لگ گئی ہیں شکی کے تھن
 ہر صوفیوں کے خطین جو اس کو کھین
 ہر تار کو تریا ہوا اس میں کو کھین
 ہر کوئی جی آفتاب برآں چرخ ہر
 ہر شمع کا کاکل گھر نالگی کے کان میں

۶۴

و نیات سے گور امانت رواں
طریقہ وصال با سبھی خالی کا نہیں
سیر کا ذلیلہ پیشا طیبہ یار میں
ہم عصر در کاز دست مردم بیار میں
نہ تروائی نہیں اب اختیار میں
اللہ ہی مدد دے سب میں

[illegible]

ایک روایت میں شوق کے نکلنے کو دیکھنا
 دیکھنا تو میری لاس کو ایک گاہ کے گاہ میں
 ایک روایت میں شوق کے نکلنے کو دیکھنا
 دیکھنا تو میری لاس کو ایک گاہ کے گاہ میں
 ایک روایت میں شوق کے نکلنے کو دیکھنا
 دیکھنا تو میری لاس کو ایک گاہ کے گاہ میں

ایک دل کی مراد میں ہر پہر روشن
 بڑھ کے وہ الفیہ سے ہستی کو مار
 جھانک میں شمعیں گہل کر دم روغن
 پلکین قاتل کی جھٹھے عسی کی سوز
 دور کر موحین رخ دریا پہ نہیں
 ٹھک تھی ہر آنکھ زلفین مار نہیں
 ہریان بل کھائے تا خون نہیں
 پتلیاں آنکھوں کی دھو دھاک نہیں
 سیلا کی دیو لیاں چہرہ پر نہیں

چوکیان درگاہ میں جھستے ہو ہر دل غیر
 حسن بوزی پر خدا کی مار ہر او گل غیب
 ہونٹ پڑے جو اس کی گرمی صحت رت
 دوشہ زخم جگر آنکھوں کے بوسے سے
 آیا ہر غسل ساحل پر جو وہ پردہ نشین
 راہ سرن یار میں اپنی گئی جان اور اٹ
 مرے بھی اعضا ہوسے عشق تانمیر نہیں
 ہم تصور میں یہ روستے آہستہ ترسا کے
 بھڑکے چپک میں جو شہ کو آتش زخماں یار

قد و بنا سے ہر کوئی زبان و کام
 ایک روایت میں شوق کے نکلنے کو دیکھنا
 دیکھنا تو میری لاس کو ایک گاہ کے گاہ میں
 ایک روایت میں شوق کے نکلنے کو دیکھنا
 دیکھنا تو میری لاس کو ایک گاہ کے گاہ میں
 ایک روایت میں شوق کے نکلنے کو دیکھنا
 دیکھنا تو میری لاس کو ایک گاہ کے گاہ میں

اداس کی آنکھوں کا تصور تھا جو نہ کام قضا
 ہریان سرمہ امانت میردن نہیں

چادر کفن کی قطع ہو دریا پاٹ
 کیا پاؤں درویش کا دیو نیلے کا
 کیا چھلیاں تڑپتی ہیں اکھیاں گہ
 کشتی لمبیٹ دیکھ دیکھ کے بار

دو باہوں چاہ میں انگلیاں گھٹیاں
 اس شلے جو یہ بنتے ہیں باز دلا
 دل عاشقوں کے ہیں ترے سینہ پہ
 تیغ جہانزی اس کو تکلف سے بھیجی

دار فانی میں ملک کے بانی ہیں
 سولی کی ہر شے یہ دیکھ کر کی بات ہیں
 جیسے بوسہ اندون جو امانت کی بات ہیں
 کھلے نہ سیکھ لیا شہید کی بات ہیں
 چہرہ نیک کو دل کو ہر شے کی بات ہیں
 جیسے بوسہ اندون جو امانت کی بات ہیں
 کھلے نہ سیکھ لیا شہید کی بات ہیں
 چہرہ نیک کو دل کو ہر شے کی بات ہیں

ایسا جب جو عشق میں مبتلا ہو کر
 دیا بین و دیباہوں کوئی جانتا نہیں
 بلا طلیب و بیکہ کے پیار عشق کو
 دیکھتا ہے جس کی جہان بین نہیں
 دیکھتا ہے جس کی جہان بین نہیں
 دیکھتا ہے جس کی جہان بین نہیں

جی میں آتا ہے کلو اون تھاری
 بند ہو گئی وہ سو پر بھی ہمارے
 غم میں جس کی نگاہ کے ہیں کرہین راز میں
 اچھوٹے ہو گئیں اس تیغ سے عاری
 اے سوئے ملکیم آج سہ ہاری
 عین گلزار میں ہی ہیں ہاری
 وہی ابرو ہوں عینہ وہی ہیں

یہ گھوڑا جو سے شب کو تو بولا ہٹ کر
 حال کھجائیگا اسے سرت ویدار تر
 لاکھ پر آنکھ پڑی پر نہ وہ آنکھ کوئی
 جب نہ طرکی تو پڑا ابرو خدا رین بل
 فتن ہو اب تو ترے عشق میں دیا
 دیکھا کرتے ہیں کسی کے رخ نگین کی
 کھینچ دے یا کاندھ شائے ایسا مانی

۶۷
 زخمی کا زخم گلاب دیکھ کر
 بلغمین صورت ہو فونم آنکھوں سے جاری
 دم پر اسے پھر نی سے باد بہاری اندون
 اسے کہتے تھیں کہ یہ قاتل میں لیجنا ہے
 دشمن اپنا کر رہا دو ستاری اندون
 بھولی بھولی شکل پر دل تیرا جانا ہے
 کیا ہی صورت ہو گئی ماری بی بی اندون
 دنوں میں کھلا دل میں دل کا بھار
 اہٹ دکھار میں سرت کی لای اندون
 عشق کے آواز سے لڑو کیا ہے بھار
 شکار ہوا میں عانی جاری اندون
 شکار ہوا میں عانی جاری اندون
 شکار ہوا میں عانی جاری اندون

دیکھا زکس کو نظر میرے امانت پھر
 آگئیں یا دچمن میں جو تھاری
 دل کا تھپہ پائے گل تر قبل نہیں
 باتیں بتاتے ہیں وہ ہیں لے کے مال فر
 کرتے ہو عاشقونہ ستم جان جان کر
 ناحن گلے لپکے مناتے ہو ہر گھڑی
 انسان تو کیا فلک کی شہرتی نہیں
 ایسے مزے چکھائے غم حیران رہے

کس کو ریا من ہر میں تیری ہوس
 سچ ہے کہ نفسی میں کوئی گشت نہیں
 واللہ اے تو تھیں فونم خدا نہیں
 ہم زمیت سے خفا ہیں کسی سے خفا نہیں
 غور شید ہر زمین پر ترانقش نہیں
 واللہ دل لگانے کا اچھے صلا نہیں

اچھے نارے نکلتے ہیں شرارے گھڑیں
 میدان کا دن ہی زیادہ ہیں سگڑ گھڑیں
 آسمان کا ہر گمان سب کو زمین پر آیا
 ہوں وہ دیوانہ سیلانی قسم مان جو کرنا
 چاند باہر رخ روشن پہ کیا پہنچے تار
 داغ رخ سینہ پہ ہر دل میں ہر یاد دندن
 یک بیک سب کو جو رہ رشک مگر اکلا

آگ لگا کے کسی دن نہ سہاگ گھڑیں
 راجہ اندر کا اکھاڑا ہی سہاگ گھڑیں
 تیری پاؤں کے گرتے ہیں سگڑ گھڑیں
 تخت پر یوں کیے صبا لاکھ آمارے گھڑیں
 تار سے صد تھہرے دھڑ تھہرے آمارے گھڑیں
 چاند دروازے کے باہر سے سگڑ گھڑیں
 چاندنی کھل گئی فوراً اسے سگڑ گھڑیں

سب امانت ہی ہی پوچھتے ہیں صبح صال
 چاند اتر آیا تھا کیا شب کو ٹھارے گھڑیں

دہم دھار الجھتے زلف میں ہوتی کے چھانکڑ
 تھکاری گدیو دیکھتا ہے ہاتھ کوڑا لہن

[illegible]

ہوا کہ بے شک موت کا ہاتھ نہ لگا رہا میں
 عشق دہان یار میں دل سے حقان پر
 عشق کا یہ لگا ہوا ہے میرا تو آدم میں
 چو یا نہیں ہنکے سوا صبر لگاؤں
 بے پروا کی گئی تھی رفت میں تیرا
 چو چلے گا دل تیرے نظر سے ماہ میں

ناصحا عشق کے دریا ڈراتا ہو کسے دیدہ تر سے جو رومال کا گونہ ہٹ جا پھیل چھڑی قبر پہ وہ چھوڑے آئے شہنشاہ آگیا میں جو قفس سے تو پکارا صیاد خون سے ہو دامن گرد و نوح قاتل شہنشاہ	دل مرا ہر وہ تھا ور کہ جسے کہتے ہیں موج زن ہو وہ سمندر کہ جسے کہتے ہیں لائے پھولوں کی وہ چادر کہ جسے کہتے ہیں ابکی کاٹوں وہ تری پر کہ جسے کہتے ہیں ایسا ترپوں تیرے خنجر کہ جسے کہتے ہیں
گھر میں کس آئینہ رخسار تے رکھا ہو قدیم آج امانت ہو وہ شہر کہ جسے کہتے ہیں	
دو راؤ آنکھ کو نہ صنم عین ماہ میں دیکھے جو دانت اس دریکٹا کی راہ میں آمد جو اٹھ ہی کی ہوئی صید گاہ میں پڑتی ہو آنکھ شعلہ شعلہ پہ راہ میں ہر دل غریب یہ ہماری نگاہ میں تاثیر دے خدا جو مرے دو آہ میں دیکھا جو اتنے مر گئے ہم عین ماہ میں خون یہ گیا پھوٹے ہی قاتل کی راہ میں	موج آئی ناز کی سے نہ پاؤں نگاہ میں موتی پر دئے چشم ناز نگاہ میں آنکھیں بچھاؤں آہو سن عین ماہ میں روشن سے گیند یار کی تار نگاہ میں تیرے تری دقن میں کہ یوسف نا جاہ میں کاجل لگاؤں دیدہ خوشید ماہ میں تیر قضا کا توڑ ہے تیر نگاہ میں خنجر مرے گلے سے ملا عین گاہ میں

دل سے نکلا لوٹ گیا تیرا
 چو چلے گا دل تیرے نظر سے ماہ میں
 چو چلے گا دل تیرے نظر سے ماہ میں

وہ ہوں تجھ قسمت پر گرجا ہی پھر کہنے کی
 وہ کافر ہوں کہ سب میرے منہ کا پڑھتے ہیں
 چھپکتی آشناؤں کی ہیں آنکھیں بے چرخ
 عدو پروردہ ہوں طالبِ عقد جان کا ہر گھر
 سرانیا کاٹ کر رکھ دوں آمانت دستِ دشمن
 یہ طوطی نمک سچی بول اٹھتا ہی نہ ہر وقت
 سکندر آئینہ داروں میں خطا بدارتی
 ہوئی چہرے کی صورت و نمونہ کی گساروں
 شرابی راہروں میں سستی ہوں بد عواروں
 لپٹ ہوا جو انسان چن چہی کے تاروں
 گھون میں غاروں سے غلیظ بولوں غاروں
 رکھی ہیں تھانِ حاضر جامدانی کے پٹاروں
 دل اپنا کلمہ پڑھتا ہوئی کاجی سے یاروں
 گدھے خاص ہیں بے تربت ترے گدگدازوں
 صفیر کی کیسیت کپار وہ کھیلانہ یاروں
 نہی بیان وضع بدوہوں سینک اور وضو
 صد گدو دھان ہر سیاہوں میں گھسٹن
 بھلون میں ہوں براہین اور بدمنوں کی گھسٹن
 گزی کی بھی ہوگی چادر اکھند و تیغ ہوگا

رودیف واو

باغِ عالم میں دلا محو رخِ جانانہ ہو
 خصلِ گل میں رات دن بس ہم ہوں اور نیچے
 عذیبِ س گل کا ہوا س شمع کا پر دانہ
 ساقی ہوں ہی ہوشیہ ہو پیہ نہ

۷۲
 کونول وشت زده اشتهاء تو دیوانه
 تن من لعلک ایستاده ایستاده
 باغچه من لیون چو گنجی شالی شاه
 چو کھا اچھی ہم بستون کو درستی
 شسته ہو اپنی بل بین باغچه من پانہ
 عالم وشت من ان بن آفتاب من فل
 ہا من لیو سے درختون تول دیوانہ
 ستا نیاست کت من غیا کا
 دل من کیو لطف کا
 حال من

محبوبان کے لئے یہی حق ہے کہ
 جس وقت تمہارے لئے حق ہو
 جس وقت تمہارے لئے حق ہو
 جس وقت تمہارے لئے حق ہو

تمہارے سن کی گونگنہ اگلا کم نہیں ہے
 سحر کر دھل کی دیکھو تڑپیں میری تڑپ
 دل چشت زدہ اپنا جو مست جام تھا
 جو کھائیں نہ مست دنیا کو ہم دل بے حال تھا
 ترے کوچے میں اگر عشاق کو حال تھا
 نہ کو نکر ویکہ کر تملو بشر کی غیر حالت ہو
 پھرین کوچے میں ہم اغیار سوئے تاسکے تین
 جلائے ہو مجھے اغیار کا رکھتے ہو دل ٹھٹھا
 مزا ہم وصل کا لوٹیں قیدیوں کو چڑھے لڑو
 نظر آیا نہیں ایسا کوئی مشوق آنکھوں کو
 درازی ہجر کی شب کی فروغ رور محشر
 یہ بہر ہی کب آفرید رو لازم محفل
 مقابل چہرہ روشن سے اسکے ماہ ہوتا
 اگر وہ بادشاہ جس جاو قصرتن اپنے
 ہم اس مشوق پر اپ ہو گئے عاشق میں

پری ہو جو ہو رشک تم ہو طلعت ہو
 صد انقارے کی ٹیکو صلا سے کس طاعت ہو
 اچھی منیا ہو جا اگر کسی ہی فحلت ہو
 اگر توک زبان پر چاشنی ترک لذت ہو
 حسیں آباد ہو جائے شہیدوں کی زیارت
 غضب ہو قہر ہو آفت کا نگرا ہو مینا ہو
 ہمیں کلیف ہو آسمان غیروں کو رحمت ہو
 کہیں رون غضب ہو کم کہیں باران رحمت ہو
 بخارا اپنا کلجاسے جو آنکھوں کی شدت ہو
 نگہ غمرہ کی ہوناز واد او ہونان ویکہ شدت ہو
 کہیں پیدا خدا را جلد اسے صبح دیا ہو
 بھرن ہم ٹھنڈی سنیں غیرتے کو گرم ہو
 بزمگ مہر اسلی بھی آنکی زرد رنگت ہو
 ہر اس تصویر کو سکتا ہو آئینہ کو صیرت ہو
 غایت ہو کرم ہو لطفت ہو مہر رحمت ہو

۴۳
 بلبلین کا دوسرے صل میں لینے میں
 فراغ عشق کا کہتے ہو بی بی عیادت ہو
 سوال ہو سہو کو امی مشوق سے نہیں
 خاوت ہو عطا و فیض ہو پیش ہر نعمت ہو
 نہ کیوں آنکھ اوٹھا کر قائم ہو خواب کیاب
 دوسرے کا رجون سے جو جو مانی کا غفلت ہو
 وہ مہر اسے لایا گزیر ہو ہونور سہل سہا

کلیان تیار کیا دینے میں
 کیان تیار کیا دینے میں
 کیان تیار کیا دینے میں
 کیان تیار کیا دینے میں

ہر کس کا دل ہر کس کے دل میں ہے
 ہر کس کے دل میں ہر کس کا دل ہے
 ہر کس کے دل میں ہر کس کا دل ہے
 ہر کس کے دل میں ہر کس کا دل ہے

مسلمان یار نے شاید کیا ہو فضل مند
 صریحاً ہے خطا شک خن کی ہو جو گیسو
 برابر پیشنا قرآن کو کب لازم ہو بند
 کہا خبر کر کو تیر قد کو تیغ ابرو
 رہو دل پر پریشانی کہیں بہن جو ہو
 ہنسنا یا دام میں صیاد ورم کر کہ ہو
 نہ نگہیں بلبلین پہر کی پہر ایشی ہو
 کیا تیر جیاسے نہ نفعل برگ بجا ہو
 قلم گلزار میں بیت بنایا شخ شہو
 چاکر پان عاشقی کی لمحہ پر خم گرو
 نہ چوڑی گاہو جو کمت دیکھ پہ پلک جہا
 خدا فضل سے تو اطلسم سحر جادو کو
 شب فرقت میں خالی دیکھتا ہو جیکو
 نہ دیکھیں آنکھوں سے کہ ہم کبھی سوز ہو
 نہ دیکھنا عمر پر سن کی گہنی نگہوں سے آنسو کو

تلاوت مصحف عارف کی ہے خالی سید کو
 گنہ جو صا آئینہ و نسبت میں اگر کو
 ہٹا لو مصحف رخسار سے نہ دیکھو کو
 سراپا میں قاتل کا کیا اسطر حیرت
 نہ خاطر جمع ہو اپنی کیسی گلزار عالم
 تصور چشم جانا نکاشہ نہ آنکھ سر و کا
 تری بلبو کی نکمت جو ہو جو محبت میں
 لگا یا بات تیر جی غش آیا شرم کر مار
 دم گلگشت کی نوزن جوح گردن جانا
 بین پیدا ہو سنگ قبر کھل نہ جانی
 برہمن کو نہ درہ آری ہاتھ اپنا دیکھا
 قریب ہوت تری آنکھوں کا ہر کس کی
 مری آنکھوں میں پر جاتا عالم کج قد نا
 رہے گردیدہ ترین تصور قد زور دن کا
 رنگ گل سدا خندان با گلزار عالم ہر

ہر کس کے دل میں ہر کس کا دل ہے
 ہر کس کے دل میں ہر کس کا دل ہے
 ہر کس کے دل میں ہر کس کا دل ہے
 ہر کس کے دل میں ہر کس کا دل ہے

ہر کس کے دل میں ہر کس کا دل ہے
 ہر کس کے دل میں ہر کس کا دل ہے
 ہر کس کے دل میں ہر کس کا دل ہے
 ہر کس کے دل میں ہر کس کا دل ہے

ہر کس کے دل میں ہر کس کا دل ہے
 ہر کس کے دل میں ہر کس کا دل ہے
 ہر کس کے دل میں ہر کس کا دل ہے
 ہر کس کے دل میں ہر کس کا دل ہے

[illegible]

چشمی بین سستی ہے کہ خطہ نصیب
 جانچ چھپی تھارے کمان کی بلا ہے
 جانی کو دے کے گالیان کہنے کا شوق ہے
 ہوش شہید ناز کا بے خبری ہے
 ہوش چہرہ سرگین کا ہوا ہے نصیب
 ہند کی کسی نے توڑین تو چلین بلبلین
 جانتے پائے اٹھ کے توڑ دیا ہے

اس تیرن کے جہنم اتلی چلی ہے
 سونا ہا جسے حق میں دلا بیلا ہے
 شیرین لبون کے عشق میں تیرن بند
 الفت کی چاشنی کا امانت فرما ہے
 دینے نہیں جہان خزان دہسا کر ہے
 اپنی زبان میں کہتی ہے بلبل پر ہے

یہ بات کا تھا کہ تیری ہزار کھنکھ
 وہ بات کیجئے کہ رسب یا دگار کیجئے
 دودن کی زندگی کا نہیں اعتبار کیجئے
 کی غنچ لب کی باغ میں آرسب کیجئے
 گہواری پھر رہی ہے تیرے سوا کیجئے
 گل کھلے لالہ دیوان سے نیکی کیجئے
 ہون کا پستہ تیرے سوا کیجئے
 دل میں نہیں کسی کی لڑ سے نیکی کیجئے
 دل میں نہیں کسی کی لڑ سے نیکی کیجئے
 دل میں نہیں کسی کی لڑ سے نیکی کیجئے
 دل میں نہیں کسی کی لڑ سے نیکی کیجئے

قیامت میں چلیگا باکھن ہرگز دے نذر
 جو شیر باہر گامس ہے جایگاہ باجہ کو
 علی کا نام دل پر نقش رہتا ہر امانت کو
 بگین قلب پر کندہ کیا ہے اسمِ عظم کو

روایت

عشق بتان سے پوچھ نہ ایدل کہ کیا ہے
 کہتے ہیں سب مجھے کہ بڑا بیوا ہے یہ
 اچھا ہر روز ہجر نہ فرقت کی شب دلا
 کہتا تھا دل سے میں کہ نہ عاشق ہوا سپر تو
 تصویر کیا ٹھہر سکے اس رخ کے سنے
 شاہِ حسن کو دیکھ کے بولا یہ مجھے دل
 کیا نہ ہے اپنے چہرے میں آیانہ اک پیر کی
 کیا دکھاتا تو پراپر شاہِ جگر مجھے پیر
 دل سپا جاتا ہے آنکھوں پر پیری ہی چھو
 چرخ کے دوڑین کہوں جو دوا کا شکار
 مر گیا عشق میں سید نے قن جانا نہیں

تیرا دل نہیں جھٹکا دقت میں نہ رہا
 دل میں نہیں کسی کی لڑ سے نیکی کیجئے
 دل میں نہیں کسی کی لڑ سے نیکی کیجئے
 دل میں نہیں کسی کی لڑ سے نیکی کیجئے
 دل میں نہیں کسی کی لڑ سے نیکی کیجئے
 دل میں نہیں کسی کی لڑ سے نیکی کیجئے
 دل میں نہیں کسی کی لڑ سے نیکی کیجئے
 دل میں نہیں کسی کی لڑ سے نیکی کیجئے

[illegible]

دیبا کے دانتوں میں ان کی بڑی ہر دانا
 شہزادوں نے عاشق کی جان بھی لی
 دیبا کی ہر دانتوں میں ان کی بڑی ہر دانا
 شہزادوں نے عاشق کی جان بھی لی
 دیبا کی ہر دانتوں میں ان کی بڑی ہر دانا
 شہزادوں نے عاشق کی جان بھی لی

دم میں نکال دیتے ہیں زلف تباہ کابل دولت خدایہ پرست لٹائیں جو فقر کی سوچی سزا وہ زلف کے چھوٹے پہ دور دریا پہ آفتناؤں میں رہ جائے آبرو گن گھوئی تباہ کو یار نے چوٹی قریب سے	آفتناؤں کو بھی خدا نے دیے ہیں بکارت پہلا میں بادشاہ بھی آگے لگا سکے تھا پہچا ختن میں کات کے اہل طاق کے تھا چھینٹا لگا تھے مرے منہ میں بڑا کے تھا باز دھڑکا کچھ جچ پہ کیا جیسا کے تھا
ذلت کے در سے لڑنے امانت ہی کاؤں کا عزت مری ہے مشن تباہ میں ملے تھا	
رویت یا کے تھانی	
جہان میں زہرہ نغمہ ہے وہ غیرت لیلی کہو نہیں کیونکر اسے چودھویں رات کا چنا نیکے گارنگ طلا کی کا حال خط میں جو ہوا نکھار تو میری نہانے بوجھیں بات دل آہو وں کا ہوا پس کے رشتہ کے سر نہیں جو عاشق صادق ہیں جلوہ کو کسی نے ماتھے لے کر زہن ہوا کوئی	تہاروں بنگے مجھ کو جو دیکھ لیلی نقاب سے جو اٹھی تو چاندنی پہیلی بھر دنگا شریفوں سے میں ڈانگ تھیلی بدل کے پیر میں آجلا نکا کی مسیلی تمہارے آنکھ کے کاجل کی جب خبر پہیلی کہا زبان سے مجھ کو نے کیوں اپنی زمانے میں مرے مرنے کی جب خبر پہیلی

شہزادوں نے عاشق کی جان بھی لی
 دیبا کی ہر دانتوں میں ان کی بڑی ہر دانا
 شہزادوں نے عاشق کی جان بھی لی
 دیبا کی ہر دانتوں میں ان کی بڑی ہر دانا
 شہزادوں نے عاشق کی جان بھی لی
 دیبا کی ہر دانتوں میں ان کی بڑی ہر دانا

دیبا کی ہر دانتوں میں ان کی بڑی ہر دانا
 شہزادوں نے عاشق کی جان بھی لی
 دیبا کی ہر دانتوں میں ان کی بڑی ہر دانا
 شہزادوں نے عاشق کی جان بھی لی
 دیبا کی ہر دانتوں میں ان کی بڑی ہر دانا
 شہزادوں نے عاشق کی جان بھی لی

[illegible]

چو بخت بختی سنانی است عشق شمع
 بر کس لب و بار کی کبیر آدمی رگبندی
 بنی بر لب و بار کی کبیر آدمی رگبندی
 بنی بر لب و بار کی کبیر آدمی رگبندی

<p> غل مجاہدے کیون نہ برہم ہو سکے وہ جہاں میرے زخم دل نے دکھلائی جو تائیرین قبر کے اوپر لگایا نیم کا آنے دست طول دیکھو بال شمشاد نے باندھی ساری آ یار نے یو کے خط نسخ پر رکھیں طبعین فقط ہو گیا منصف بنون کا جبکہ جھوٹا نام کب تک کاٹیکاسراہ جھیرہ چھان پھٹ گیا دل آج دست اندازی اچھا دشت پانی میں مجھ و مٹی کے جھکے کتنا کام میرا آسکی تا دیکھ نہ جب پورا ہوا میں کندریون ہوا و دگرے تیغ یار حال دل سارا نہ شب کو کہنے پایا یار عالم رویا میں دیکھا وصل کی بوسہ ملا پھر دگر سر مر گیا شیریں کے غم میں کون ناتوان وہ ہوں کہ سارا خط نہ ہو سکے لکھا </p>	<p> بال شکر زلف کی زنجیر آدمی رگبندی ماتھہ میں سفاک کے شمشیر آدمی رگبندی بعد مرنے کے مری تو قیر آدمی رگبندی پر شب زلف بت پسیر آدمی رگبندی اس کلام اللہ کی تفسیر آدمی رگبندی ایک دن میں قیس کی جاگیر آدمی رگبندی شمع محفل تو اسے گلگیر آدمی رگبندی ماتھہ میں میرے تری تصویر آدمی رگبندی ایک دن میں پاؤں کی زنجیر آدمی رگبندی سو کے میں آہ و بے تیر آدمی رگبندی ٹوٹ کر جیسے گلی تصویر آدمی رگبندی نیند اسے آئی مری تقریر آدمی رگبندی ہو کے ظاہر خواب کی قبیر آدمی رگبندی بیستون پر آکے جوئے شیر آدمی رگبندی ماتھہ سے چھوٹا ظلم تحریر آدمی رگبندی </p>
---	---

دست خاتم ہونا ہو گا سکان یہ
 دستان خاتم ہونا ہو گا سکان یہ
 دستان خاتم ہونا ہو گا سکان یہ
 دستان خاتم ہونا ہو گا سکان یہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

نعلین کا جلوہ قدرت کا جلوہ
 ہر پہلو سے نور خدا ناری ہے
 لاکھوں چمن میں ہی گود ناری
 سب کو کھلے سب کو سب کو
 سب کو سب کو سب کو سب کو

وہ پہنتے ہیں چپچی پوٹھاک اسی قیامت بلا ہی قامت یار شہر سارا جسے گاہ غنیر سے پہونچی اوس لب پیمان کی لالی	از عرفان کج زور و ہوگی کیا بھلا اوس سے بڑھ کر تو ہوگی وا اگر زلف مشکبو ہوگی اب یہ لکھون میں سرخرو ہوگی
--	---

لین گئے نام علی امانت ہم
 جب فرشتوں سے گفتگو ہوگی

زلف میں نقرہ سوا کی تیار ہے یاد کا کل میں محو شغلہ زاری ہے ساتون جیکو غنیمت جو زمانہ کھتا خیمہ چرخ میں راوی حکیم میں سورج آدمی سیو لپٹی ہے بلا کی صورت نیلگون چرخ معلوم ہوا غنیمت ہے بوسہ اوس بت کا دلا لیکے اٹھا غنیمت ہے کھیلے ہیں ہی ہولی بت سفاک سے ہم وزن بنتے ہیں ان چھلے میں اتوں کو مار	دل جی رہا یہ رات بہت بھاری ہے بوندیان پڑتی ہیں سیرت کی انھیاری ہے اک مرے ناکہ جان سوز کی چکاری ہے شعلہ آہ شرارت یہ تری رہی ہے تفت ہی دنیا پہ عجب طرح کی تھکاری ہے قصور دار کا یہ پردہ زنجاری ہے جوم کر چھوڑ دے تھیر یہ بہت بھاری ہے رنگ ہی خون کا اور زخم کی چکاری ہے آتش افروز قیون کی یہ گلکاری ہے
---	--

ہر پہلو سے نور خدا ناری ہے
 لاکھوں چمن میں ہی گود ناری
 سب کو کھلے سب کو سب کو
 سب کو سب کو سب کو سب کو

عالم پر بیان معرکہ کرپ و بلباس
 قاتل کے گلشن میں ترنم ایسا گلدار
 حیرت سے قوتِ غلاف کا گلاب
 پورا کا پہل کیامب قاتل کو بھلا کر
 اوس زلف سے بس کس کا زینت
 آئینہ آفتاب کی تاب

چیں آفاق میں لیکھیں بے فکر سخن سرزہ گوئی کی امانت تجھے پیاری ہے	پچھتاہی گاہات مری مان لیجیے دست جو نکاسی یہ اشارہ مری دن لب خشک چشم تر زبان ملال چہ فرزند خلعت خریدی نہ دوکان سے پر قریب شانہ ہلائی اور تیرا وہ شوخ سنگدل بلوائے نہ ترغ میں اوسکو قریب سے مر جا ایک دم میں لموتیوں کے قریب بر صبح صلیق قوت شہناہی اچھے قسم کہتا بوئیں خونیں مری کو دیکھ کر مفضل میں کسی آپ دروید ہے نظر آیا مری لحد پر یہ کہہ کر وہ پردہ دار شہنشاہ میں دس پر یکاوتا راہی کپکپاؤ مرنا مجھے قبول کی صدہ نہیں قبول
--	--

مین جان دو گاہ آپ پہ چلن لیجئے
 دہن کو چوڑی تو گریبان لیجئے
 عاشق کو گل دیکھ کے بھجان لیجئے
 پہلے مری کہن کے لئے تھان لیجئے
 ترستہ میں ہاتھ پاؤں در تان لیجئے
 مر جائی نہ خیر کا احسان لیجئے
 سنہ میں ہمارے سہی چاکلن لیجئے
 لشد بھیرون کی کوئی تان لیجئے
 پیچیدگی آسمان کا گریبان لیجئے
 آنکھیں لڑکے چوڑ کو بچان لیجئے
 چادر کفن کی سنہ پہ در تان لیجئے
 سر پرڑ مار قریب کو شیطان لیجئے
 دل دیکھئے خدا کو لئے جان لیجئے

شہناہی بونہید کرک اور غلامان
 کیمیل کا جان پر لے
 یاد دہ دیستہ مات تو نے دل
 ہر گز سوئی زلف پر شہنشاہی جہاد
 ہر گز سوئی زلف پر شہنشاہی جہاد
 ہر گز سوئی زلف پر شہنشاہی جہاد

سوئیچ نام سے جو وقت چنگی ہو
 لہو گنگا خاک پر جلائی پگ ہو
 ناصق ازل سے جو سلسلہ چنگی ہو
 سبب تکد و نینجی ایک سنگ ہو
 چینی بر سو زنجیر کا سنگ ہو
 جاکر چلی پلٹے چنگی ہو
 چینی جو بن نام سے چنگی ہو
 چینی کی حال شیت کی پگ ہو

دانی لباس چنے جو ہنس چنگی ہو
 دانی لباس چنگان اچ چنگی ہو
 سبب شیب توتی چنگی ہو
 سبب شیب توتی چنگی ہو
 سبب شیب توتی چنگی ہو
 سبب شیب توتی چنگی ہو

کس ناشر کو دی کہ فدا نہ مار گیا
 اٹھنے کا کویہ فرنگ
 خط کی کرن چنگی ہی اس سے
 پڑھنے نماز صبح دلا وقت سنگ ہو
 جاتا ہے سو کی بار اوڑا کسی طرف
 بدو نام شری رو بہ ہمارا سنگ ہو
 دل کس قدر خوشی سے تریا سنگ ہو
 عطا سنگ پیر ان کے سنگ ہو
 دنیا میں سے خزانہ ادائی کا سنگ ہو
 از روی غور چنگی ہو
 کی نہ ہوش کی باغیچہ سنگ ہو
 کی نہ ہوش کی باغیچہ سنگ ہو
 کی نہ ہوش کی باغیچہ سنگ ہو
 کی نہ ہوش کی باغیچہ سنگ ہو

جہو کا نہیں چھپا کو نسیم سحری کا ہو گا کوئی دنیا میں نیرت اس کے کتا شبنم کو نگاہوں میں جگہ دیتی ہو گرس آہ و کاد ہوان کی طرف چشم تراست لب لباب لہو اور بن اوس کا گلابی بالو کی گرو کہو لگے بولا وہاں بہہ کر ہاتھ آتے ہیں بلبل کی محض دامن زار پروانہ تنگ گرو ہو تو گلا کس اغلب نہ قلع کی صدا خوشی لگے جیبا کی نظر و نہیں ساگر ہی غش آیا	میر شمع کو حسرت کا یہ پروانہ ہلا کر ہمال ہوا ہون جو مارا کر چلا ہو کیا آنکھ کا پانی چشتا نہیں ہلا ہو گنگا یہ مژدہ کسی ہندو کا جلا ہو ساغر سے دست آنکھ صراحی سا گلابی جنجال میں پڑتی مری زلفوں کی ہلا ہو صیبا کو کیا ظلم گستاخین چلا ہو فانوس میں جو بن ترا ہی شمع ہلا ہو ہرست کو نہ میں صراحی کا گلابی پیکر ہجو ہر آنکھ فرنگ کا سنگ ہو
---	---

در سے نہ امانت کو اور عطا جان کے شبنم عاشق ہے ترے دم کا یہ ہے کہ بھلا ہو	
سبکو ہمارے بعد یہ چینی سنگ ہو پیرت ہو و باش نصار کا سنگ ہو کیا دلین را کہ کیا غروب سنگ ہو	پتھر بھی پتی قیر کام و سنگ ہو اس سال لکھنؤ میں گلف سنگ ہو آؤں کن نو جوان اس ہی سنگ ہو

علاؤں قہر کی کوئی نہ سنگ ہو
 کی نہ ہوش کی باغیچہ سنگ ہو
 کی نہ ہوش کی باغیچہ سنگ ہو
 کی نہ ہوش کی باغیچہ سنگ ہو
 کی نہ ہوش کی باغیچہ سنگ ہو
 کی نہ ہوش کی باغیچہ سنگ ہو

نہاں کی ہر طرف سے ہوا کی لہریں تھیں
 ہر طرف سے ہوا کی لہریں تھیں
 ہر طرف سے ہوا کی لہریں تھیں
 ہر طرف سے ہوا کی لہریں تھیں

نصیب کا نسیم کی جنبش میں جھکا ہے
 شبنم سے ہر سال گل جل ترنگ ہے
 ساغر میں ہر شرب صراحی میں رنگ ہے
 کیا چاندنی کھلی ہوئی بالا کو رنگ ہے
 شکل بان یار نگہ گور تنگ ہے
 ششاد و فاختہ گل و بلبل میں جنگ ہے
 صحرا میں جو ہر شیر مارا بلنگ ہے
 تیغ نگاہ یار میں بھی آج رنگ ہے
 لبریز پھول کی کیڑو ری میں جنگ ہے
 پاؤں خیال اہ بخت میں لنگ ہے
 بنگلہ پڑا ہوا لب یا کو رنگ ہے

مار نگاہ فاختہ سوسرو ہر ستار
 موج صبا کو ضرب قلم کی ہر شکار
 آنکھ اپنی جو چشم سوسر دست خط ہر
 ہے چشم تر میں اک بت مہ و کا کسبو
 بعد فنا بھی ضیق میں دم سوز گواہ
 دیکھا ہے جیسے اوس رخ وقار شکار
 جاتے ہیں چار پائے کچھ آنکس سے
 سرمہ کھٹکٹ ہمارے ترکت آنکھ میں
 پتوں کا سہرہ شبنم گل میں نہیں ہر
 دل پر لگی ہے جیسے خیال ضمیر کی چو
 انگیا ہو ایک بت کر مری چشم تر کا پس

نہاں کی ہر طرف سے ہوا کی لہریں تھیں
 ہر طرف سے ہوا کی لہریں تھیں
 ہر طرف سے ہوا کی لہریں تھیں
 ہر طرف سے ہوا کی لہریں تھیں

ہوں تنگ فی زمانہ امانت یہ ریت سے	
قید حیات بھی مجھے قید فرنگ ہے	
محال اب مفرد کا ہم جان نہیں گذارے	علاقہ کیا قیدیوں سے امانت کا اجارے
کب اون ٹوٹ نہیں مھلی کی گلابی رسکا	نمایاں نہ کو فرین زمرہ کا ہزارے

نہاں کی ہر طرف سے ہوا کی لہریں تھیں
 ہر طرف سے ہوا کی لہریں تھیں
 ہر طرف سے ہوا کی لہریں تھیں
 ہر طرف سے ہوا کی لہریں تھیں

۹۰
 ہوا کی ایک لطف سنگین کا شوق انور کو
 پس من و ز گیا اک میں نے پیہر مٹی کا
 گلستا میں کہی کہ لالہ پر زل جلدیا تھا
 بنائی میں جال میں تو پھول گندہ کیے
 بہر من تر ز کا ہوش و سکو گئی و سطلک
 تکلف ہو پھیل بہار میں یہ ساقی کا
 چمن کہ چمن میں نہ دگر گئی ہے و سکی صباؤ
 سدا کہ تباہوں نالو حال ان کہ کہہ بہر ہستی
 غصہ ہے اپنا شجرانی طبیعت میں اگر کہہ
 وہ غرق بحر غم ہوں آئندہ کیا ہو لو میں
 نخل گلشن میں فرمان ہوا کہ ذکر لاکا
 کمی تھا تو ملی کیا اور گلہ بکوزر کی تھیں
 اشار چوئی نگہ کا سر در پردہ عاشق ہو
 و قوتی ہوں تر تری میں مگر گلشن میں کہہ کیا
 مرا جاننا ہے نہ شکل یا رکا آنا نہیں ممکن

ہماری ہر مین گانی کو کہہ لے خوشخوئی ہو
 لحد میں لیٹ کہہ ہو لو گئی چادہر تائی ہو
 یہ دماغ اپنے جگر کا آتش گل کی نشانی ہو
 بنائی چادہر آب وان پر کا مدانی ہو
 ہر اپنا بدن ہو یار کی پوشاک مانی ہو
 بہر لالہ کہ سنا غم میں شراب رخوانی ہو
 کہہ ہو بل کہہ آگیا و اگر گل کی کہا مانی ہو
 دہن مانند فرکتا ہو میں ہر زبانی ہو
 چہ ہو میں چہ یہ طرح اک کیا چہ پالی ہو
 سچ کہ نہ ہو لاقدا ہم آئین پانی ہو
 سنا و صفا و سکی سستی کا سچ ہو مانی ہو
 بہر ہر چادہرانی میں مغرق کا مانی ہو
 پسین کہ کو نکیر ہم و ولی کا پردہ غفرانی ہو
 زمین پر گر کہہ تباہوں ہلا سہ آسمانی ہو
 نزاکت انتہا کی ہو و ان یہ ناتوانی ہو

ہوا کی ایک لطف سنگین کا شوق انور کو
 پس من و ز گیا اک میں نے پیہر مٹی کا
 گلستا میں کہی کہ لالہ پر زل جلدیا تھا
 بنائی میں جال میں تو پھول گندہ کیے
 بہر من تر ز کا ہوش و سکو گئی و سطلک
 تکلف ہو پھیل بہار میں یہ ساقی کا
 چمن کہ چمن میں نہ دگر گئی ہے و سکی صباؤ
 سدا کہ تباہوں نالو حال ان کہ کہہ بہر ہستی
 غصہ ہے اپنا شجرانی طبیعت میں اگر کہہ
 وہ غرق بحر غم ہوں آئندہ کیا ہو لو میں
 نخل گلشن میں فرمان ہوا کہ ذکر لاکا
 کمی تھا تو ملی کیا اور گلہ بکوزر کی تھیں
 اشار چوئی نگہ کا سر در پردہ عاشق ہو
 و قوتی ہوں تر تری میں مگر گلشن میں کہہ کیا
 مرا جاننا ہے نہ شکل یا رکا آنا نہیں ممکن

ہوا کی ایک لطف سنگین کا شوق انور کو
 پس من و ز گیا اک میں نے پیہر مٹی کا
 گلستا میں کہی کہ لالہ پر زل جلدیا تھا
 بنائی میں جال میں تو پھول گندہ کیے
 بہر من تر ز کا ہوش و سکو گئی و سطلک
 تکلف ہو پھیل بہار میں یہ ساقی کا
 چمن کہ چمن میں نہ دگر گئی ہے و سکی صباؤ
 سدا کہ تباہوں نالو حال ان کہ کہہ بہر ہستی
 غصہ ہے اپنا شجرانی طبیعت میں اگر کہہ
 وہ غرق بحر غم ہوں آئندہ کیا ہو لو میں
 نخل گلشن میں فرمان ہوا کہ ذکر لاکا
 کمی تھا تو ملی کیا اور گلہ بکوزر کی تھیں
 اشار چوئی نگہ کا سر در پردہ عاشق ہو
 و قوتی ہوں تر تری میں مگر گلشن میں کہہ کیا
 مرا جاننا ہے نہ شکل یا رکا آنا نہیں ممکن

ہوا کی ایک لطف سنگین کا شوق انور کو
 پس من و ز گیا اک میں نے پیہر مٹی کا
 گلستا میں کہی کہ لالہ پر زل جلدیا تھا
 بنائی میں جال میں تو پھول گندہ کیے
 بہر من تر ز کا ہوش و سکو گئی و سطلک
 تکلف ہو پھیل بہار میں یہ ساقی کا
 چمن کہ چمن میں نہ دگر گئی ہے و سکی صباؤ
 سدا کہ تباہوں نالو حال ان کہ کہہ بہر ہستی
 غصہ ہے اپنا شجرانی طبیعت میں اگر کہہ
 وہ غرق بحر غم ہوں آئندہ کیا ہو لو میں
 نخل گلشن میں فرمان ہوا کہ ذکر لاکا
 کمی تھا تو ملی کیا اور گلہ بکوزر کی تھیں
 اشار چوئی نگہ کا سر در پردہ عاشق ہو
 و قوتی ہوں تر تری میں مگر گلشن میں کہہ کیا
 مرا جاننا ہے نہ شکل یا رکا آنا نہیں ممکن

سحر کل نامہ بکند لوبیام ہے
 کوئی جان نہیں وہ بار تمام ہے
 زلف منہ پر چو قیضہ نام ہے
 ایک باندہ دی ملک شام ہے
 عالم فرخ حسن کی روشن نام ہے
 سوخ فلک بیکہ دربار اقبال ہے
 پیش نور جوشن وہ لالہ نام ہے
 چو کوئی بھی چو بی بین کی نام ہے
 غنیمت ہے یوسف غفران نام ہے
 یوسف گلگون آب قیضہ نام ہے
 خارج دست خورشید و ملک نام ہے
 باجم جانچ شمع من سو کا نام ہے
 انجام کا بھی اوست غنیمت کا نام ہے
 بیت من کا شمشیر بیام ہے

خفا غایت بی جان پر خط سبز
 دیکھو کاک درق میں گلستان نام ہے
 صاحب کیمت کھنکھن کر افروش
 نالوں سے اسکی ہنر عاری حرام ہے
 دانا بون سوغی ہے مگر پتہ اسین
 تیسچ میں کیلک لو پہیلے امام ہے
 بولوں کے گڑھ کم تو پتہ کا مرنی وار
 شہزادان میان دین بزم نام ہے
 بندہ ہون کی تو کھنکھن کا نام ہے
 دوسرے ہنر چاہتے جھکا غلام ہے
 انجمن میں حسن کا غلامی بھار
 ہم فخر کا اور سکا ذوق بیہ غلام ہے
 بلکہ بہن کی سہیلہ کیسیا
 ملانے اور لڑنے غلامی نام ہے

لگا کر غولہ سحر کسین رو اکبر پالی
 محبت کا جیلا بندہ نہیں ضعف کو پالی
 نہ رگ کی نہیں سڑن پتا بون کا کار
 بنسینے گلبدن باغ جہان بون درو کو
 کسینے ویسیاں ڈر یا تو اعضا پیسے سیر
 شہر کا ناو لگا ہوا خال عرق اکودہ عارض پر
 حنا سے پاؤں گلزاروں گل عکاسی
 سحر باغ پاجامہ گلہا پی چندی نیفہ
 کسان ہر وہ خروناوک بلا کیسوی ہر ملکہ
 لگا لکھتین محبوب کو کیا تار سونے کا
 خطا و سکا ویکو کچھ نامہ بر شیشہا گالی

اکامت	ولکیم ہر شعر میں موتی پر کوین ہراک مصرع ترا سکتا ہے بحر معانی ہی
وفا نسوونکے نارین حیدر کا نام ہے	دل رنج و غم سے تار کٹ پٹ طعاب ہے سب سے میل پہنے دُر نجف کا امام ہے ہر چاند بکھو بحر میں ماہ صیام ہے

شہزادان میان دین بزم نام ہے
 بندہ ہون کی تو کھنکھن کا نام ہے
 دوسرے ہنر چاہتے جھکا غلام ہے
 انجمن میں حسن کا غلامی بھار
 ہم فخر کا اور سکا ذوق بیہ غلام ہے
 بلکہ بہن کی سہیلہ کیسیا
 ملانے اور لڑنے غلامی نام ہے

عجیب کی طرح بے پروا ہو کر
 ہر حال میں کھڑی رہی
 ہر حال میں کھڑی رہی
 ہر حال میں کھڑی رہی

مر جاوے گا پھر کس کے گلے کیے تو رہا کس صندلی خدا کے چھوٹے چہرے کو گونج بوسہ کے شوقین کو توڑ کے کیوں خدا قدیم ہو جو حسرت شرکان یا مین ہو کر کھینچ کر راضیوں کے سر چڑھا اوس کے توشیح پہ سو اہستہ ہر لطف گل کو توڑنے پہ غیر کو باندھا درخت سے قصہ کہانیاں وقت گل میں نہ منہ کھلا خاموش ہجر میں نہیں ہوتی ہر رات بھر کھو دے خط سیاہ کی کثرت نہ آئینہ حد و غم میں طالع خفتہ کہ ہے جنوں شادی ہی دلی دلو یہ مرگ قیام کی تلوار کھینچا جو زکات میں یا رسی غم میں خط سیاہ جاری سدا میں شک مٹا ہر کھوکھو کو نہیں مٹا اوس سہند یار	صیا و پھیلا ہر صحن سے کہاں مجھے اسی دودھ آہ گرم اگر کا دھوان مجھے کہانی میں پیٹ بھر کے تری گایاں مجھے تیرون کی آرزو تے بنایا کہاں مجھے گیسوے حلقہ دار ہوا نہ رہاں مجھے آیا نظر عشق کی لو پر دھوان مجھے تو نے نہال کر دیا ہے باغبان مجھے بھاتی نہیں نہرا تری اتان مجھے خالق نے دی ہوشی کی گویا زبان مجھے چاہ وقت ہی یار کا اندھا کنواں مجھے سوئی اکی سال نہا بیڑیاں مجھے تابوت پر ہی شہتہ تخت روان مجھے ابرو کے نیچے سے کرو نیچاں مجھے اندھا کرے گا آتش رخ کا چھوٹاں مجھے آنکھوں سے ہی زیادہ تری پتیاں مجھے
--	--

بہت سے بے پروا ہو کر
 ہر حال میں کھڑی رہی
 ہر حال میں کھڑی رہی
 ہر حال میں کھڑی رہی

فرستاد اخی زنده اک
پس که از خورشید تابان برآید
و در آن روزی که عیان شدیم به
چشم جهان پیران و مرآت
در آن شب که در آن روز
و در آن شب که در آن روز

دنیا بھونکے تصویر میں کچھ ترسناک
 دیکھ کر ہر کسی کے دل میں ہلچل مچا رہی ہے
 ہر ایک کی آنکھوں میں آنسو کی لہریاں
 اٹھ رہی ہیں جیسے طوفان کی لہریاں

قلمی غم کے سبب ہر کی ہوتی ہے تڑپ
 پان وہ کہا تو میں میں تہوکت ہوئی دلہو
 کسکے نالوں کی گیارہم کو روٹوں سرب
 قتل کی سیر سے کس درجہ پیشہ قاتل
 کس کو شامت فی لیا اتنے ہی کسے سنا
 کبھی بھلویں جگہ دیا ہوں گرد نہ کہہ
 دو رسا غم میں نظر آتی ہے سیر دنیا
 کس شری گھر میں خدا کے نہیں جاتی ہرگز
 قصر دنیا میں عمارت بر محل عورت کا
 کان شیطان فی یہ پہو کو لگی خن کو
 بدگمانی سے یہ دم بند کروں کیا تیر
 کیا کریں کیا کریں کس پر کس کی ہوں

اس لئے کہ ہوں بسکہ امانت مداح
 بدعی کے لئے ہر شعر مراد صیفیم ہی
 مرتا ہوں تر بھر میں ہی یار خبر لے
 اب جان کی جانا یہ یہ پیار خبر لے

دیکھ کر ہر کسی کے دل میں ہلچل مچا رہی ہے
 ہر ایک کی آنکھوں میں آنسو کی لہریاں
 اٹھ رہی ہیں جیسے طوفان کی لہریاں
 دیکھ کر ہر کسی کے دل میں ہلچل مچا رہی ہے
 ہر ایک کی آنکھوں میں آنسو کی لہریاں
 اٹھ رہی ہیں جیسے طوفان کی لہریاں

۹۵
 مرثیہ ترانہ گداز خیر ہے
 اس کے بغیر کمالیہ زنا ہے
 جلد اسے بت بیدار ہے
 وہاں کی لگ رہی ہے
 جلد اسے بت بیدار ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

جان سیمان اے دل اپنی کیا مال
 زینت بے نقیبان کا خدایا
 زینت بے نقیبان کا خدایا
 زینت بے نقیبان کا خدایا

پسارے غنم سے دل چھوٹا
 جب کے جاگ سے دل چھوٹا
 لگا جو ہاتھ اوکے چھوٹا
 گرفت راجک دزدان ہے
 جھٹکے یار کا شکوہ بچا کیا خوب

۹۷

پسین ہاتھ اپنا اوس دہائی بیاہ
 درخت بہرین کھٹ کا لگا ہے
 سوئے پڑھی دیہات قدیر سے خار
 کھٹکا اپنی تربت برا لگا ہے
 اوکھڑا گیا لگا خار دس بزم سے خار

ادا کا فرکی سپین تم قضا ہے
 ترے ہو ٹھوٹھو نین دنیا کا نرا ہے
 مرے رشک قمر کا نقش پا ہے
 نکاب میں چاند کا دھبہ لگا ہے
 بندھا مجھ پر یہ ناسخ طویا ہے
 ترانا خن عجب شکاکت ہے
 مرے بلبل کا طوطی بوتا ہے
 ہمیشہ اشک کا ٹپکا لگا ہے
 ہمارے دل لگانیکا نرا ہے
 کرو آرام کیا ٹھنڈی ہوا ہے
 کہ سونے کا نصیب جاگتا ہے
 وہ بحر حسن کسکا آشنا ہے
 لکنا میں آج تک چلا بند ہے
 غزالان غنم کی کیا خطا ہے
 عدم کی راہ کا ڈھرہ لگا ہے

پھر آئی آنکھ اوٹھ کر گئے ہم
 نبات و شہد کی کیا صل جانے
 جسے خورشید کہتا ہے زمانہ
 سپھر حسن سے نسبت میں کیا ورن
 تری آنکھوں میں کب سر لگایا
 گرہ کھل جاتی ہے عاشق کے دلی
 دل شدید اکا خواہان ہو کر گل
 شجر کیا آم کا ہے شاخ ٹھکان
 سناتے ہو جوتلخ و ترش پائین
 میں آہیں بھر رہا ہوں درویش
 نہ پہونچے ہاتھ تک کیوں بکے رو
 نہ آتا وصل کے چھٹو نین ایدل
 کس ابرو کے ہیں تیر انداز شوق
 تری آنکھوں سے نسبت وہی ہیں نے
 قدم رکھتے ہیں بے صف میں ہیں

دھن کے لالہ دھن کے لالہ
 دھن کے لالہ دھن کے لالہ
 دھن کے لالہ دھن کے لالہ
 دھن کے لالہ دھن کے لالہ

[illegible]

چھپکے میں نظر انداز کی اور فریڈرک پر ہنسن
میں رشتہ داری کیلئے بیان میں تیری جلد کی
کمرہ انداز کر دو جو رشتہ داری میں بیان کی

چھپکے میں نظر انداز کی اور فریڈرک پر ہنسن
میں رشتہ داری کیلئے بیان میں تیری جلد کی
کمرہ انداز کر دو جو رشتہ داری میں بیان کی

چھپکے میں نظر انداز کی اور فریڈرک پر ہنسن
میں رشتہ داری کیلئے بیان میں تیری جلد کی
کمرہ انداز کر دو جو رشتہ داری میں بیان کی

چھپکے میں نظر انداز کی اور فریڈرک پر ہنسن
میں رشتہ داری کیلئے بیان میں تیری جلد کی
کمرہ انداز کر دو جو رشتہ داری میں بیان کی

چھپکے میں نظر انداز کی اور فریڈرک پر ہنسن
میں رشتہ داری کیلئے بیان میں تیری جلد کی
کمرہ انداز کر دو جو رشتہ داری میں بیان کی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

او کہا راوی غیر تکل گو کہ وہ کہہ گا چکی ہو
 شہر لالہ لگوں کا جلد سیر سارو ساقی
 چمن میں برق صیور جو گہوڑا اوڑوڑا
 ہمیشہ پھل انڈیر چمن ریتے میں انگلیاں
 فروغ شعلہ رخسار آشاک کیا کم تہا
 سواری کو نشہ شاہ بنا کی تی سے باب
 بکار زلف کشت خانہ سودہ کترین
 خورشید غار غم بے طفل شاہ پریر گریں
 ربی کم رات راضی وصل کبہ باغیں تو
 قرولی باہیہا ہٹی سائیں جب شیریں

گرستان پر کبریاں بہتی بہو صحرا کو دہان کی
 گہرا اوڑھی ہے گلزار و نیل فرماں سکی
 گلون نو چلیاں بہنیں نشان گل خوشی
 کٹوریا کبریاں ہالی و گل ہر دیوار گلشن کی
 وہم قوس چشم شعلہ برستی ہی روشن کی
 تر تم میں صاف ہوا و آواز توں میں کی
 شب کیسویں بیکسہ شمع ہلال شکی
 مرو سینے سے آہو بہن صد اتری ہارن کی
 پڑی تہ کھول چاندنی نکلی ہوا سکی
 لگائی بہت میں تو صراحی آب آہن کی

دل نادان پھنسا کر عشق میں نیا کی کچھ بگا
 امانت دوستاری پر کبھی جانا دشمن کی

دریا پہ واہ کہتی ہے کیا نو چاندنی
 مجھ پر لنگار کو نہ شب ماہ میں پہرا
 ہوتا ہے مجھ کو قبر کی چادر کا اشتباہ

کو سون تلک بو تخیہ بلیور چاندنی
 زخمی کے حق میں ہے ہر ای چور چاندنی
 کیا ہے شب فراق کی بے نو چاندنی

دیکھو نہ اکھڑاٹھا کے لاشت غریب
 دنیا میں آئے بن کے اگر حور چاندنی

آئینہ کی طرح نہ ہو چور چاندنی کردیتی ہوتا زو کو مستور چاندنی سورج ہو وہ چاندنی ہی دور چاندنی لائے کمان سے گرمی تنو چاندنی فرشتہ سفید ہی ہے فروز چاندنی بٹی کو ڈھونڈتا ہے یہ سور چاندنی قفل میں تیرہ نخت ہوں کا نور چاندنی پھانا ہی چاند مرہم کا نور چاندنی تار شعاع دار ہو منصور چاندنی	دوڑا نہ سنگدل شب تاب میں ہوں بال جب سفید گر کج بین حور تو کو کیا جانیں بزرگوں سے بکرے آئے ہمیشہ خام نظر نان ہستاب بیقدرت بھی کرتے ہیں مہر شدیش سورج ہی جگر میں شب تار ہجر سے اور تھی نہیں واقفین کم نخت ان بھر ٹھنڈا ہی زخم دل شب ہستاب وصل میں ہستاب کے جوئل پڑنا اچھی کی دھندلا
---	---

دیکھو نہ اکھڑاٹھا کے لاشت غریب
 دنیا میں آئے بن کے اگر حور چاندنی

دل مرا کیوں نہ کری یاد وطن دھڑکے ہو ہوا سے کمر سر و چین دو ٹکڑے کھینچ لا ابر کے ای چرخ کہن دو ٹکڑے سب حقیقون کو کرین اہل میں دو ٹکڑے	گر کے غربت میں ہو خست بدن کرے بل کی لے قامت موزون جینان کرے یادہ خواری میں مارو کوپ جی چلتا لب نگین تری دیکھیں تو صنم میرے
---	---

دل کے ہوتے ہیں غریب
 دیکھو نہ اکھڑاٹھا کے لاشت غریب
 دنیا میں آئے بن کے اگر حور چاندنی

ایک چور چاندنی
 دیکھو نہ اکھڑاٹھا کے لاشت غریب
 دنیا میں آئے بن کے اگر حور چاندنی
 دیکھو نہ اکھڑاٹھا کے لاشت غریب
 دنیا میں آئے بن کے اگر حور چاندنی

جانتے نہ دیکھا اپکو سینے کا کچھ
 سینے میں دیکھیے نہ جگہ خوش زلف کو
 بہا بہا دست زلف ہوا ہلو تا قدم
 غنچہ گلہ کیسے دلکا کھلا کب نہ حضور
 ناخوش ہوئی آنکھ نہ اٹکیا بہ جا رہے
 قصہ پر کھینچدی جو شہرست یار کی
 دریا میں کھنکھار اگر ہو وہ بحر حسن
 درگزر میں لاپٹے بیٹھے کمان کا پیار
 اک بوسہ بریہ گامیان اللہ کی پناہ
 مسند جلی کے نرم میں آیا نہ جو حسن
 نظارہ روئے صاف کا منظور ہو
 عاشق کو زہر غیر کو مصر کی ہو ڈلی
 رسوا کر گیا خلق میں تم کو یہ جھا کھنا
 زلف صنم کو زہر میں پایا جو لا جواب
 دنگار دیکھے سر سے کاشپان مست میں

باتیں بنا کے وصل کا وعدہ نہ پایے
 سووی کو دل کی طرح غم میں پایے
 ہاتھوں میں اوسکے رنگ نے جا پایے
 آئی بہت تھپی تو ذرا مسکرا پایے
 سینہ کھلا ہوا ہے وہ نہ سنہا پایے
 مانی کے ہاتھ آنکھوں سے مین لگا پایے
 خوش ہو کے ہر جاہ کی لولی چھاپے
 پھیلا کے پاؤں ہاتھ لگے میں ڈالے
 کچھ میں بھی اب کہو نکھارنا کو بھالے
 دل ہاتھوں ہاتھ دزد حنا چرایے
 دکھلا کے زلف کو نہ بلا سر کی ٹالے
 اسطر کی نبات زبان سے نکالے
 روزن سے سن باک میں نہ نہ ڈالے
 نشانہ کے دانت سانپے منہ میں لگا
 ہاں ہو کر کس حسن میں نہ پایے

جانتے نہ دیکھا اپکو سینے کا کچھ
 سینے میں دیکھیے نہ جگہ خوش زلف کو
 بہا بہا دست زلف ہوا ہلو تا قدم
 غنچہ گلہ کیسے دلکا کھلا کب نہ حضور
 ناخوش ہوئی آنکھ نہ اٹکیا بہ جا رہے
 قصہ پر کھینچدی جو شہرست یار کی
 دریا میں کھنکھار اگر ہو وہ بحر حسن
 درگزر میں لاپٹے بیٹھے کمان کا پیار
 اک بوسہ بریہ گامیان اللہ کی پناہ
 مسند جلی کے نرم میں آیا نہ جو حسن
 نظارہ روئے صاف کا منظور ہو
 عاشق کو زہر غیر کو مصر کی ہو ڈلی
 رسوا کر گیا خلق میں تم کو یہ جھا کھنا
 زلف صنم کو زہر میں پایا جو لا جواب
 دنگار دیکھے سر سے کاشپان مست میں

باتیں بنا کے وصل کا وعدہ نہ پایے
 سووی کو دل کی طرح غم میں پایے
 ہاتھوں میں اوسکے رنگ نے جا پایے
 آئی بہت تھپی تو ذرا مسکرا پایے
 سینہ کھلا ہوا ہے وہ نہ سنہا پایے
 مانی کے ہاتھ آنکھوں سے مین لگا پایے
 خوش ہو کے ہر جاہ کی لولی چھاپے
 پھیلا کے پاؤں ہاتھ لگے میں ڈالے
 کچھ میں بھی اب کہو نکھارنا کو بھالے
 دل ہاتھوں ہاتھ دزد حنا چرایے
 دکھلا کے زلف کو نہ بلا سر کی ٹالے
 اسطر کی نبات زبان سے نکالے
 روزن سے سن باک میں نہ نہ ڈالے
 نشانہ کے دانت سانپے منہ میں لگا
 ہاں ہو کر کس حسن میں نہ پایے

ہر روز کا شوق ہے کہ میں تم کی خدمت میں
 اس دور میں پیشہ کی کاپی ہر روز
 بلوگ دوشاؤں کی راہ میں گام
 دل خالی ہوا رہا ہے ہمیں کرتے
 اس شوقین پہن کو ادا رہیں کرتے

آدمی کیسا فرشتہ ہو تو گلزار بہرے دیکھ کر تیرے دھنکے سر پہیں ملک شکوہ میں نہ مین رو کر مجھ سے کیا کیوں معلوم کی طرح صبا دیتا ہر منہ	راہ مجھے غول مجھ کو وہ بیابان یاد کر چاہے بال ہر اس چاہے زرخیزان یاد کر آنکھ تیرے کچھیرا نا اچھٹیم گمان یاد کر پورستان تیرے کچھیل کو گستان یاد کر
ہو گا کہ وعدہ امانت سے وفا کی یوفا بھگو اے بیان گن کچھ عہد و پیمان یاد کر	

کہیں ہی عشاق کو مارا نہیں کرتے کس کم کو ہم دیکھ گوارا نہیں کرتے تم بوسہ کا دینا ہی گوارا نہیں کرتے اغیار کی بے گہی میں کو جہیل کرتے اندر یہ جہان رہتا ہے آنکھوں پر ری پتھر لگنے کی میں ہی حستیں ہماری پہلے ہی جواب دیا ہے ملتا ہے بدل دریا غم میں گویا ہے ہم غرق اے شک پر ہی محو تھا نہیں تری ہم	کہتے تو وہ زلفوں کو غوارا نہیں کرتے شکوہ تیرا ہے ستم آرا نہیں کرتے ہم وہ ہیں کہ دل سے پیارا نہیں کرتے ہم تنہا کی گھاٹ دکھواتا نہیں کرتے جب تک سچ جانا کھانا نہیں کرتے ہم چشم مروت و امانت نہیں کرتے بوسہ کا سوال نہ سو دیا نہیں کرتے پر بھر محبت سے کس را نہیں کرتے اگر جو رہی آئے تو فطرا نہیں کرتے
--	--

۱۰۲
 بین بلند طبع با وسعہ خدایا
 ہواں پوچھے کجک ذرا ہی تیری خدایا
 چہ تیرے سر پہ کجک کیوں ہے
 عشق میں نہ تو کجک کیوں ہے
 باخ شہل کیسے شوق سے خدایا
 اوز کی باتوں کو کجک کیوں ہے
 چہ تیرے کجک کیوں ہے
 کجک کیوں ہے کجک کیوں ہے
 کجک کیوں ہے کجک کیوں ہے
 کجک کیوں ہے کجک کیوں ہے

اسے گل چھپکے غار دیا باو صلبے
 پروانہ کی سیست پہ چھوٹے ٹپٹل
 چھوٹے چھوٹے ناز سوزان کا قلیہ
 سر نہا کے کوئی گالی بیا کوئی شبہ

بادشاہ کی کتے خواہش بڑا وظیفہ ہوا آؤ گا آؤ ہوں سر شہسوار باغ میں وصل کی شہنام میں سے اوسکو آجاؤ ہیند ابرو زخم پر ہونے لگی تہ لاکٹ اسٹ	سلطنت کر تو ہیں ہم ساہل میں ہوا پھول جہنم ہوں گو بلبل گرس ہوا سخت سو تو ہیں ہمارے طالع بیدار کے دیکھتا اک روز سرکٹ جا بیٹھے دھوا
وصل کی شب ہو امانت سے ہے بس زوہیل اور کچھ تیرا نہیں تھکوسہ رات کرا رکے	
بخشش سے نہ اکر تیرے مروت سے کو نہ نگہیں کسی کی سیر میں تیرے ہو گئے کیا کیا ہمیں تو ہیں لگاوت کو بہانے پہونچایا ہو یا تیرا طبع سارے کہا باغ میں رنگ نہا جاتا ہے عنائے تربیت پر مری شمع لگی اٹھ رہا کہا یا ہے مری ہڈیوں کا مغر بہانے تو ڈال فلاک مر سے تیرے دوائے پروانے لگے شمع کو محض میں جلانے اہو وہ ہزاروں کی لگے ہوش او ڈالنے	بخشش سے نہ اکر تیرے مروت سے کو نہ نگہیں کسی کی سیر میں تیرے ہو گئے کیا کیا ہمیں تو ہیں لگاوت کو بہانے پہونچایا ہو یا تیرا طبع سارے کہا باغ میں رنگ نہا جاتا ہے عنائے تربیت پر مری شمع لگی اٹھ رہا کہا یا ہے مری ہڈیوں کا مغر بہانے تو ڈال فلاک مر سے تیرے دوائے پروانے لگے شمع کو محض میں جلانے اہو وہ ہزاروں کی لگے ہوش او ڈالنے

اسے گل چھپکے غار دیا باو صلبے
 پروانہ کی سیست پہ چھوٹے ٹپٹل
 چھوٹے چھوٹے ناز سوزان کا قلیہ
 سر نہا کے کوئی گالی بیا کوئی شبہ

۱۰۳
 پہونچایا ہو یا تیرا طبع سارے
 کہا باغ میں رنگ نہا جاتا ہے عنائے
 تربیت پر مری شمع لگی اٹھ رہا
 کہا یا ہے مری ہڈیوں کا مغر بہانے
 تو ڈال فلاک مر سے تیرے دوائے
 پروانے لگے شمع کو محض میں جلانے
 اہو وہ ہزاروں کی لگے ہوش او ڈالنے

چو گیارہ سبب از بدین خالی
چو گیارہ سبب از بدین خالی
چو گیارہ سبب از بدین خالی
چو گیارہ سبب از بدین خالی

دان کی کوئی ہو کرتی جو آپ نے	انگیا میں چاہیے ہو کوئی جواب کی
ہوں ل کا حال بیان رو بہ دیار	یوسف ہو چھتا ہوں میں تیرے جواب کی
و کی تیغ سے جو سپنا بک بڑے	حاجت نہ پھر نہ پھر قاتل کو آب کی
تق جو پور مانگے تو مشق کالی د	کیا خوبصورتی ہے سوال جواب کی
بر پھر یا خاک بر عشق یار نے	اس کو یہ گردی نے مری ٹی خراب کی

یار بخت میں ہو نچے امانت کی شت کا
الفت سے بہت ہو شر ہو تراب کی

سے گلشن کا آئی ہے دہن خالی	گل سے گھر اپنا بھر کر دیا گلشن خالی
کر تا ہوں گریبان تو چھتا ہو جگر	نہیں ہوتی ہو نہ سو سہی سوزن خالی
دیتا ہو دعا مجھ کو تو کوئی دشنام	دوست دم بھرتے ہیں کہ تو نہیں خالی
نالی لیب اوکے ہیں عرق آلودہ	نہیں شہنم سے یہ برگ گل سون خالی
سے ن روئے خیال اب نہ نہیں	ہو نہ اس محل گھر سے کبھی دہن خالی
ا کا چاہیے دنیا لہ صف ترکان میں	نہیں ہوتی ہو نشان ہو کوئی پٹ خالی
ن گئے ہو کے خاک و چر سے تیر غنی	بلیبلین ہو گئیں سب گیا گلشن خالی
ن گیا دل مضطرب ہو خوش ترک	خانہ تن تر گیا پس مردن خالی

۱۰۵
خدا پرستوں کی صورت روزن تنالی
خدا پرستوں کی صورت روزن تنالی
خدا پرستوں کی صورت روزن تنالی
خدا پرستوں کی صورت روزن تنالی

دیکھو کی سے سدا دیدہ کو رنگ خالی
دیکھو کی سے سدا دیدہ کو رنگ خالی
دیکھو کی سے سدا دیدہ کو رنگ خالی
دیکھو کی سے سدا دیدہ کو رنگ خالی

یہ ہر صوفی کی فطرت ہے جو خدا کی طرف سے
 اس کے دل میں لکھا ہوا ہے کہ وہ اپنے
 دل سے اپنے دل کو نکال دے اور اپنے
 دل کو اپنے دل میں رکھ دے اور اپنے
 دل کو اپنے دل میں رکھ دے اور اپنے
 دل کو اپنے دل میں رکھ دے اور اپنے

میں کون سے تیری گل خندان پھونچو
 جان کہیں کہیں کہ ہم گنج شہیدان پھونچو
 گھر پھونچو نہ لحد پر نہ مسلمان پھونچو
 ہم کنوین تک بد چاہہ رخندان پھونچو
 اسے کہ لکھ پری تخت سلیمان پھونچو
 سیرا یوسف جو قریب در زندان پھونچو
 پیشانی کو اسے خار میلان پھونچو
 دشت وشتین پہم ہاتھ عریان پھونچو
 کچھ غنیمت پھونچو تو کہ شہر زندگان پھونچو
 اس گلستان کو نہ سعدی کی گلستان پھونچو
 اب تھل ہو گواسے زلف پریشان پھونچو
 ہاتھ اپنے کہیں تا بہ گریبان پھونچو
 گر فلک تاس کوئی آہ دل سوزان پھونچو
 حشر کے مرے مین بالین خندان پھونچو
 دست قاتل کی گرجوں شہیدان پھونچو

چھپے کو نہ کہیں بل بستان پھونچو
 سرکشیا تو ملی کو چہ قاتل میں چھپے
 مرتضیٰ ہوں کسی کافر و دیندار سے
 تو دنیا اپنا ہوا عشق و فتنہ میں منظور
 دل اگر لکھ لکھ سیر ہو پیر مانع
 تہنیت کا بہ نہ کیوں خانہ ترخیز میں مل
 میں وہ مجھ کو ان ٹھکان جو قدم جانت
 گرد و حیرانی دیا جسم کو پیر ابن خاک
 پوچھا کیا ہے لب زلف کو دیوانوں کو
 باب گلزار مر تو گنتی ہے تر اے
 تو سب چہ نہیں شانہ کی جاؤں کب تک
 شدت ضعف و لوشیدہ کہار از جنون
 جرج مجھ کو قمر شعلہ ستارے اگلے
 غم میں رہ جو کسی کوین بھان ہم اکثر
 ہاتھ بھول سے لگاؤ نہ دھندلی کو بھی

جب یہ نام نہ کہیں وہ جان جاگی
 جب یہ نام نہ کہیں وہ جان جاگی
 جب یہ نام نہ کہیں وہ جان جاگی
 جب یہ نام نہ کہیں وہ جان جاگی
 جب یہ نام نہ کہیں وہ جان جاگی
 جب یہ نام نہ کہیں وہ جان جاگی

کار چہ نہی خفا ہم چہ نہی بولتے
 ویر چہ نہی خفا ہم چہ نہی بولتے
 سب ہا بولتے جو ہم صیاد کر گئے
 سب ہا بولتے جو ہم صیاد کر گئے
 سب ہا بولتے جو ہم صیاد کر گئے
 سب ہا بولتے جو ہم صیاد کر گئے

مٹ غور رستا ہجوم گل کر کر شاخ گل ہاتھ سر پہنے چو گل لیو گیا وہ شمشاد قد خاتمہ تر ہو چو گل کے گلون کی جبرین اگر قدم کی راہ سوچو گی نہ آنکھوں سے ہو یا آہی جاؤنگا کس وزمین زیر زمین ہاتھ میں قاتل کی جھنڈ بیکہ لے تیج مگر ہین ہم سینوں کی کمر کی عشق میں یار پر حال لایا غیار سے کا نہیں تیرا دگاہ جاؤنگا مین چلے کہو لٹے خچہ دلی تقدیر میں نہیں کہنا کہا ساتھ یاروں کا ہم چھوڑیں گے جو گری تیری پستان کی نزاکت یکہ کو کی جبرین آتشیں عیاض پر رکھی گانہم خط سیاہ الفت دندان میں ہو جا کا غرق ہجر گل خون کی زمزم میں کہنا امانت کا سلام	دیکھ لینا ایک دن صدف خزان ہو جائیگی شمع محفل رشک سرو بوستان ہو جائیگی روح اپنی بلبل باغستان ہو جائیگی سر سر خال نش پانی رنگان ہو جائیگی کہنیاں آنکھوں میں شکل آسمان ہو جائیگی گردن پتی تن پہ کیا رنگان ہو جائیگی رفتہ رفتہ قبری نشان ہو جائیگی گوشہ گریز غم کی داستان ہو جائیگی دوستی جہاں ہے سو بروکان ہو جائیگی یان صبا بھی آنکھ باخزان ہو جائیگی خاک پی گرد راہ کاروان ہو جائیگی پانی پانی محرم آب روان ہو جائیگی دیکھ لینا آگ اک دن ہون ہو جائیگی کشتی تن پہ گویا مین روان ہو جائیگی اوی صبا تیری سائی گروان ہو جائیگی
--	--

کہنے کوئی دکاندا سکندر بولتے
 کہنے کوئی دکاندا سکندر بولتے
 کہنے کوئی دکاندا سکندر بولتے
 کہنے کوئی دکاندا سکندر بولتے

۱۰۷

گھر سے تویہ نہ فرود نہ کو اگر دیتا صلہ
 ہاتھ کرتے کرتے قاتل اپنا دم تہو فنا
 یاد ازل رخ میں چکا بین غیر و سیاہ
 اکایان سنکر کو خاطر سے چلے تہو
 حسن عالم سوز کا ہوتا جو بردانہ اگر
 یوں امانت شمع رو تجھ سے نہ جھلکے بولتے
 خط کی آفت سوسد ارگو بہانہ دور ہے
 اسی بندہ جا زبان میں جینوئی ہوا
 دست گستاخ کیا اول میں میں جو راز
 ارب یا تری پس ہو دنیا کا مزا
 اس فلک ہستی نہ احسان کسی کا اوٹھو
 ناکہ کھینچ کر گردن کہیں خاک سیاہ
 قبر کے پس ہو جھلک تین بچان نہ کہا
 تیرہ تار ہوا اپنی نگاہوں میں جہاں
 شعلوہ و گرمیوں جلتی ہیں بے آتش
 آتش حسن سے یارب دھواں ہے
 شمع سو باوصال سو خزان دور ہے
 ہوئے وہ ہاتھ میری جسم سو مان دور ہے
 ہر وہ کس کام کا تجھے زبان دور ہے
 اپنی گردن سے تو یہ بار گران دور ہے
 کمد و خرم سے مرے برق طہان دور ہے
 جن میں ہم رہتے تھے ایل و مکان دور ہے
 کئی دن سے تابان سے جہاں دور ہے
 لب لگیں سے محفل میں زبان دور ہے

دل خرابی سے بچنا
 دل خرابی سے بچنا
 دل خرابی سے بچنا
 دل خرابی سے بچنا

کی فطرت میں سب تو رہا کرتا
 کیسے مرزا کا غم جو تعلق کو
 جب چہ پاتا ہے آفت بے ہوا
 کس کی زلفوں نے دل کو اوجھلیا
 باتیں اوس لب کی کرچہ کی غنچے
 وجود ہے دل کو اوس کو قاتل چون
 ہے نہ ترانہ کسی کا دل کو پسند نہ
 ایک دن بڑھ پڑے گا غیر سے یہ
 رخ کو جب آفت اب کہت ہوں
 گل کو بان زرد کردی اسے رخ یار
 کیا زمین میں بھری ہے دولت سن
 زلف سوئی کمر سے ہو ماؤس
 پھر نہ اسے ماہ آفت بے مین روز
 غم نہ کہیں صبح کا اسی دل
 نقد دل دین تو زلف ہاتھ لگے

پہلے پہل تک سوال آتا ہے
 تیرے تھکال آتا ہے
 ال آتا ہے
 پچھلے حال آتا ہے
 کیوں زبان کر کے لال آتا ہے
 جیسے صوفی کو حال آتا ہے
 وہ بیان پڑا کہ بے خیال آتا ہے
 روزوں ٹال ٹال آتا ہے
 کیا ہی اونکے جلال آتا ہے
 کر کے سنہ لال لال آتا ہے
 دانہ ہو کر خیال آتا ہے
 دیکھو چہ بندے میں حال آتا ہے
 مہر رخ پر زوال آتا ہے
 نوش ہو روز وصال آتا ہے
 دامن خربچہ سے حال آتا ہے

دل خرابی سے بچنا
 دل خرابی سے بچنا
 دل خرابی سے بچنا
 دل خرابی سے بچنا

دہ گھر ہے چھپا ہوا زینتِ نکلا ہے
 پادشاہ تیرے نہ کہیں سر بازار ہے
 ہاتھ امانت کو دیا تو کوئی جان نہیں
 بھول بل بل بہ مذاکشی کا رپہ ٹپ
 کیوں سے تری کہنا جو کچھ کہتے
 دونوں سنا پ سے بہت فیصلہ پڑا
 میں نے سب کو جان لیا کوئی دیکھتے

پادشہ چھپے نہ ہمارا کبھی نہ نہا پڑے گر ترے عشق میں تلو پہ تلو اترے انقلاب چہرے ہر سے غیرت کا مقام آتے جاؤں گے جانا کا نظار کرتے کر دیا ہر کو فراق در جانان نے یہ زار جا سکے آج مر گھر سے نہ وہ برقِ جمال ناقص نگہت گل کو نگہی با و صبا عیش و عشرت کی وہ باتیں کبھی دکھلا کو سر نہ شبنم کا دو پہ جو وہ گل ڈرہ کو آئے ابروؤں میں جو حسینوں کی دل اس طرح گھر شوق سے مجھ کو مل وارہ کو ایلہ ہو چھا ناتوانی کی بھی حد ہو گئی اسی غیرت گل ابرو گھر سے نکل کر شکسہ سیماسد خلق ہے تشنہ آب ہم تیغ ای قاتل چال آنکھیلیوں کی چوڑیاں بھر خدا	کوئے قاتل میں جو تلو اتر پہ تلو اترے بل نہ تیوری پہ کچھ ہی ابرو خدایہ تجھے جہان گل نظر آئے میں مان خار پڑے ماسے اور کس جوین کیوں جا کوئی تیار پڑے دم نکل چکا اگر سایہ دیوار پڑے پانی اس طرح کا ہے چہرے ستر گار پڑے سر کو مگر یہ میں مرغ گرفتار پڑے نیند آنکھوں میں نہ اک طالع بیدار پڑے اوس کیا چھو لوں پاؤں بل گھڑا پڑے جیسے چور گپت ہر سمت کو تلو اتر پڑے آبلے ہاؤ نہیں تیرے لئے کسی خار پڑے پھو لو دم اپنا جو گردن میں کبھی ہا پڑے پچھلیاں لیتے ہیں ہر ترے بیمار پڑے پانی مانگتے ہم اس طرح کی تلو اتر پڑے دل کہ میں کہیں دم رقتا ہر پڑے
--	--

کیا ان کی شرم کیا ان کا جاب نکلا ہے
 ان کے گنجین ہی سیاہ بختی کا ہے
 چواری بازی میں کب قاتل نکلا ہے
 سوال کرتے ہیں کتنے دنوں کو نکلا ہے
 سبھی ہی آپ کو سنہ سے جاب نکلا ہے
 یہ سیکھتے جو کو کب کب نکلا ہے
 پکارا دے جو میں تو لا جاب نکلا ہے
 کیا ان کا جان کو میری غائب نکلا ہے

شرب پیسے کا تہا ابرہین مرزا اور چرخ
 پسینا اوس کو پختہ آتشیں کی ہو جاری
 کیسے غم نے رو لایا مگر امانت کو
 آفتاب شمس سے سوزان شہر ہو جائینگے
 کہیں کہا کہ تو گشت میں ہنسی کا وقت صبح
 کچھ نہیں کہیںکا جو خوشی کو تیغ خار کا
 عشق کی ہمت کی کوئی کرنے کا ہو کا تصعب
 لاغری اور ناتوانی سے یہ ہوتا تو نبوت
 ابتدا و عشق میں کیے خبر تھی و ستو
 شام سی اغیار کا پہلو کرے گا تو جو گرم
 ناک سوزان شب فرقت اگر ہو گا بلند
 حرم و خندان و ٹھون گار و مٹھن گوری
 اعتبار ای غیلان کی ہرانی کا نہ کر
 ہنس چو گامی سری رونی پر جو تو اختیار
 مال زرجان جگر کو کرے سر سو کا وہل

کباب کہ نہ کیوں آفتاب نکلا ہے
 چونکہ شاد آتش سو آب نکلا ہے
 کہ آج گھر سے چشم پر آب نکلا ہے
 آتش کا راجہ مری داغ جگر ہو جائینگے
 برگ گل پر قطرہ شبنم گہر ہو جائینگے
 سہ قدم پہ پاؤں کو چہاں سپر ہو جائینگے
 قیل و فریاد میر کو ہم سفر ہو جائینگے
 برگ گل پر قطرہ شبنم گہر ہو جائینگے
 حال سے میر سے وہاں سے خبر ہو جائینگے
 رشک و جل جل کو ہم شمع سحر ہو جائینگے
 مہر ہو جائے گا مہر شہر ہو جائینگے
 قبر میری اگر وہ نہ ہو جائینگے
 آج یہ سرو او دیرین گل او پر ہو جائینگے
 عکس دندان کی دین اسو گہر ہو جائینگے
 سیکڑوں اس نفع میں نہ خبر ہو جائینگے

آفتاب شمس سے سوزان شہر ہو جائینگے
 کہیں کہا کہ تو گشت میں ہنسی کا وقت صبح
 کچھ نہیں کہیںکا جو خوشی کو تیغ خار کا
 عشق کی ہمت کی کوئی کرنے کا ہو کا تصعب
 لاغری اور ناتوانی سے یہ ہوتا تو نبوت
 ابتدا و عشق میں کیے خبر تھی و ستو
 شام سی اغیار کا پہلو کرے گا تو جو گرم
 ناک سوزان شب فرقت اگر ہو گا بلند
 حرم و خندان و ٹھون گار و مٹھن گوری
 اعتبار ای غیلان کی ہرانی کا نہ کر
 ہنس چو گامی سری رونی پر جو تو اختیار
 مال زرجان جگر کو کرے سر سو کا وہل

اوس کس کو کہو کہ ہمیشہ
 اوس کس کو کہو کہ ہمیشہ
 اوس کس کو کہو کہ ہمیشہ
 اوس کس کو کہو کہ ہمیشہ

<p> اہل کربا کہیں خواب عدم کا لکھ نہ گس کی امانت نہ کسی کی چشم کا پمار پہلے سے </p>	<p> آنت تگرہ ہے اوس ابر کرم کی یاد آگئی بھلی مجھے اوس بجر کرم کی دکھلائے کہیں شکل غدار و صغم کی روئی ہی بسر سوتی ہے مجھ کشتہ غم کی کیا پیسے کیا تینے ملاقات جو کرم کی ماہ فلک میں کہوں اوسکو نہ کیوں کر تو چند ہی میں جاتی نہیں تم غیر کے ہرہ لا کہوں اوسے دکھلائی صحن میں پیچہ اوس چشم کی الفت و کسب ہم ہو شہو گلزار میں کیا جو وہ رشک سیما تر گس کا اشار ہے کہ جوش برقان ہو سب سبزہ تر رشک ہو دریا میں جو کھا آجا ہو تو آچک کہیں رشک سیما </p>	<p> بدلی جو نظر دل پہ گھٹا چاگئی غم کی گرد و نہر شب بھر میں کل برق چمکی اس م لکو تنہا ہے بہت باغ ارم کی اندر کہے آبرو اس دیدہ شمع کی اغیار سے ملنے کی کسے دیتے ہو دھکی کرتی ہے ستاروں کھیل جوتی کی چمکی درگاہ میں چلکے قسم کہا و علم کی اللہ کی گردن بت مغرور کی غم کی ہے جام ہی سے ناموری خلق میں جم کی اسبد مرغیوں کو بواطاف و کرم کی گل پھول کے کہتا ہو کہ شدت ہو دم کی سل پہ جو قبر جو سبز قد م کی ہو جان مہر جسم میں جہان کوئی دم کی </p>
--	--	--

۱۱۳

اوس کس کو کہو کہ ہمیشہ
 اوس کس کو کہو کہ ہمیشہ
 اوس کس کو کہو کہ ہمیشہ
 اوس کس کو کہو کہ ہمیشہ

وہی ہے جو کہ

کتابخانه

مجلس شورای اسلامی

مجلس

ہوتی ہے عاشقان
عاشق ہیں خاص

تتیری غنزل
میں سے لعل چال کے

سہوئی ہے عاشقانہ آمانت تیری غزل
عاشق و بین خاص و عام سب لعل چال کے

کی تقریر و مذاکرہ میں ہم نے جو چیزیں جو ہم نے دیکھی ہیں
 صحت کی ان دو باتوں کی دلیل بنانا
 وہ باتوں کو ہم نے

کلیں کی تو یہ کیا کیجئے؟

[illegible][illegible]

دل بلیوں کے اوسنے گلستان میں رکھ کر
 جوش جنوں کی فحشو ستایا جو ضعف میں
 آگ آگ کر تین اپنی خوشامدین
 دانتوں نگہیں کو رخ رنگین میں ی صم
 فرما دو قیس و وحی و اوارہ و شباه
 اگلی بہار کی اسے پیچہ جسوں نما
 افشان کو توڑا اوسنے پنی بال سے
 کچھ بچہ ہاری پاؤں کو چھین آیا دشت میں
 پایا آہ دانہ کیا شکر کردگار
 گھر میں سب لٹا دیا اک پھوڑی کو سر
 شاید وہ سچے صحیفہ عارض کا شیفہ
 دانہ چایا اوس صم سنگدل کا جب

ہر طرح امانت شکل ہے کوئی نہیں شکل مانی کی
 ہستی کو وہ دام میں کو پھنسنے جو لوگ قید عدم سے پیشہ

دل بلیوں کے اوسنے گلستان میں رکھ کر
 جوش جنوں کی فحشو ستایا جو ضعف میں
 آگ آگ کر تین اپنی خوشامدین
 دانتوں نگہیں کو رخ رنگین میں ی صم
 فرما دو قیس و وحی و اوارہ و شباه
 اگلی بہار کی اسے پیچہ جسوں نما
 افشان کو توڑا اوسنے پنی بال سے
 کچھ بچہ ہاری پاؤں کو چھین آیا دشت میں
 پایا آہ دانہ کیا شکر کردگار
 گھر میں سب لٹا دیا اک پھوڑی کو سر
 شاید وہ سچے صحیفہ عارض کا شیفہ
 دانہ چایا اوس صم سنگدل کا جب

ہر طرح امانت شکل ہے کوئی نہیں شکل مانی کی
 ہستی کو وہ دام میں کو پھنسنے جو لوگ قید عدم سے پیشہ
 دل بلیوں کے اوسنے گلستان میں رکھ کر
 جوش جنوں کی فحشو ستایا جو ضعف میں
 آگ آگ کر تین اپنی خوشامدین
 دانتوں نگہیں کو رخ رنگین میں ی صم
 فرما دو قیس و وحی و اوارہ و شباه
 اگلی بہار کی اسے پیچہ جسوں نما
 افشان کو توڑا اوسنے پنی بال سے
 کچھ بچہ ہاری پاؤں کو چھین آیا دشت میں
 پایا آہ دانہ کیا شکر کردگار
 گھر میں سب لٹا دیا اک پھوڑی کو سر
 شاید وہ سچے صحیفہ عارض کا شیفہ
 دانہ چایا اوس صم سنگدل کا جب

دل بلیوں کے اوسنے گلستان میں رکھ کر
 جوش جنوں کی فحشو ستایا جو ضعف میں
 آگ آگ کر تین اپنی خوشامدین
 دانتوں نگہیں کو رخ رنگین میں ی صم
 فرما دو قیس و وحی و اوارہ و شباه
 اگلی بہار کی اسے پیچہ جسوں نما
 افشان کو توڑا اوسنے پنی بال سے
 کچھ بچہ ہاری پاؤں کو چھین آیا دشت میں
 پایا آہ دانہ کیا شکر کردگار
 گھر میں سب لٹا دیا اک پھوڑی کو سر
 شاید وہ سچے صحیفہ عارض کا شیفہ
 دانہ چایا اوس صم سنگدل کا جب

و شهبان بن کز گزین شهر خوار و کجاست
و شهبان بن کز گزین شهر خوار و کجاست

ایضاً یہی ہر کینڈا رنگ و بہت نازک
 اور زرد و زرخیز و کشادہ و زرد و
 گلابی و پیر و پیر و کشادہ و زرد و
 سوئی کے مرغان گل و چمن
 و عدد

تو میں کی نظر لطف لیتی ہو جا
 ہمارے سادہ بین بھی صوفی ہو جا
 یہ عشق و دشمنی باری ہو جا
 لی ایسی ناکہ کا حال ایسی ہو جا
 تو میں کہنی تان کر کسی ہو جا
 تو میں دہری کی گمان کسی ہو جا
 تو میں بے یون بون بون ہو جا
 تو میں بے یون بون بون ہو جا
 تو میں بے یون بون بون ہو جا
 تو میں بے یون بون بون ہو جا

وعدہ لب شیریں کی ہو بوسون کا کلر اتر کر کیا صل کا کسنا زو اداسے اک ہاتھ میں من پہ گیا پنا گیسبان سر پہ کبھی ہو نہ مری کشتِ تنہا ہر ہم وہ ہوا غیر کے چہرے چلے سنگ سو پیچ و الفت کا کرون سلسلہ پیدا شہ ہے کوئی منعم کی جوں نعت پہ گسوار عاشق ہوا ابر بھی تر کچھ تو سو قد کا پتھر پڑیں ٹھنڈی لگاؤٹ پہنم کی پہچانتے عاشق کو نہیں پوچھتے میں نام تلوون مے کب کیا دشت کا پلہ	سنہ میں سر کیوں قند نبات آپ کی ہوں آنکھوں سے اشارات تو کیا منہ سے نہ ہوں بندوں کی تباہی جو کبھی غیر کی کہوں بانس کی دعا مانگوں تو پھر نگینوں آنکھوں کے عوض پھوٹ گئی دل کی پہوں دریاگوں میں وہ آئے تو دودھ ور گوں ہاتھ آبرو سے پہلے مناسبت کد ہوں سچ کہتے ہیں انسان بڑا ہون بول بھجے ہیں جو خط کو سو مضقہ کو اول دل لیکے کر جاؤ گویا میری پہوں کس دن گھر آبلہ کا نئے میں تو لا
--	---

سن پائے مری زمرہ سبھی جو امانت بلبس کا نہ طوطی کبھی گلزار میں بول	اثر جو حسن کو اعجاز کا فوری ہو جا ہوا غلبہ کی ہر اشرفی کمری ہو جا
--	--

تو میں کی نظر لطف لیتی ہو جا
 ہمارے سادہ بین بھی صوفی ہو جا
 یہ عشق و دشمنی باری ہو جا
 لی ایسی ناکہ کا حال ایسی ہو جا
 تو میں کہنی تان کر کسی ہو جا
 تو میں دہری کی گمان کسی ہو جا
 تو میں بے یون بون بون ہو جا
 تو میں بے یون بون بون ہو جا
 تو میں بے یون بون بون ہو جا
 تو میں بے یون بون بون ہو جا

۱۳۰
 تو میں کی نظر لطف لیتی ہو جا
 ہمارے سادہ بین بھی صوفی ہو جا
 یہ عشق و دشمنی باری ہو جا
 لی ایسی ناکہ کا حال ایسی ہو جا
 تو میں کہنی تان کر کسی ہو جا
 تو میں دہری کی گمان کسی ہو جا
 تو میں بے یون بون بون ہو جا
 تو میں بے یون بون بون ہو جا
 تو میں بے یون بون بون ہو جا
 تو میں بے یون بون بون ہو جا

جہاں پہنچے وہاں رہے نہ کہیں نہ رہے
 یہ تو ہے نہ کہیں نہ رہے نہ کہیں نہ رہے
 یہ تو ہے نہ کہیں نہ رہے نہ کہیں نہ رہے
 یہ تو ہے نہ کہیں نہ رہے نہ کہیں نہ رہے

وہ نور بخش ہو کوئی تری سلیمان جاہ
 کرے وہ سیم بدن گھنے کی جو فرمایش
 لے لگا جو مال ترے سرو ہی کا
 ریاض فکر ہے پیدا کروں وہ مصرعہ تر
 شعاع سہ پہر جو نہ تر ہو عکس گلن
 او بھارا بھار کے دریا پہ روزیجاؤں
 جو کالے کپڑے پہن کر پھر محرم میں
 وہ حق نہ ہو دلائج راہ کوئے منہم
 وہ جبین ہو اگر تیرا چہو میں بھاؤست و

زبان سے نکلے امانت وہ مصرعہ روشن
 چرخ حلقہ نیرم سخنوری ہو جاے

کچھ بے لالاوس کو سراپا میں نہیں ہے
 جو غرق ہوا پھر نہ لگا اوس کا تھکانا
 کیا نام خدا حسن ہے اے فضل برہمن
 جیسے بہ نر سڑکی نہیں گھر پہرکتی

ایسا کوئی انسان تو دنیا میں نہیں ہے
 سال کا پتا عشق کو دیا میں نہیں ہے
 تجھ سب سے نایاب کلیسا میں نہیں ہے
 ایسی تو چمک عقد ثریا میں نہیں ہے

یقین کر سایہ دیوار بھی پری ہو جاے
 مری قیب کی کیا جنگ زرگری ہو جا
 تو کو چہ زخم کا بازار جو پری ہو جاے
 زمین شہر مرے فیض سے پری ہو جا
 تو کھائیں چاندی کو کھیت بن پری ہو جا
 ترون میں ہو کو جو شوق شنواری ہو جا
 پری و شون کو گمان سید پری ہو جا
 کہ قاصدوں کو غروب پیری ہو جا
 تو جس قص کی زہرہ بھی شستری ہو جا

کیون سبب سخاوت کو تو تو نہیں دیتا
 حصد ملک سبب طو وین نہیں ہے
 اسب برائی تری کیا خاک مانت
 پہل عاشقوں کو کئی تباہ نہیں ہے
 منہدی بلکہ جو وہ دیا میں غنا و جنت
 آگ پانی میں سہ سہ لگا تو جانتے
 لوگ مرنے کی خبر سکین کو جانتے

دل خاوری ہوئے چو دل پہر پیا
 دل خاوری ہوئے چو دل پہر پیا
 دل خاوری ہوئے چو دل پہر پیا
 دل خاوری ہوئے چو دل پہر پیا

[illegible]

عشق توں بگیا بیکبر عشق توں بگیا
 عشق توں بگیا بیکبر عشق توں بگیا
 عشق توں بگیا بیکبر عشق توں بگیا

گرایا صحن عارض کی ہم صورت کی نظروں کے تری جالی کی گرتی کی تصویریں رہتا ہوں یزید کو رگے کا مارو ہو قاتل عالم سیدہ یوسف بابر لیت کو بے پروا چین جگر کھینچ کر مجھ پر توں قدیم توں کسا صحن غصبت بیا کی زیر زلف توں ملک نصرت کیا توں نخل غم کو توں ہی سانسین جو بہر قیامت نہتے ہم آسمان چہو بیکبر کو	بجایا توں صحن عارض کا سہو کا لالہ ہے سہو کیکر کر انگہوں کو کہتے ہیں کہ جالہ ہے کہ قبضے میں ہی تھی ہی سہو یں ہی لالہ ہے چنبیلی کی روش کنچلی ہی پانچ لالہ ہے زبان خاریں ہی پاؤں کہتے ہیں کہ جالہ ہے سیدہ یوسف توں جانی جان گورو کو لالہ ہے بڑی محبت توں ہی تھی جیو جیو لالہ ہے شہادت نامہ لیا گورو گیکر کا لالہ ہے
کبھی توں نہ سکے دیاتیں مانت سو کر و صاب کہان کاٹنے یہ سہو توں کا غصہ نکال ہے	
سہو اخلق ہو خاک بیابان کو لئے دل فی ہجو ماہی جگر کو غم بھران کو لئے زلف سپان کاین یواندہ ہوں آتش کپڑی غامدہ خاک واسے نہیں ہو کاللیب گرو کو لالہ چھو بیکبر جو گلے لپٹا یا رکو	پاؤں گردش کو بنے ہاتھ گریبان کو لئے گھیرن محبت کا سہو خیم ہر مہمان کو لئے چاہتے تھے طلق گیسو زندان کو لئے وصل کی سہو چو کہتے بھران کو لئے دہن زخم سے ہو پند خندان کو لئے

عشق توں بگیا بیکبر عشق توں بگیا
 عشق توں بگیا بیکبر عشق توں بگیا
 عشق توں بگیا بیکبر عشق توں بگیا

چھوڑی ہوئی حسنین کو لڑایا اسے
 سانب چھوڑ جائے اگر سیرت ہو گیسو ہو جا
 رشتہ بن جو تیری چشم پر غنیمت ہو جا
 کس جا ہی بن برن نشا آہو جا
 دیو تو نہ دینا کن کو امانت دہن
 رشتہ بن جو تیری چشم پر غنیمت ہو جا
 حاد طر سے لیکے دین پیران چلے
 اہو دین بل تیرے کچھ کو کر جان چلے
 علوار و سنون سی ساجان جان چلے
 اک وقت دم شرق چلا چٹا چلے
 آسے ہزار دن سو پہاڑی باغبان چلے
 اب چھپان جو لوگے تو ہم دیکھے گالین
 اب چھپ کر کسی کا تھکے کی زبان چلے

سو توں کا جو وہ ماتی پہ لگا کیڑ کا پاؤں فتارین کہلا میں جو کاؤں کا جن لیٹا میں پاس تو بولا نہج دی سوت خدا سدھن چشم میں دیکھو جو مری اشک کی آب خط میں لکھ دیوں اگر اوس جانسی تیر کی ہوں وہ میرا کہ سیری نہیں قسمت میں رضا نگاہت گل جو تیرے جسم میں ایسے شک چن یوں تو سوطر کو میں بحر گراں سحر فر سے سند شاہی کو لگاؤں نہ سو کر گدہ قمر سے دیکھے ہونستان کو وہ شوخ اپنی جام میں ہر اوس گل کو پٹنے کی ہیک بحر عالم میں گرہاں ہوں میں ان میں پھونک غیر کہد تیاہی سر پہ صفائی سے صنم مادہ کو جو کہ گرم شفق کی آتش مجھ سے دھپیں کے ساقی جو کہو نہ نائین	ہر گھر اختر صبح شب کیسو ہو جا یار کہ پادشاہ پھر ہو امی پھر ہو با گھر ہرے گور کا خالی مرا چھلو جو جا پانی پانی گھر ایسا ہو کہ آنسو ہو جا سست و جا کی گہو تر تو وہ مرہ ہو جا گہوٹ پی لون جو دو کا اپنا چھو جو جا نیلے کپڑوں میں کیوں عطر کی خوشبو ہو جا ایسا جادو ہو کہ دوسرے مراقب ہو جا گر سر یار کا تکیہ مرزا انو ہو جا خشک ایسا ہو ہر اک شیر کہ آہو ہو جا عطا پوشاک میں چھو جا تو بد ہو ہو جا آکا ہوتی پہ چوٹر جاے تو آنسو ہو جا مجھ سے عکس آئینہ زانو ہو جا اطلس چنے پاؤ گلبند اتو ہو جا آنکھ ساغر کی ہر شیشی کو کہو ہو جا
---	---

چھوڑی ہوئی حسنین کو لڑایا اسے
 سانب چھوڑ جائے اگر سیرت ہو گیسو ہو جا
 رشتہ بن جو تیری چشم پر غنیمت ہو جا
 کس جا ہی بن برن نشا آہو جا
 دیو تو نہ دینا کن کو امانت دہن
 رشتہ بن جو تیری چشم پر غنیمت ہو جا
 حاد طر سے لیکے دین پیران چلے
 اہو دین بل تیرے کچھ کو کر جان چلے
 علوار و سنون سی ساجان جان چلے
 اک وقت دم شرق چلا چٹا چلے
 آسے ہزار دن سو پہاڑی باغبان چلے
 اب چھپان جو لوگے تو ہم دیکھے گالین
 اب چھپ کر کسی کا تھکے کی زبان چلے
 چھوڑی ہوئی حسنین کو لڑایا اسے
 سانب چھوڑ جائے اگر سیرت ہو گیسو ہو جا
 رشتہ بن جو تیری چشم پر غنیمت ہو جا
 کس جا ہی بن برن نشا آہو جا
 دیو تو نہ دینا کن کو امانت دہن
 رشتہ بن جو تیری چشم پر غنیمت ہو جا
 حاد طر سے لیکے دین پیران چلے
 اہو دین بل تیرے کچھ کو کر جان چلے
 علوار و سنون سی ساجان جان چلے
 اک وقت دم شرق چلا چٹا چلے
 آسے ہزار دن سو پہاڑی باغبان چلے
 اب چھپان جو لوگے تو ہم دیکھے گالین
 اب چھپ کر کسی کا تھکے کی زبان چلے

ہمارے ساتھ جاتی ہیں صبر و قنوت ہوش
 آواز پر جس کی نہ کیوں کاروان چلے
 گھر بھر گئے چارہ امانت کا دیکھ کر
 اک دو قدم بھی ساتھ نہ ایجان جان چلے
 سنی کسی نے نہیں غم کی داستان میری
 زمین پہ خاک و ڈری ہو کہاں میری
 بلند ہو اگر آہ شرفشان میری
 ملا جو منہ لپ ڈندان یار سے پست
 بہوون سق قتل مجھ کر کے یا چسلا یا
 کیا بہانا جو کا فر نے بت پرستی کا
 جہان میں شور ہوا ہے کلام شیریں کا
 جھڑک و مانگ میں افشاں و ہوشی لا
 ہجوم گل سگستان کی راہ ہو مسدود
 جمن کی دید میں جو دم پر سو غنیمت ہو
 قفس کی تیلیاں ایدل بکر بکر کو تو
 کلام رست پر آج میری ہو تو نہیں
 وہ کم سخن ہوں کہ گویا نہیں زبان کا
 خراب کرتا ہو مٹی یہ آسمان میری
 کرے زمین سے فریاد آسمان میری
 عجیب ٹہری ہے مری زبان میری
 کمال تیر کا کہتی ہو ہر کمان میری
 تو صحن وصل میں پتھر پتھر پتھر میری
 دین میں وہ مشکین لب جو زبان میری
 ستاری و نکو دکھاتی ہو کہستان میری
 رسائی ہوتی نہیں تاپہ آشیان میری
 تلاش کرتے ہیں صیا و دباغ ان میری
 کہ آگے توڑے گا صیا و پیمان میری
 خدا کی شان جو کہاتی ہے گھر گھر میری

ہمارے ساتھ جاتی ہیں صبر و قنوت ہوش
 آواز پر جس کی نہ کیوں کاروان چلے
 گھر بھر گئے چارہ امانت کا دیکھ کر
 اک دو قدم بھی ساتھ نہ ایجان جان چلے
 سنی کسی نے نہیں غم کی داستان میری
 زمین پہ خاک و ڈری ہو کہاں میری
 بلند ہو اگر آہ شرفشان میری
 ملا جو منہ لپ ڈندان یار سے پست
 بہوون سق قتل مجھ کر کے یا چسلا یا
 کیا بہانا جو کا فر نے بت پرستی کا
 جہان میں شور ہوا ہے کلام شیریں کا
 جھڑک و مانگ میں افشاں و ہوشی لا
 ہجوم گل سگستان کی راہ ہو مسدود
 جمن کی دید میں جو دم پر سو غنیمت ہو
 قفس کی تیلیاں ایدل بکر بکر کو تو
 کلام رست پر آج میری ہو تو نہیں
 وہ کم سخن ہوں کہ گویا نہیں زبان کا
 خراب کرتا ہو مٹی یہ آسمان میری
 کرے زمین سے فریاد آسمان میری
 عجیب ٹہری ہے مری زبان میری
 کمال تیر کا کہتی ہو ہر کمان میری
 تو صحن وصل میں پتھر پتھر پتھر میری
 دین میں وہ مشکین لب جو زبان میری
 ستاری و نکو دکھاتی ہو کہستان میری
 رسائی ہوتی نہیں تاپہ آشیان میری
 تلاش کرتے ہیں صیا و دباغ ان میری
 کہ آگے توڑے گا صیا و پیمان میری
 خدا کی شان جو کہاتی ہے گھر گھر میری

ہون پابل جنتان کی جو عورت ہون
 اگر بچوں کے باغ میں صیاد کرے
 جس کو تیری بوری شکر چن کر کیا خوب
 حق نامت و دانش کو دیکھا و تاجی
 حق کا دوسرے گار دون کو دیکھا
 دل سے اتفاق و کرم بان سے
 عشق نشانی سے چشموں کو اگر کرے
 عین تکبیر کی نظر چاہ سے مردم کرے
 تم کو لاؤ جو بنیں اس اگر شری میں
 یاد سب کو کھلو خان کا تمام کرے
 حق و بیل کا ہزاروں کو مزا مل جاتا
 خندہ آئین اگر آپ حکم کرے

توہین میں جو گزرت شمشاد کرے
 قید شوئی کی اگر وہ ستم ایجا کرے
 پیا بچو کچھ وہ گل گشتن ایجا کرے
 شاید ارم روش پر وہ پیرا کرے
 فصل گل ہی نہ بیابان میں جنوں یاد کرے
 پڑھنے آیا ہی شہیدوں کو جنازہ کی نما
 جاسے زندان میں کہیں پھر خوشی کا قدم
 تن وہ نازک ہو کہ ہر گسٹہ خوشی ہمار
 کہہ مظلوم سے کہ عاشق کو گوارا ہی ستم
 مرنے پھر بھی خلعت مجھے کیوں میں خبا
 دام میں ہوتی آؤ کہ کو بہنسا طائر جان
 قامت با سرتبہ میں کہاں ہے بالا
 چشم دل کی تعریف میں لکھو وہ غزل
 ناتوان وہ ہوں کہ دم نکلے لہو کو ہجرہ
 دل مضطرب کو نہیں ضبط فغان کا یارا

فاختہ سرو کو بھولا سے نہ پیرا کرے
 طائر رنگ خفا خواہش صیاد کرے
 قید قمری کو کرے سرو کو آزاد کرے
 نگہ بیت گل نہ صبا باغ میں صیاد کرے
 جلد طیار مری بیڑیاں حداد کرے
 آپ خنجر سے وضو کہد وہ جلداد کرے
 پھر خدا خانہ زنجیر کو آباد کرے
 فصد کا ذکر جو اس شمع سے فقار کرے
 میرے ہو تو نہ کسی در پیرا کرے
 جسم کو خاک کرے خاک کو پیرا کرے
 ابرو سب پھجبا باغ میں صیاد کرے
 قد کی دید آئینہ نہیر میں شمشاد کرے
 ضعیف اشعار پہ آنکھوں قلم صا کرے
 کام فشر کا یہاں فشر فضا کرے
 جس سوچا ہو مرے نالوں کی وہ پیرا کرے

۱۳۹

رقص اس سے مطرب ہی ترنم کرتے
 نوک مرغان کو تصور میں جو ہوتا ہوں
 دل کی کوئی نشانی دشت میں کوئی نہ کرتے
 کہ صانع نہ نشان دقت میں کوئی نہ کرتے
 دہن ہونے کو بوش مرے گم کرتے
 بلبلوں کو گل و شبنم کا گمان ہو جاتا ہے
 ایک نیم جو گریہ میں تبسم کرتے
 باغبان کی جو نگاہوں کا ہوتا ہے
 بچوں کی باغ میں جو بچہ تبسم کرتے
 روئے روشن کو تو بھولا کرے
 فتنہ دیدہ ہمایہ باجم کرتے
 دونا دینا پشیمین کا جو بد کرتے
 ہم کو این اگر آپ ترنم کرتے
 کسی

دل جلوان کی غم آلود کھڑکوں کو
 دل جلوان کی غم آلود کھڑکوں کو
 دل جلوان کی غم آلود کھڑکوں کو
 دل جلوان کی غم آلود کھڑکوں کو

کسکے کسکے نہ سدا عشق میں ہوتے رسوا
 دل کے کہنی پر امانت جو عمل کرتے

گوش خاطر مری قصہ پہ اگر گل کرتے
 لپٹا نک سواگر شمع کو تم گل کرتے
 دیر لگتی نہیں زنجیر کو کچھ غل کرتے
 ابھی لالے کا چرخ آہی ہم گل کرتے
 پل میں طیاریم اشک کا ہم گل کرتے
 غرق دریا میں جھوٹو کو وہ گل کرتے
 کسی شب بیل کے جوہ شمع لحد گل کرتے
 وہیں گورہی ہم مشترک گل کرتے
 نوش ساقی کو گلے مل کے اگر گل کرتے
 ہم انارون کی تپا سون پہ تر گل کرتے
 چاہتے تھے پھونک کو دھیمہ بقال کرتے
 خوف آٹھارے نگہ جانے سنبل کرتے
 لاکھ شیشے مجھ پر بھانہ میں قفل کرتے

نہ کبھی رخ سوؤ افسانہ بیل کرتے
 دو دریا چنانچہ حسین شب سنبل کرتے
 نہ ستایا کرو دیوانوں کو ہو کر رسوا
 دل پر دغ سوسا جو بھر کئے لگتا
 آتا رو فی سیر اس ابروی جو چلکا دینا
 ہوتا کالی کا ہر ایک سانپ میں پانی کا اثر
 خار کیسا میں گھن میں سنا تا پھولوں
 وہ بیان میں لطف کے زنجیر کی آتی جو قضا
 ہوتی مستی کی تباہی بادہ کشوفیت
 دل جلا لیا یہ یہ زاہد کہ اگر مر جاتا
 ناتوانی سے بنا ہون میں چرخ سحر
 چچ او بھائی میں زلفون و چینوں کی سل
 حال سستی میں ہی دل کا نہ زبان پر لانا

دل جلوان کی غم آلود کھڑکوں کو
 دل جلوان کی غم آلود کھڑکوں کو
 دل جلوان کی غم آلود کھڑکوں کو
 دل جلوان کی غم آلود کھڑکوں کو

دل جلوان کی غم آلود کھڑکوں کو
 دل جلوان کی غم آلود کھڑکوں کو
 دل جلوان کی غم آلود کھڑکوں کو
 دل جلوان کی غم آلود کھڑکوں کو

دل جلوان کی غم آلود کھڑکوں کو
 دل جلوان کی غم آلود کھڑکوں کو
 دل جلوان کی غم آلود کھڑکوں کو
 دل جلوان کی غم آلود کھڑکوں کو

چچ اوس لعل جبرین سے کرے
 سسی پوچھی ہے کس قدر لے گل
 کب شائے کی ہے جنونین ہوس
 ہوں وہ آتش قدم میں ہو جہ جان
 آنکھ قاتل نے کس قدر ہے ملی
 پیرھی آنکھوں سے دھیتی ہو آگ
 قفس تن میں مرغ دل ہے تنگ
 باغ میں اسلمہ شکر کے
 رشون میں نہیں یہ آب روان
 عمر بھر رہے جسکے ناز اوٹھائے
 نہیں آنکھوں میں جاوشکون کی

سنبھل باغ کو اگر بل ہے
 تختہ سوسن کا ہے کس آئین ہے
 تیرہ بختی ہم را کتل ہے
 ساق پار گن مشعل ہے
 آج تیغ نگہ پہ صیقل ہے
 نرگس اپنی نظر میں حول ہے
 آج اسکی بگر گئی گل ہے
 ڈھال میں پھول تیغ میں گل ہے
 ورق بوستان پہ جدول ہے
 وہ جنازے کے ساتھ پیدل ہے
 یہ دلا تیلیون کی ملسل ہے

دست قاتل میں ہوا مانت تیغ
 سر جھکا دم میں قصہ فیصل ہے

ایسے پر نور نہیں دیکھے میں سار کو
 ہر ضیاء کے روز میں ہر قدر نور کو

عارض نور سے بہتر میں تھا
 فلک حسن کے ثابت میں تھا

بہارِ ناز و نغمہ سحر کی بستی
 بزمِ مستی و مستی سحر کی بستی
 بزمِ مستی و مستی سحر کی بستی
 بزمِ مستی و مستی سحر کی بستی

پاؤں سونے میں امانت کی دوس گلیں
 خلشِ خار کے قابل ہیں ہمارے تلوے

<p>شہ رخ ہوں جلاؤ نہ اگر کی بستی مین اک لگی ہجر کی تاریکی سے بھون اوش شمع کو پچھن شمعیت میں رکھو اپنی گریبان میں جنوں دس تار ہے صفائی سے دل اہل صفا کو آرام مہرین زلف کا آہو محرم میں جو دھیان دستِ شمع ہی ہو کیا اہل صفا پر اندھیر دور و رشک رخ روشن کی دہشتِ وہبند بکس کے تار سے دشمن ہو کیوں نہ دل صبح و فتنی تمنائیں جگر ہے ناسور صاحبِ سوز میں لاریب قبولِ درگاہ نارین تو ہونہ شعلہ سے پشیمان ہو مانع شمع ساعد کا تر و کس نین ہجر کی رات</p>	<p>چاہیے قبر پر کافور سحر کی بستی جل اڑھی رات کو ناسور جگر کی بستی ہو چرخِ خونین مری تارِ نظر کی بستی یاد آئی جو سرِ رشک قمر کی بستی رشتہ سادہ ہی ناسور گھر کی بستی کیا دہوئیں کی اڑتی ہی اگر کی بستی اگل ہو صرصر نہ فانوس گھر کی بستی کبھی شمع کے ناسور سے سر کی بستی جلتی خاموش نین رشتہ ترک کی بستی چاہیے اسکو بر مرغِ سحر کی بستی جلتی توغریہ خانوں میں اگر کی بستی باندہ سر پر برگ گل ترک کی بستی جو رکیا لیکھے آئینہ کے گھر کی بستی</p>
---	---

ہونے دل سوئے غل میں گری بستی
 جلی دھبی سفید سوزان سے گری بستی
 صندلی رنگ شاد جواہرات کو بستی
 قبر پر لائے جلانے کو اگر کی بستی

۱۳۷

تمام شہ دیوان امانت
 جب زبانش تہجر با وقار
 جیسے عہدِ محمد
 دلائلِ شہادت ان
 بتا رہا ہے ہر دم شہادت

شہادتِ شہ
 شہادتِ شہ
 شہادتِ شہ
 شہادتِ شہ

دل تیرا ہے جان بانی ہے
 دل تیرا ہے جان بانی ہے
 دل تیرا ہے جان بانی ہے
 دل تیرا ہے جان بانی ہے

نام

لبیل بوستان خود
 گوهر درج مخزن بی
 عقل من جسم و جان من دل
 حال کرتا ہوں اپنا میں اظہار
 دم نکلتا ہے دم نکلتا ہے
 پیکر اپنا ہے معدن سیار
 زندگی ہو صنم جو مر جاوے
 ہمہ تن چشم انتظار ہوں
 پیشوائی کو جان جانی ہے
 کیا دکھاتی ہے حسرت دیدار
 بن گیا رشتہ حیات رس
 گور کو جھانک جھانک تاہوں
 موت منہستی ہے زندگانی

گل گلزارِ حسن و رنگینی
 قمر برج آسمان مراد
 آتش و باد و آب من گل من
 بعد صد شوق و حسرت دیدار
 آتش غم سے جسم جلتا ہے
 سارے اعضاء میں ہجر میں بیتاب
 تنگ بن کیا کروں کہ ہر جاؤں
 شکل دکھلا ترے شاربون میں
 کبھی تیری خیر جو آتی ہے
 دیکھیے روتے روتے آخر کا
 دم نہیں ٹوٹتا تحیف ہے تن
 روزن در میں جو پاتا ہوں
 خاک عاشق کی سخت جانی پر

پاؤں پھیلا رہا ہے دشت بیخون
 پیر من داغ سے ہے باغ ہزار
 رنگ لایا ہے دیدہ و خوب
 شکوہ ہے روح کی گئی کا
 زور پاب ہے ناقہ رانی کا

سو زہنستان کا حال
 سو زہنستان کا حال
 سو زہنستان کا حال
 سو زہنستان کا حال

مختار از سبک و سبک
مختار از سبک و سبک

مختار از سبک و سبک
مختار از سبک و سبک

رقت سے مضطرب دل ہے	سناں لینا بھی اب تو مشکل ہے
دینے کی فکر کرتے ہیں	حق تو یہ ہے کہ تم پہ مرتے ہیں
بگورین ہیں پارکھے	زندہ اے بت تجھے خدا رکھے
غدا سے ہے یہ دعا میری	خضر سے بڑھ کے عمر ہو تیری
ملک پنج پر ہیں تیس و قمر	رہے تابندہ حسن کا اختہ
پیش ہے جہنمک شمشاد	رہے سرسبز تیرا خسل مراد
ہجرت تک ہے باغ میں بلبل	آفت جان رہے ترسے کاکل
رئس ہے دیدہ گلزار	جائے تیری نہ اکھڑ تو کی بہار
ملک گل دکھائے اپنا جال	ارہن خاداب تیرے بھول گئے گال
بیت تک ہے زیب نخل حمن	گل کمین یا رنجب کو غنچہ دہن
درختوں سے تاکہ ہو پیدا	تازہ سیب ذوقن رہے تیرا
ہگو ہمیشہ خا رہے	گلشن حسن پر بہار رہے
رغبت نہیں جینوں سے	دماغ کھاتا ہوں مہ جینوں سے
ٹھٹھا ہوں تمھارے حسن کا تو	حور کی دید میں کروں میں قصور
یہ پریوں کے سامنے جو چرے	بندہ او کی طرف نظر نہ کرے

مختار از سبک و سبک
مختار از سبک و سبک

مختار از سبک و سبک
مختار از سبک و سبک

مختار از سبک و سبک
مختار از سبک و سبک

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

<p>یہاں تو داد دینے نہ دی تصویر میں خدا کے سینے اپنا جو خلق انصاف</p>	
<p>تو لے حشر میں ہو گا مقت بلہ دل کا</p>	
<p>محسن بر غزل میرز علی صاحب</p>	
<p>و کھینچے ان گلزاروں کی نفا چارون اس چمن میں نخل لے سکھے ہر او چارون</p>	<p>زندگانی کا طریقیے مرادو چارون مختتم ہے یلغ عالم کی ہر او چارون</p>
<p>معدرت گل ہے یہاں نشو و نما دو چارون</p>	
<p>غور تیکو چاہیے اپنے مال کا پر بل نہیں لازم ہے تا گیسوی خمداری</p>	<p>آمد آمد ہے نثران کی حسن کے گلزار سبزہ خط کا نمو ہے چاند سے رخسار</p>
<p>اور رنج پر جھوڑو زلف و تادو چارون</p>	
<p>یا تو میری آنکھ سو اک پل ہو تا تھا نہاں یا چھپا یا نہ کو ایسا چھپ چھپ کیا نہاں</p>	<p>غیر سے مان جھپتیں ہیں ہم پڑی ہیں ہر اوست کا فرتری اندری ہے پڑی ہر</p>
<p>آشنا دو چارون نا آشنا دو چارون</p>	
<p>آج کل او سکو غور حسن ہے حد سوا گفتگو میں طاق ہو مطلق نہیں شرم و حیا</p>	<p>واسطہ خاق کا دیگر کی جو میں در انجا مدح و صل سکر و نہم کہنے لگا</p>

۱۴۴

یہاں تو داد دینے نہ دی تصویر میں
خدا کے سینے اپنا جو خلق انصاف
تو لے حشر میں ہو گا مقت بلہ دل کا
محسن بر غزل میرز علی صاحب
و کھینچے ان گلزاروں کی نفا چارون
اس چمن میں نخل لے سکھے ہر او چارون
زندگانی کا طریقیے مرادو چارون
مختتم ہے یلغ عالم کی ہر او چارون
معدرت گل ہے یہاں نشو و نما دو چارون
غور تیکو چاہیے اپنے مال کا پر
بل نہیں لازم ہے تا گیسوی خمداری
آمد آمد ہے نثران کی حسن کے گلزار
سبزہ خط کا نمو ہے چاند سے رخسار
اور رنج پر جھوڑو زلف و تادو چارون
یا تو میری آنکھ سو اک پل ہو تا تھا نہاں
یا چھپا یا نہ کو ایسا چھپ چھپ کیا نہاں
غیر سے مان جھپتیں ہیں ہم پڑی ہیں ہر
اوست کا فرتری اندری ہے پڑی ہر
آشنا دو چارون نا آشنا دو چارون
آج کل او سکو غور حسن ہے حد سوا
گفتگو میں طاق ہو مطلق نہیں شرم و حیا
واسطہ خاق کا دیگر کی جو میں در انجا
مدح و صل سکر و نہم کہنے لگا

شہزادہ کرنا ہوں نازل ہو جیتی ہے بالہ
 وہ پری کتاہی و دیوانہ بنا کر زلف کا
 فصلواری کرو جا کرو او نو چار دن
 دید و دید لیں گے دید کرکھا کی گھنٹہ پتہ
 اوٹھ گیا جب کلمہ کمان کی پھر
 پھر کمان یہ بھی نظر میں اید خانہ خراب
 پھر کمان اید کی چتون چند روزہ ہر جا
 دید کے قابل ہی آنکھوں کی چھا دو چار دن
 واسے افریقہ میں جہان تخت ہیں پے
 ہر بیان کہتے بھی نگہیں نہ سونگھیں
 ہے شرف بہر و بال ہما دو چار دن
 مست ہو جا ہوں دل گلشن تین سحر
 بادہ کش تو اگر طرف چھکویا تہا ہے نظر
 اگر رہی یوں ہی گلستا کی ہوا دو چار دن
 ہاتھ میں تسبیح رکھیے خلق باوانا کے
 بیچ سے کیسیے سر پر عمارت بندہ کے
 جالہ پھیلائیے اسل حسین کے
 دم پید کیجیے ہو چکی مجلس کے
 بیٹھیے مسجد میں بنکر یار سا دو چار دن
 یاد کرتا ہوا مانت نکو اکثر باغ میں
 سر ہے میناے مے پھول سا غریب

رات بھر چھڑا کیا وہ ستم کر اچھوٹا
 صحبت یار نے اکدم مجھے سونے دیا
 سو گیا وہ تو مرے شکیو مقدر کا
 وصل کی آس ہوئی مجھ کے دے بھگ
 بقیہ یار نے اکدم مجھے سونے دیا
 شب کو نالانی سٹے ہاں کر سوتو رہا
 پر رہا نیند میں عاشق کی طرف سے کھٹکا
 نہ ہو آج تک وصل قیامت کی دھماکا
 باتھہ بی بی نے لگا یادہ برابر چھا
 صحبت یار نے اکدم مجھے سونے دیا
 کھو دیا یار غصہ لطف ملاقات اور
 پیش چالی کوئی تاج نہ ہو گئی اور
 رات بھر چھڑا کر دے باؤں ہستیا اور
 باتھہ بی بی نے لگا یادہ برابر چھا
 صحبت یار نے اکدم مجھے سونے دیا
 کیا کروں حال شب ہوا مانتا طہا
 آقا کا بومین نہ وہ تبار و سیر و قور
 ہوٹ چائے کھی اس کے کھی چوئے خسا
 صبح تک آنکھ نہ چپکے سبب میں کنار
 صحبت یار نے اکدم مجھے سونے دیا
 محسوس

دل میں بوندی تان عشق تان
 جس ہر گھٹکے کے اندر تان
 دل میں بوندی تان عشق تان
 جس ہر گھٹکے کے اندر تان
 دل میں بوندی تان عشق تان
 جس ہر گھٹکے کے اندر تان

ان کی مانند دشت میں گھس گھس کر	جن کا خوش گھوٹا ہر گونہ چوکھڑا
گھس گھس کر لیا ان دیکھے تو اسے فضا دیکھا کیجیے	
جہاں ہر گھس گھس کر سے خون کی اوکھٹا	کلیجہ معرکہ میں پناہ تابی سے ملتا ہے
سڑے سڑے دیکھتے ہیں میں نہیں کچھ کھٹا	ہو ہتا ہی غیر دکھا ہمارا دم کھٹتا ہے
گھسے پر پھیرنا خیر نہیں جلا دیکھا کیجیے	
نہیں کو غم میں اپنی خون کی گھوٹی ہٹا	اگر در ویرہہ صدمے ہر گھس گھس کر
نہیں میں بھی فادری کا اوکو ہوں ہٹا	ہماری فکر کو ٹھوکر لگا کر یا رکھتا ہے
ملا ہو خاک میں جو خود اسے برابر دیکھا کیجیے	
چاہا کیجے شوق و جوش نیک کھلا دیا	کچھ قہر میں لانا جھوس دل ہے تنگ آیا
نہایت سے خدا کی عشق میں کیا سرب پایا	امامت کو ہر پرچہ پچا تو بین و باطل پایا
لبوں پر جان شیریں ہر پاؤں آتا دیکھا کیجیے	
مختصر بغل شیخ امام بخش صاحب نسخ	
زیت سے گھس گھس کر پھر پھر تان کھسے ہیں	قلوب لاؤ کا ہم سوختہ جان کھسے ہیں

دل میں بوندی تان عشق تان
 جس ہر گھٹکے کے اندر تان
 دل میں بوندی تان عشق تان
 جس ہر گھٹکے کے اندر تان
 دل میں بوندی تان عشق تان
 جس ہر گھٹکے کے اندر تان

۱۳۷
 دل میں بوندی تان عشق تان
 جس ہر گھٹکے کے اندر تان
 دل میں بوندی تان عشق تان
 جس ہر گھٹکے کے اندر تان
 دل میں بوندی تان عشق تان
 جس ہر گھٹکے کے اندر تان

دھڑکنے کی آواز آ رہی ہے
 لہجہ گرات کو غنچید کمان ہو چکا ہے
 کیا بھلا دین ڈروں میں کی بیداروں
 فیض ہو تا ہے سخن کا نہیں ناشادوں کا
 بزم میں آنکھ لڑی سیتی ہو بھلا دون
 سائین کر تا ہوں ناشادوں پر ازادوں
 دیدہ مشرق سے بیان کا زبان بچا ہے
 نوک چین پی بگی او کی ملک کی کاری
 ۱۴۲

حسن کا گلشن آفاق میں اولیا ہوا اثر	دید باری سے ملائیگ ہوا نوع
خیر دیون کے نظار سے ملائم کا اثر	ہو گیا زرد پری جبکہ حسینوں پر
یہ عجب گل ہیں کرتا شیر خزان رکھتے ہیں	
زندہ دل لوگ پڑھتے ہیں سخن لہجہ	کبھی شاعر نہیں ترابا خدایہ
آباد رہی ہے ہر مصرعہ تراب حیات	تازگی ہے سخن کہتے ہیں یہ بیدار
لوگ اکثر رہے جیسے گامان رکھتے ہیں	
لاکھ دہانت سے شعر کافن ہو ناخ	سکھ شاعر مانت کا چلن ہو ناخ
تنگدستی کا کہے رنج و محن ہو ناخ	عوض ملک جہان ملک سخن ہو ناخ
گو نہیں حکم روان طبع روان رکھتے ہیں	

محس بر غزل خواجہ حیدر علی اشتر

جب کوئی مرغ چمن گرم فغان ہو ناخ	سر مرز طفاست سو گراں ہو ناخ
باغبانوں میں اگر ذکر خزان ہو ناخ	آتش نالہ کلیل سے دھول ہو ناخ
سیر گلزار سے مجھ کو خفتان ہو ناخ	
پھول سے ہوا بھین گلزار جہان ہو ناخ	سر و پر میں یہ خفاک نہیں ہو ناخ

باد دلداری کی کسب درویشی ہو ناخ
 عین دریا میں گدے کی پالی ہو ناخ
 سیر گردن کی زمین پر نظر کی کھالی ہو ناخ
 خنجر عیانہ نہیں کھالی ہو ناخ
 آج آبی مرے رخ کا سکن ہو ناخ

دلدار کا کھٹکا ہے لاندیشہ اخیار
 ایشیائے شرق و غربت سے آئندہ کھار
 اس طرح کا وقت سے تفرقہ تار
 غنچہ کی روشنی سے تار

دن کو جانا ہو گچ کو چہین بھی میں تیر
 اس طرح آگہ کسی سے نہ مقدر چھیر
 سایہ سر پر سے دے پاؤں روان ہو ماہ
 پیر خورشید تھا ہو کہ جوان ہوش
 ہے غلام شہ مردان یا مانت لکش
 مصرعتیغ کے مطلب کا بیان ہو تہ ہے

دو پستی ہی کی جیسے چار طرف سے گھیر
 زیر دیوار جو ٹھہرون تو حسد کو تیر
 جو ہر تیغ زبان و کلمہ کے سو جانا پیش
 جانی نامزدین زرمین اپنی آتش
 محسن بر غزل میر علی اوسط صاحب رشک

جانا کبھی خط جانب دہر نہ ملے گا
 کاغذ جو ملاراقم دفتر نہ ملے گا
 لکھو امین کے نامہ تو کیونتر نہ ملے گا
 دکھلا گئی اوج اپنا جو اس نہ کی تجلی
 سیلاب کی ہوگی قمر حرج پرہ بھٹی
 تارون کو نشان میر انور نہ ملے گا
 اندوہ کی چھائی ہے گھٹا دیہ لکھائی

گم ہو گا قلم کا غد پر زرنہ ملے گا
 جو رنج نوشتہ میں ہی کیونکر نہ ملے گا
 جھوٹے گی تیغ بدر پر ہتاج غضب کی
 جسرات نقاب اس میں کاکل اوتھی
 دریا کی طرح جوش یہ ہے یدہ خوبا

۱۴۹
 دیوار تیشہ کی جیسے میں ہر پار
 دیا ساقھ ترسا ہو پینٹا لکھو پار
 مرقن تو ملے گا جو تر لکھو نہ ملے گا
 دس لاکھ بیان بر لا لاکھ اس دل کی متن
 غلام سے کہ کھینچے کے پلے کھینچے میں جھون
 دریا کی حد نباتات اس بات کی متن
 درہ میں دیتا ہے تو دور دور کی متن
 عالی میر سہروردی قمر تار نہ ملے گا
 ہفت اسفند اس کے لکھو پار نہ ملے گا
 ہفت اسفند اس کے لکھو پار نہ ملے گا
 ہفت اسفند اس کے لکھو پار نہ ملے گا

جو شعر پڑھے اُسے میان در دولت
 بے نیکی و حد عرض کر تا ہواست
 لازم ہے کہ دو دامن بعد سلامت
 انصاف کو سمجھو خضر راہ ہدایت
 اسے رنگ اب ایسا کوئی رہبر نہ ملے گا
 ترجیح بہ
 لے کہیں جان نہ باری الفت تیری
 عشق میں بھل ہوئی کیا ایامت تیری
 بڑھ گیا درد جگر گھٹ گئی طاقت تیری
 لوگ پہچان کے کہتے ہیں شبہات تیری
 کسکے غم میں ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
 رونا آتا ہے مجھے دیکھ کے صورت تیری
 اب تو جینے کی توقع نہیں غیر ہر حال
 جو حیا و تکلیف آتا ہو فکر احوال
 صد رہبر سب قلوب کہ ہو جاو احوال
 انشک جبر لاکہ وہ لکھو نہیں کر احوال
 کسکے غم میں ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
 رونا آتا ہے مجھے دیکھ کے صورت تیری
 دوستوں نے مرا دیکھا جو بہت حال تھا
 لائین تکو تجھے جو غیرت و سفاکی تھا
 سب لکے کہنے کہ مد نہ غم کا حال
 حال ہے اپنے مجھے ہند کر آکا

رونا آتا ہے مجھے دیکھ کے صورت تیری
 لے کہیں جان نہ باری الفت تیری
 عشق میں بھل ہوئی کیا ایامت تیری
 بڑھ گیا درد جگر گھٹ گئی طاقت تیری
 لوگ پہچان کے کہتے ہیں شبہات تیری
 کسکے غم میں ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
 رونا آتا ہے مجھے دیکھ کے صورت تیری
 اب تو جینے کی توقع نہیں غیر ہر حال
 جو حیا و تکلیف آتا ہو فکر احوال
 صد رہبر سب قلوب کہ ہو جاو احوال
 انشک جبر لاکہ وہ لکھو نہیں کر احوال
 کسکے غم میں ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
 رونا آتا ہے مجھے دیکھ کے صورت تیری
 دوستوں نے مرا دیکھا جو بہت حال تھا
 لائین تکو تجھے جو غیرت و سفاکی تھا
 سب لکے کہنے کہ مد نہ غم کا حال
 حال ہے اپنے مجھے ہند کر آکا

رونا آتا ہے مجھے دیکھ کے صورت تیری
 لے کہیں جان نہ باری الفت تیری
 عشق میں بھل ہوئی کیا ایامت تیری
 بڑھ گیا درد جگر گھٹ گئی طاقت تیری
 لوگ پہچان کے کہتے ہیں شبہات تیری
 کسکے غم میں ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
 رونا آتا ہے مجھے دیکھ کے صورت تیری
 اب تو جینے کی توقع نہیں غیر ہر حال
 جو حیا و تکلیف آتا ہو فکر احوال
 صد رہبر سب قلوب کہ ہو جاو احوال
 انشک جبر لاکہ وہ لکھو نہیں کر احوال
 کسکے غم میں ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
 رونا آتا ہے مجھے دیکھ کے صورت تیری
 دوستوں نے مرا دیکھا جو بہت حال تھا
 لائین تکو تجھے جو غیرت و سفاکی تھا
 سب لکے کہنے کہ مد نہ غم کا حال
 حال ہے اپنے مجھے ہند کر آکا

پریچ بن

سکھنا اس کے ساتھ ری نیند دینا
 ہر صبح صبح ہوئی در شب بیدار
 حالت جان بیکہ کسے نا اٹھو گئی
 بیاد نہ ہو جس نے رات کو گئی
 دن ہو گیا نمودار کسے کسے
 اور پتی نقاب کیا داری قسمت دار گئی

ہر کس طفل پر زرا وہ کھایا تو نے	خاک میں کس پہ جانی کو ملایا تو
کسکے غم میں ہوئی اسے شخص یہ حالت تیری	رونا آتا ہے مجھے دیکھ کے صورت تیری
زندگی ہر ترے بیمار کی فتنہ جرم	کر چکا ہر مرض عشق نہان اپنا کام
اب کوئی آن میں غصہ کیا کہ ہو جاتا	دوست تو اکلین کرتے ہیں تین کام
کسکے غم میں ہوئی اسے شخص یہ حالت تیری	رونا آتا ہے میں دیکھ کے صورت تیری
یہ ملا کہتے ہیں سب لے لگائی تھے	کام سب گل سونہ بیل کے ترانے تھے
مار پانی کر پر پیر کھانیسے تھے	کھو دیا کسکی بہت زما نیسے تھے
کسکے غم میں ہوئی اسے شخص یہ حالت تیری	رونا آتا ہے میں دیکھ کے صورت تیری
حال راہیسا امانت کا ہوا زار	لب لاک آہ بھی آتی ہو شہ زار
وگ کہتے ہیں محبت کی یہ آراہی	دے خدا کھلو شفا عشق کی بیمار
کسکے غم میں ہوئی اسے شخص یہ حالت تیری	رونا آتا ہے میں دیکھ کے صورت تیری

نہیں بھون جاکا ہوا دیر پر صفا
 کینہ نہیں بڑا پانی نہ ایک بات
 سب کیا کہے زرا دات میں ساری
 جو خدائی ہی گھٹا ہے میں کس
 دن ہو گیا نمودار کسے کسے
 اور پتی نقاب کیا داری قسمت دار گئی

۱۵۱

کی فتنہ میں دل کی بند لایا اب مار
 جبین ہوئی تو اٹھا ہوسکے بیقرار
 چاہا کہ پوچھتا دس بہ تباہیے ہنکار
 فوری شیدی کران ہوئی گار دے اٹھکار
 دن ہو گیا نمودار کسے کسے
 اور پتی نقاب کیا داری قسمت دار گئی

یہاں تا تھا جلدی سے ہو جائی
 میں نے خود اس کو دل پہ رضی کی اور
 طریاں اور سون کو جانے لگا
 دن ہو گیا نمودار کسے کسے
 اور پتی نقاب کیا داری قسمت دار گئی

دوئی نقاب کیا داری قسمت دار گئی
 دن ہو گیا نمودار کسے کسے
 اور پتی نقاب کیا داری قسمت دار گئی

[illegible]

[illegible]

۳۳

بنایا کرتا ہوں جی ہوسحر ملک باہین

تو اس کا وصل ہے ممکن نہ تاب ہے دل کو
عجب طرح کا اتنی عذاب ہے دل کو

فراق میں مری کسی اولٹ گئی تھی	اثر ہونا لہ سین باکل نہ آہ میں تاتہ
کسی طرح سے نہیں ام ہوتا وہ ہے	لبون پڑہی خود یاد کروں میں کیا تہ

نہ او سکا وصل ہے ممکن نہ تاب ہے دل کو
عجب طرح کا اتنی عذاب ہے دل کو

فراق یار کا صد غصہ تھا	سدا وصال کا شوق اپنی جان کا تھا
جو اوس سے کہتے دگایاں تھیں	خوش رہتے تو منہ کو کلیجہ آتا ہے

عجب طرح کا اتنی عذاب ہے دل کو

وصال پر مہر کہان امانت کو	صلہ فراق میں کیا طمان امانت کو
تسا کر تاجے در زبان امانت کو	ہمیشہ پیہی مژدبان امانت کو

نہ اوسکا وصل ہے ممکن نہ تاب ہے دل کو
عجب طرح کا آہی عذاب ہے دل کو

کوئی نہ کہو سے جاننے کی طرف سے
کسی جاننے نہیں کیا ہو قیامت کا
یہ وہ مرفی ہے کہ کسی سے پہنچاؤ
تو نہ کہ عشق تین کو بیان دے
قسم خدا کی یہ مطلع کسی سے
یہ عشق رہے کہ چھوڑ دو میں
لگا کے دل دی جیسا خدا فرما

غنیمت زمانِ نین کا شوق ہے
 عشق کی سی اوی کے پوچھو
 گزرتے ہیں کبھی اوی کے
 پوچھو دل گزرتے ہیں کبھی اوی کے
 ہنسنے پر ہے شوق ہی کا اوی کے
 اوی کے دہیائیں ہیں نمار تہا
 اوی کو دل سحر و شام یاد کرتا ہے
 شوق ہی کا اوی کے
 اوی کے

ہمیشہ ہائے کی صورت میں آکر گردنا
 ملا جو راہ میں کترائی صاف دی آونے
 تبہ کر کے مجھے پھر خبر نہ لی آونے
 ہنساکر سے وہ گل اور جھکولیا
 نہ پوچھو عشق میں آکر جو میں نے کچھ پایا
 رہا خیال اوی کا ہرک گھڑی مجھ کو
 کسی طرح سے غریزہ رونق کل پڑی مجھ کو
 دل اور جان ہمیشہ باہیں رپیدا
 جھپک کے سائے خنق سو کی گریزید
 نہ ہنسکے مجھ سے کبھی بات کی نہ شاو کیا
 کب اوکو اشک بہا کر نہ میں نے یاد کیا
 رہا ہرچیز میں آونے رہا مرنار
 بن اوکی دید کے آکھنی جھکوتار
 کبھی نہ آونے مری بات کا جواب دیا
 پھر کے منہ دل مضطر کو مضطر دیا

<p>کچھ اب تلک نہیں معلوم دل کا حال تھین ہمارا دم ہے نکلتا سنیں خیال تھین</p>		<p>یہ بات سن کے وہ غرور ہنس کے بولے جہان میں مجھے بس عشق تو یہ ہیں صدرا</p>	
<p>مرے لئے سر بھلا آپ کو ہے حال جو ہوئے مد نظر کیجئے دل ایسی پنا</p>		<p>کسی طرح نہ میں محنت کے ہاتھ آؤں گا ملوں گا غیر سے اور آپ کو جلاؤں گا</p>	
<p>خیال ہے مجھے سوائیوں کا اپنی دم زبان سے لے لے لے گا ہے نہ میرا دل کا نام</p>		<p>خدا کے واسطے آگے سے میرے مل جاؤ فروغ آتش رخ سے کہیں نہ مل جاؤ</p>	
<p>تو اس گھڑی میں محنت زدہ کو نہ قصد نہیں کیا پھر کسی سے ملنے</p>		<p>یہ کلمہ سخت امانت سے یاد جو کہا مجھ کا لی یاس سے گردن بان سے گھر بکرا</p>	
<p>کسی حسین کو دل اپنا نہ پھر دیا میں نے نہ نام عشق کا بار دگر لیا میں نے</p>			

دل کا حال تھین
کچھ اب تلک نہیں معلوم دل کا حال تھین
ہمارا دم ہے نکلتا سنیں خیال تھین
یہ بات سن کے وہ غرور ہنس کے بولے
جہان میں مجھے بس عشق تو یہ ہیں صدرا
مرے لئے سر بھلا آپ کو ہے حال
جو ہوئے مد نظر کیجئے دل ایسی پنا
کسی طرح نہ میں محنت کے ہاتھ آؤں گا
ملوں گا غیر سے اور آپ کو جلاؤں گا
خیال ہے مجھے سوائیوں کا اپنی دم
زبان سے لے لے لے گا ہے نہ میرا دل کا نام
خدا کے واسطے آگے سے میرے مل جاؤ
فروغ آتش رخ سے کہیں نہ مل جاؤ
تو اس گھڑی میں محنت زدہ کو
نہ قصد نہیں کیا پھر کسی سے ملنے
یہ کلمہ سخت امانت سے یاد جو کہا
مجھ کا لی یاس سے گردن بان سے گھر بکرا
کسی حسین کو دل اپنا نہ پھر دیا میں نے
نہ نام عشق کا بار دگر لیا میں نے

چمن و ہرمن رہتا تھا کھلا گل کی طرح
 نالہ کرتا تھا شب و روز نہ بل کی طرح
 فردندان جو دکھاتا تھا کوئی نہیں سکا
 و انت میں پیتا تھا غصہ کو کیا کیا
 جب کی چاہ زخاں مجھے آتا تھا نظر
 دل یہ کستا تھا کنوین ہو کنا رہا
 اگر مری ساگلا کوئی نضر آتا تھا
 ساغر حشیم سے انک سے بھراتا تھا
 مراک و ست کسی پرکین عشق جو ہوا
 و نکھال قحب سے یہ میں نے پوچھا
 عشق کتے ہیں کسے کیا نر ہے کھا
 قلع ہے عشق کہ شیرن ہے تاجر خدا
 ہے کسی نخل کا میوہ کہ کوئی گل ہے عشق
 کوئی میاد ہے اسے شخص کہ بل ہے عشق
 عشق ہے شمع کسی نرم کی گھر چراغ
 آبلہ ہو کوئی یار خم کوئی گل ہو مرغ
 طوطی غمہ سر مرغ خوش الحان ہو کہ
 ہے کوئی نخل کہ کسا ہو صبر ہو کسا
 یہ تو بلادے بندی ہے کہ ہستی ہے عشق
 کوئی ویرانہ ہے اسے شخص کہ ہستی ہے عشق
 یہ تو معلوم ہوا انسان ہے کہ جو ان
 کوئی کافر ہو یا کوئی مسلمان ہو عشق

۱۵۷

چمن و ہرمن رہتا تھا کھلا گل کی طرح
 نالہ کرتا تھا شب و روز نہ بل کی طرح
 فردندان جو دکھاتا تھا کوئی نہیں سکا
 و انت میں پیتا تھا غصہ کو کیا کیا
 جب کی چاہ زخاں مجھے آتا تھا نظر
 دل یہ کستا تھا کنوین ہو کنا رہا
 اگر مری ساگلا کوئی نضر آتا تھا
 ساغر حشیم سے انک سے بھراتا تھا
 مراک و ست کسی پرکین عشق جو ہوا
 و نکھال قحب سے یہ میں نے پوچھا
 عشق کتے ہیں کسے کیا نر ہے کھا
 قلع ہے عشق کہ شیرن ہے تاجر خدا
 ہے کسی نخل کا میوہ کہ کوئی گل ہے عشق
 کوئی میاد ہے اسے شخص کہ بل ہے عشق
 عشق ہے شمع کسی نرم کی گھر چراغ
 آبلہ ہو کوئی یار خم کوئی گل ہو مرغ
 طوطی غمہ سر مرغ خوش الحان ہو کہ
 ہے کوئی نخل کہ کسا ہو صبر ہو کسا
 یہ تو بلادے بندی ہے کہ ہستی ہے عشق
 کوئی ویرانہ ہے اسے شخص کہ ہستی ہے عشق
 یہ تو معلوم ہوا انسان ہے کہ جو ان
 کوئی کافر ہو یا کوئی مسلمان ہو عشق

دل کسی شمع پتیرا نہیں پروا نہ ہو
 شمع محبت کی لہلی کا نہ دیوانہ رہا
 عشق ہو گلشن ہستی کے تپن کا گل تر
 عشق ہو عالم ایجاد کے دریا کا گھر
 عشق تھوڑے سے نہیں یوں تو نظر آتا ہے
 جلوہ اپنا یہ مگر حسن میں دکھلاتا ہے
 آہ کی ہنسنے لگا پیسے بھرتے
 اگر عاشق ایسے ہو تو سے لے تپن فیر
 دم خفا ہونے لگا منہ کو جسک آئے گا
 جی مرا صحبت احباب سے گھبرا نہ لگا
 بس ایسی بات کا سودا دل دشمنی کو ہو
 ہوئے خوش وضع ہو حسن میں ہو گیا
 آخر اس عشق نے جنجال میں ڈالا مجھ کو

دیکھ کر کہیں کچھ لکھے یہ بلانا او سکھو
 جذبہ دل کھینچ کر مجھ تک کبھی نا او سکھو
 آنکھ انور کا کبھی او سکھے نظر ا کرتے
 کبھی کچھ چشم محبت سے اشارا کرتے
 کبھی کتھا کہ بہت ہو مر جاں تباہ
 کبھی کتھا کہ منہ گھر میں بلاے بند
 کبھی کتھا کہ عجب صدمہ جاننا ہو
 کبھی کتھا کہ اب مہر کر ای غم نہ
 عشق میں چور جو اس شمع نے پایا مجھ کو
 ایک دن در یہ اشارے سے بلایا مجھ کو
 مسکرا کر یہ عجب باز سے شریکے کتھا
 میں یہ بولا کہ دعا کرنا ہوں میں
 نام او سے عاشق پر نوج و محن بتلایا
 پوچھا گھر او سے تو آوارہ وطن بتلایا
 پھر کہا او سے کہ عشق میں کسے کسے
 بولا میں سے تو بہتر کوئی نہ عشق میں
 پوچھا پھر او سے کہ کس شخص سے نہ عشق میں
 بولا میں سے کسے سدا دل نہیں گتھا ہو میں
 پھر کہا او سے کہ کیا شغل رہا کرتا ہے
 بولا میں آپ کو دل یاد کیا کرتا ہے

دیکھ کر کہیں کچھ لکھے یہ بلانا او سکھو
 جذبہ دل کھینچ کر مجھ تک کبھی نا او سکھو
 آنکھ انور کا کبھی او سکھے نظر ا کرتے
 کبھی کچھ چشم محبت سے اشارا کرتے
 کبھی کتھا کہ بہت ہو مر جاں تباہ
 کبھی کتھا کہ منہ گھر میں بلاے بند
 کبھی کتھا کہ عجب صدمہ جاننا ہو
 کبھی کتھا کہ اب مہر کر ای غم نہ
 عشق میں چور جو اس شمع نے پایا مجھ کو
 ایک دن در یہ اشارے سے بلایا مجھ کو
 مسکرا کر یہ عجب باز سے شریکے کتھا
 میں یہ بولا کہ دعا کرنا ہوں میں
 نام او سے عاشق پر نوج و محن بتلایا
 پوچھا گھر او سے تو آوارہ وطن بتلایا
 پھر کہا او سے کہ عشق میں کسے کسے
 بولا میں سے تو بہتر کوئی نہ عشق میں
 پوچھا پھر او سے کہ کس شخص سے نہ عشق میں
 بولا میں سے کسے سدا دل نہیں گتھا ہو میں
 پھر کہا او سے کہ کیا شغل رہا کرتا ہے
 بولا میں آپ کو دل یاد کیا کرتا ہے

دیکھ کر کہیں کچھ لکھے یہ بلانا او سکھو
 جذبہ دل کھینچ کر مجھ تک کبھی نا او سکھو
 آنکھ انور کا کبھی او سکھے نظر ا کرتے
 کبھی کچھ چشم محبت سے اشارا کرتے
 کبھی کتھا کہ بہت ہو مر جاں تباہ
 کبھی کتھا کہ منہ گھر میں بلاے بند
 کبھی کتھا کہ عجب صدمہ جاننا ہو
 کبھی کتھا کہ اب مہر کر ای غم نہ
 عشق میں چور جو اس شمع نے پایا مجھ کو
 ایک دن در یہ اشارے سے بلایا مجھ کو
 مسکرا کر یہ عجب باز سے شریکے کتھا
 میں یہ بولا کہ دعا کرنا ہوں میں
 نام او سے عاشق پر نوج و محن بتلایا
 پوچھا گھر او سے تو آوارہ وطن بتلایا
 پھر کہا او سے کہ عشق میں کسے کسے
 بولا میں سے تو بہتر کوئی نہ عشق میں
 پوچھا پھر او سے کہ کس شخص سے نہ عشق میں
 بولا میں سے کسے سدا دل نہیں گتھا ہو میں
 پھر کہا او سے کہ کیا شغل رہا کرتا ہے
 بولا میں آپ کو دل یاد کیا کرتا ہے

[illegible]

جی میں کچھ در بہرہ آگئی گھبرائے لگا
 دو لکھ اونیہ کی صحبت سو وہ بھلائے لگا

کام ہر وقت تھا اپنی او سے زیبائی سے
 فرصت کس لعل نہوتی تھی خود آرائی سے

شعلہ حسن بناوٹ سے ہوا اور لبید
 دیکھ لی جسے جھکاک کی کیا دیکھ

ہو گیا آتش خسار کی گرمی سے وہ چہ
 دل تاشا یون کر جانے لگے شل پسند

لوگ سن سن کے خبر طالع دیدار ہوئے
 ایک یوسف کے ہزاروں ہی خریدار ہوئے

حسن پر اپنے ہوا پھر تو وہ ایسا خرو
 دل کو نظارہ ہوا بد نظرون کا

آنکھیں ہر بات میں ناحق مجھے دکھلانے لگا
 دیدہ بازی کے لیے بام یہ وہ جانے لگا

حسن جانان کی خبر گوئی عالم میں آ
 خود شہر میل کا دینہ لگا کوئی پیغام

کوئی دروازے پہ اگر کبھی دستک تیا
 روزن در سے کوئی او کی بلایا لیتا

میں سب سورہ اخلاص سے دل میں آیا
 ہر کسے نیر و زبر سے دل میں آیا
 حشر کا حق کی محبت کا ٹھکانا
 حشر کا حق کی محبت کا ٹھکانا

۱۶۱
 کہ دہریہ سب کی محبت نہ تھی
 دن و شب کا رخشاں میں جارت نہ تھی
 تجھے چھپ چھپ کر کہہ دے دکھلانے لگا
 شب و تاب کی ہر کوئی گونش آنے

دور دور تک نہ بولے کاشک
 جہنم گرم ہوا نہ بولے کاشک
 رفته رفته یون میں جانے لگا وہ پیر
 نامزدوں کی روانی کا دور دور ہوا
 عیش و ناز کا دور گاہ کو منظور ہوا
 چہرے کی ہر کوئی گونش آنے
 زورہ محبت

[illegible]

[illegible]

جان تو نے اس کی اگر تیری کیا نہاں ہے نہ زبان پر نہ نغیر کی بھیجی تاروں سے ایسی کہ سیدھا ہو گیا سائے دیکھ کر تو غلٹ کر دیا ماہ نور کے مقابل بن پریشان ہے دیکھ کر بیان میں خجالت سے نظر آتا ہے اس کی بکین نہ بکین میں خضر نام نہا سرسن جی کا ہون میں دیش کی چھوڑ جان پر نہ بھلا غافل صادق سے کون جان پر نہ صوفی گان میں بن خضر صدا تیرے کوئی دیکھے تو جی پہنچا نظر برکے کوئی دیکھے تو جی پہنچا	
گھٹت اوسکی جو سوسے دست خن جاتی اوس گھڑی آہوون کی جان پہن جاتی ہے	
بوجھیں گاشن جن اوس کی خداری بوجھ سو گھیں شاکر اوس طرہ طرہ کی بوجھ	اوس گری بن کے دھون بن گلزار کی بوجھ اوس کو بدھی کی بندائی نہ پھر مار کی بوجھ
جمع خاطر نہ الم سے کسی عنوان ہووے انگست گل کی روش حال پریشان ہووے	
اگرے سنبیل تو خزانے میں مین مسما اگرے سربیل کوئی زلف سیر زینا	اوس گری بن کے دھون بن گلزار کی بوجھ اوس کو بدھی کی بندائی نہ پھر مار کی بوجھ
اوسکی پشانی روشن کو مین کس شلال وزن شان کی جانین ہی سدا مال مال	
جیکہ وہ رشک قمر چن مجب میں ہوتا ہے موج زن چشمہ خورشید روہن ہوتا ہے	
یہیخ ابرو میں ہو وہ کاٹ کہ اندھا جو قتل سوسکین وہ بنین ہی آسما	اوس گری بن کے دھون بن گلزار کی بوجھ اوس کو بدھی کی بندائی نہ پھر مار کی بوجھ

جان تو نے اس کی اگر تیری کیا
نہاں ہے نہ زبان پر نہ نغیر کی
بھیجی تاروں سے ایسی کہ سیدھا ہو گیا
سائے دیکھ کر تو غلٹ کر دیا
ماہ نور کے مقابل بن پریشان ہے
دیکھ کر بیان میں خجالت سے نظر آتا ہے
اس کی بکین نہ بکین میں خضر نام نہا
سرسن جی کا ہون میں دیش کی
چھوڑ جان پر نہ بھلا غافل صادق سے
کون جان پر نہ صوفی گان میں بن خضر صدا
تیرے کوئی دیکھے تو جی پہنچا
نظر برکے کوئی دیکھے تو جی پہنچا

اوس گری بن کے دھون بن گلزار کی بوجھ
اوس کو بدھی کی بندائی نہ پھر مار کی بوجھ

اگرے سربیل کوئی زلف سیر زینا
اگرے سنبیل تو خزانے میں مین مسما

اوسکی پشانی روشن کو مین کس شلال
وزن شان کی جانین ہی سدا مال مال

جیکہ وہ رشک قمر چن مجب میں ہوتا ہے
موج زن چشمہ خورشید روہن ہوتا ہے

یہیخ ابرو میں ہو وہ کاٹ کہ اندھا
جو قتل سوسکین وہ بنین ہی آسما

اوس گری بن کے دھون بن گلزار کی بوجھ
اوس کو بدھی کی بندائی نہ پھر مار کی بوجھ

<p>درد و بافت و خوبین تار و پود دل و دامن و دامن و دامن دل و دامن و دامن و دامن</p>	
<p>دشت کی سست و خوش خیم اگر کوئی کوئی آہو دشت سرت کھد کی خوشی ہو جا</p>	<p>دشت کی سست و خوش خیم اگر کوئی کوئی آہو دشت سرت کھد کی خوشی ہو جا</p>
<p>دیکھ با دام وہ اکھیں تھی یہ نقشا ہو جا پھوڑی سرنگ سی و دو ٹکری کلجا ہو جا</p>	<p>دیکھ با دام وہ اکھیں تھی یہ نقشا ہو جا پھوڑی سرنگ سی و دو ٹکری کلجا ہو جا</p>
<p>انکھ بجانے کو وہ شمع ہو دکھلا تا ہے سنا خیم کو گردش میں جو وہ لاکھا</p>	<p>انکھ بجانے کو وہ شمع ہو دکھلا تا ہے سنا خیم کو گردش میں جو وہ لاکھا</p>
<p>آہو خیم سید لذت سے کھوتا ہے نشہ برست کے انکھ نکا ہرن کھوتا ہے</p>	<p>آہو خیم سید لذت سے کھوتا ہے نشہ برست کے انکھ نکا ہرن کھوتا ہے</p>
<p>کبھی ہا بل و خیم خیم سید میں جو کھا عین بخت میں گھد کی جو شمع خیم کھا</p>	<p>کبھی ہا بل و خیم خیم سید میں جو کھا عین بخت میں گھد کی جو شمع خیم کھا</p>
<p>دل کو حیرت ہو نظر محو تا شا ہو دے مردم دیدہ و عاشق کو سکتا ہو دے</p>	<p>دل کو حیرت ہو نظر محو تا شا ہو دے مردم دیدہ و عاشق کو سکتا ہو دے</p>
<p>خیم ابرو میں ہو کیا یار کی بینی کی صفا خیم کا نور کی محراب حرم میں ہی دنیا</p>	<p>خیم ابرو میں ہو کیا یار کی بینی کی صفا خیم کا نور کی محراب حرم میں ہی دنیا</p>
<p>تو او سے دیکھ تو خود بینی نہ یہ خاک ہے رشک سی ہو تیرا دم ناک میں غناک ہے</p>	<p>تو او سے دیکھ تو خود بینی نہ یہ خاک ہے رشک سی ہو تیرا دم ناک میں غناک ہے</p>

[illegible]

[illegible]

ہویہ منظور تو بس آؤ قسم کھاؤ تم
 کر کے دل صاف گلے میرے لپٹ جاؤ تم
 جب سنے اوسنے لگاؤٹ کی یہ فطری
 منہ پہ منہ رکھکے محبت سی یہ پھر کی
 دوڑ کر تجھ سے گلے مل گیا بیان
 غیر صدمتے کیے تجھ سے مرغا
 جو کہے گا اوسے آنکھوں سے بجلاؤن گا
 لے ترے سر کی قسم اب نہ کہیں جاؤن گا
 پھر لگا کہنے میں نہیں کہ وہ خوش تھا
 تو نے سچ کہہ کوئی مشوق کیا ہے پیدا
 مجھے روئے مجھے پیسے مراد کچھ
 یا مرے پیٹھ کے کیواسطے یہ تقارفا
 بولا میں کھا کے قسم اوسکے بھانے کے لیے
 سب یہ باتیں تھیں فقط ترے ستانے کے لیے
 پھر تو ہونے لگی آپس میں قدیمی محبت
 الغرض آج تلک ہو وہی یا اہم الفت
 دہی جلے ہی چرچے ہی عیسیٰ و فری
 لگے کیا دیکھئے کھلاتی ہر سہولت
 غیر کے نام سے اب تو وہ ڈرا کرتا ہے
 دم امانت کی محبت کا بھر کرتا ہے
 تمام شدہ واسوخت بہ ماہ شوال سنہ ۱۲۸۵ ہجری

رباعی
 رہ جاتے ہیں بیان شک بنیاد
 اور تھک جاتے ہیں دم تازہ دھنیا کے
 روئے پیدا اور اوسے سپین خان
 سیتے ہیں سپین عدم کے جان بولے

رباعی
 بیجا عجب اگر کہیں نہ رہیں
 بیجا عجب کہیں رہیں نہ رہیں
 بیجا عجب کہیں رہیں نہ رہیں
 بیجا عجب کہیں رہیں نہ رہیں

رباعی

۱۷۱

اظهار سخن سے بکوبہ زہا ہوں
 سب کو در مضمون کی دین چاہ ہوں
 خوش فہم کو افسانہ سلامت رکھے
 غمناک کو افسانہ دہر نہ سے اور دھوا ہوں

رباعی

رباعی
 کیا داد سخن اہل پسند و بہت ہیں
 مراع کے دل کو شاد کر دیتے ہیں
 اندر رکھتے آہ و سہا ل صفا
 دامن گم نشا سے بھر دیتے ہیں

رباعی

رباعی
 کیا فائدہ جاہل جو حد کرتا ہے
 عاقل ری تو فیض کد کر تا ہے
 انسان

رباعی	
ہر گل کو نخل داغ جگر سے پایا	بلبل کو ندیم شور و شر سے پایا
دیکھا دم سرو سے صبا کو ٹھٹھا	پانی شبنم کو چشم تر سے پایا
رباعی	
تحفہ تمہیں کا ہر شہر سے پایا	مضمون کا صلا اہل نہر سے پایا
کیا موتی پروئے ہیں مانت تو	اس بحر کو ہر نہ گھر سے پایا
رباعی	
حسد کے حد سے کب جگر جاگین	باطن کی صفائی تہ افلاک نہیں
دیکھا کسی لکونہ کدورت سے بر	ان شیشوں میں ٹٹی کے سوا خاک نہیں
رباعی	
خوابان ہر سدا جل کا جو دنیا ہے	تازیت یہاں خون جگر دنیا ہے
ہو جاتی ہے دنیا کے بکھرے بچا	مزا پئے مومن بخدا جیسا ہے
رباعی	
دشمن ہی حسد نہ دوست کی کنیہ ہے	ہر شخص ارتباط درویش ہے
کیا کہیے صفائے قلب کے صورت	سینہ میں ہر دل کہ گہر میں آئینہ ہے

چون امانت نوشت سال وفات
 زار لشکر سپهر رشت
 بر دستلر آن تدم چنار
 طعنه نمود ز پارس جان رخت
 گفت رفوان گذشت سب
 حین آن آینه سب بون
 قطعه سارخ و قات
 زو غیر میر محمد جان صاحب

تاریخ وفات میرزا امیر حبیب	
مکرم رحلت عجیب مومن پاک زاهد و عابد و خلیق و لایق چون امانت شنید حال وفات از سر یاس گفت بافت غیب	تقدیر دار سپید الشهدا بود در علم و فضل هم کیتا فکر سانش نمود طبع رسا میرزا میر رفت از دنیا

تاریخ وفات اسد علی خان حیدر آبادی	
در داکه رئیس حیدر آباد فکر سانش چو کرد امانت و دخل حینان شد از سر زهد	رحلت کرده بحکم یزدان دادند آواز حور و غلمان شیدای علی اسد علیخان

تاریخ وفات شهزاده مرزا هما یون نخت بهادر	
آه شهزاده خسته خصال خبر حالتش چو گشت عیان	تخت تابوت یافت رفت از تخت هر جگر پاره پاره شد یک تخت

چون قتل آید بفرمان آن
 بر سر او آید ز خود را تباه
 خانه آباد آن سکر اسن پارس
 بکرم بود آن پاکداسن پارس
 گفت امانت از سر طوطی خفان
 رفت پیش فاطمه آن بیگانه
 قطعه و تاریخ و وفات
 کاظم علی صاحب زاده
 شیخ کاظم علی چو کرد رفت
 بون پاک دیشبه و زوار
 بول و بمان محبت آل نبی
 فانی نام جسد را
 نکار تاریخ امانت را
 نوره چون نمود بادل زار
 از سر آه گفت بافت غیب
 بکنان رفت زار و دیندار
 قطعه

سید آقا حسن امانت شاعر
 از مرعی کردگار فرمود سفسه
 تاریخ وفات او رستم کرد بهر
 او شاه سخن ملک سخن نیز مبین
 زمین مندرل هستی طرف خلدیر
 جان داد امانت بخدا بود امین
 قطعه تاریخ طبع او خلف الرشید خیاب نشی طهر علی صبا شیر
 طوطی بند آه امانت سخن سرا
 هوس لگا جو فن تو یہ آسمان حکیم
 جاگیر مرغ خلد اوی خوشنوی کی
 بولا که اے زمین یہ امانت خلد کی
 قطعه تاریخ طبع او جناب بن میرزا صاحب عشق تخلص
 چو شد سید آقا حسن از بهان رفت
 امانت تخلص شاعرش ادب
 چنین گشت سال فاش رقم
 بزمیر زمین گشت بالاسے او
 پسند جهان نظم زیباے او
 کہ بادا بباغ ارم جاے او
 قطعه تاریخ طبع او جناب ز احمد جعفر صبا اوج خلف رشید
 جناب مرزا دبیر صاحب
 سید آقا حسن از پیاسے ایل
 مندرل ملک عدم کرده سلسل
 بلت دہم زبجاو الاول
 دود چون دیل غلث زندہ سا
 گفت بافت سن قوتش قلم امین
 دل از دنیا امانت بجاہ
 ایل
 ایل

درست و هشتم سیم و سه شنبه فقم
تاقت این حلت سید چنین گفت

اشا امانت چه جانب حق بنو کردی
اشا امانت آه ز دنیا نمرده کردی

۱۲۴۵ هـ

ایضا

درست و هشت از جادی الاول
تاقت سن فوتش باکم گفت این فقم

شد جان بحق آن شمی اما بقدا
راستی ارم شده امانت اعدا

۱۲۴۵ هـ

ایضا

بستم و هشت از مه خاس که بود
فقم گفت این سن فوتش سرورش

رحلت سیر شده از هر در راه
رفته امانت بچنان راه

۱۲۴۵ هـ

ایضا

درست و هشتم سیم و سه شنبه بود
تاقت بسال حلت سید زاین ندا

همی فقم انتقال چو آفا حسن نام
بر بابو کنز جان امانت شد اندام

۱۲۴۵ هـ

ایضا

میر آفا حسن از دهر روان شد یار هم
فقم گفت این سن فوتش بجورن فقم

بود چون بستم و هشتم ز جادوالا
طولی هند خوش آه عجب نزد

۱۲۴۵ هـ

قطعه تاریخ طبع را و جناب میر وزیر علی صاحب تخلص

قطعات تاریخ طبع دیوان از جناب دارالشعنا حسب منحصص قلم حسن کریم بنیاد

طبع دیوان امانت بوده به با صد نفی ۱۲ ۸۵

ایضا
در کتاب دیوان میرزا حسن شاعر کنگر
در کتاب نظر شده دیوان کاکلی قاصد

۱۷۷

در سنین انبیا ای قلم این بوقت نادر
طبع دیوان امانت داشته دیوان ۱۲ ۸۵

ایضا

چهره نورشید تابان گشت زرد
داغ خورده بر دل خود ما هتاب
مشری بزم طرب بر هم نمود
بود زهره در غم و در غم طرب
مصرع تاریخ شد از روی داس
شد نهان زیر زمین آن آفتاب
۱۲ ۸۵

قطعه تاریخ طبع دیوان از جناب دارالشعنا حسب منحصص

ده چه کلام ست بهرست فزا
سوج زند بحس لطافت درو
این همه الهام آتیه بدان
سید مانیک و طبیعت بگو
بحر همین خوب سن الطباع
دفتر موزون امانت بگو
۱۲ ۸۵

قلم حسن کریم بنیاد
طبع دیوان امانت کاکلی قاصد
۱۲ ۸۵

